عصرِ غیبت امام میں ہماری ذمہ داریاں

بَقِیَّتُ اللّٰہِ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ

مصنف

الحاج محمد تقی الموسوی الاصفہانی

مترجم

عامر حسین شہانی

عصرِ غَیبتِ امامؑ میں
ہماری ذمہ داریاں

مصنف

الحاج محمد تقی الموسوی الاصفہانی

مترجم

عامر حسین شہانی

نام کتاب:۔	عصرِ غَیبتِ امامؑ میں ہماری ذمہ داریاں
تالیف:۔	الحاج محمد تقی الموسوی الاصفہانی
مترجم:۔	عامر حسین شہانی
تصحیح:۔	سید غیور زیدی
ترتیب و تدوین:۔	سید محمد حسن عسکری
پروف ریڈنگ:۔	ملک اختر عباس اعوان
تاریخ اشاعت:۔	دسمبر 2017
تعداد:۔	1000
ناشر:۔	شہانی ڈاٹ نیٹ، جامعۃ الکوثر اسلام آباد

موبائل:03145788112

فہرست مطالب

عرضِ مترجم 11

مقدمۃ المرکز.. 15

حصہ اول

مقدمۃ المصنف.. 25

زمانہ غیبتِ امامؑ میں ہماری زمہ داریاں 27

1۔ پہلا عمل:۔ 29

2۔ دوسرا عمل:۔ 29

3۔ تیسرا عمل:۔ 30

4۔ چوتھا عمل:۔ 31

5۔ پانچواں عمل:۔ 33

6۔ چھٹا عمل:۔ 35

7۔ ساتواں عمل:۔.. 35

8۔ آٹھواں عمل:۔.. 35

9۔ نواں عمل:۔ 36

10۔ دسواں عمل:۔ 37
11۔ گیارہوں عمل:۔ 37
12۔ بارہوں عمل:۔ 37
13۔ تیرہواں عمل:۔ 37
14۔ چودہواں عمل:۔ 38
15۔ پندرہواں عمل:۔ 38
16۔ سولہواں عمل:۔ 39
17۔ سترہواں عمل:۔ 42
18۔ اٹھارواں عمل:۔ 44
19۔ انیسواں عمل:۔ 44
20۔ بیسواں عمل:۔ 45
21۔ اکیسواں عمل:۔ 45
22۔ بائیسواں عمل:۔ 46
23۔ تیئیسواں عمل:۔ 46
24۔ چوبیسواں عمل:۔ 47
25۔ پچیسواں عمل:۔ 47

فصل اول

بعض دعائیں اور زیارات 49
دعاعہد صغیر: 66
نماز صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف: 67

فصل دوم

دعابرائے تعجیل ظہور امام مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے فوائد 69
غیبت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں بارہ احادیث 78

فصل سوم

پانچ علامات ظہور:۔ 88
عریضہ بحضور حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف:۔........ 89

حصہ دوم

26۔ چھبیسواں عمل:۔ 95
27۔ ستائیسواں عمل: 98
28۔ اٹھائیسواں عمل:۔ 99
29۔ انتیسواں عمل:۔ 101
30۔ تیسواں عمل:۔ 102
31۔ اکتیسواں عمل: 102
32۔ بتیسواں عمل:۔ 102

33۔ تینتیسواں عمل:۔ 103
34۔ چونتیسواں عمل:۔ 103
35۔ پینتیسواں عمل:۔ 103
36۔ چھتیسواں عمل:۔ 104
37۔ سینتیسواں عمل:۔ 104
38۔ اڑھتیسواں عمل:۔ 104
39۔ انتالیسواں عمل:۔ 107
40۔ چالیسواں عمل:۔ 107
41۔ اکتالیسواں عمل:۔ 108
42۔ بیالیسواں عمل:۔ 108
43۔ تینتالیسواں عمل:۔ 110
44۔ چوالیسواں عمل:۔ 113
45۔ پینتالیسواں عمل:۔ 115
46۔ چھیالیسواں عمل:۔ 115
47۔ سینتالیسواں عمل:۔ 116
48۔ اڑتالیسواں عمل:۔ 122
49۔ انچاسواں عمل:۔ 123

50۔ پچاسواں عمل:۔ 128
المرابطہ:۔ 128
پہلی قسم: 128
دوسری قسم:۔ 130
51۔ اکیاونواں عمل:۔ 132
52۔ باون واں عمل:۔ 134
53۔ ترپن واں عمل:۔ 134
54۔ چون واں عمل:۔ 136

فصل چہارم

حضرت صاحب العصر کی صفات و خصوصیات کی معرفت: 142

فصل پنجم

دعاء عہد (مشہور) 152
شیعوں کے نام امام زمانہ علیہ السلام کا کھلا خط ------------------ 150

انتساب

اپنے پیارے ماں باپ کے نام

جن کی پر خلوص دعائیں ہر قدم پر

میرے لیے کامیابی کی نوید ہیں۔

عرضِ مترجم

ہادیٔ دوراں ، حجت خدا ، صاحب العصر والزماں ، منجیٔ عالمِ بشریت حضرت امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی ذات والاصفات ناصرف اس دنیامیں موجود ہے بلکہ کسی ناکسی ذریعہ سے ان کی ذات بابرکت اہل دنیاکے لیے ہدایت و رہنمائی کا سبب بھی ہے۔ دنیاکے اختتام اور قیامِ قیامت سے قبل اللہ تعالی کی طرف سے اس آخری حجت اور بقیۃ اللہ کا ظہورِ پرنور واقع ہو گا اور آپ دنیا سے ظلم و جور کا خاتمہ کرکے اسے عدل و انصاف اور امن و آشتی کا گہوارہ بنادیں گے۔ آپؑ پوری دنیامیں اسلام کا نفاذ فرمائیں گے اور یوں آپؑ کے زمانہ میں دینِ الہی دنیاکے تمام ادیان پر غالب آجائے گا۔

آخری زمانہ میں امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور کے بارے میں ناصرف تمام مسلمانوں کا عقیدہ ہے بلکہ دنیا کے تمام مذاہب میں کسی ناکسی طرح یہ عقیدہ موجود ہے۔ پوری دنیاایک ایسے منجی اور مسیحاکے انتظار میں ہے جو دنیاسے ظلم وجور کاخاتمہ کرکے اسے عدل وانصاف سے بھر دے گا۔

مذہب شیعہ خیر البریہ کے عقیدہ کے مطابق امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف نا صرف پیدا ہو چکے ہیں بلکہ اس دنیا میں ہمارے درمیان موجود ہیں اور خدائی حکم کے بعد باقاعدہ ظہور فرمائیں گے۔ متعدد روایات میں امامؑ کے ظہور کے لیے باقاعدہ تیار رہنے کی تاکید کرتے ہوئے زمانہ ء غیبت میں عوام کی زمہ داریاں بیان کی گئی ہیں۔

کچھ عرصہ قبل ہم چند دوستوں نے مل کر امامِ زمانہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے موضوع پر کچھ نا کچھ کام کرنے کا فیصلہ کیا۔ یوں ہم نے سب سے پہلے مھدویت کے موضوع پر میسر تمام کتابوں کی فہرست تیار کی اور ان میں بیان کیے گئے موضوعات کی ایک فہرست تیار کی۔ بعد میں ان موضوعات کو تقسیم کر کے ان پر مفصل مقالات لکھنے شروع کیے۔ مقالاجات لکھنے کے دوران ہم نے دیکھا کہ مھدویت کے موضوع پر اردو میں بہت کم کتابیں موجود ہیں۔ لہذا ہم نے فیصلہ کیا کہ اب مھدویت کے موضوع پر مختلف کتابوں کا عربی سے اردو میں ترجمہ کریں گے۔ یہ کتاب بھی اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔

میں سب سے پہلے استاد بزرگوار علامہ محمد علی فاضل دام ظلہ کا بہت شکر گزار ہوں جنہوں نے ابتداء میں ترجمہ کے حوالے سے میری کافی رہنمائی فرمائی۔ اسی طرح اپنے شفیق استادِ ذی قدر علامہ ظفر عباس شہانی کا ممنون ہوں کہ انہوں نے اپنی مقبول عام ویبسائٹ شہانی ڈاٹ نیٹ کے توسط سے اس کتاب کی نشر و اشاعت کو ممکن بنایا۔ میں شکر گزار ہوں ادیب و شاعرِ اہلبیت جناب سید

غیور زیدی کا جنہوں نے اس کتاب کی تصحیح کے لیے اپنا قیمتی وقت دیااور اپنے دوست شعیب حسین ہاشمی کا کہ جنہوں نے اس بہترین کام کی تشویق دلائی۔ میں شکر گزار ہوں اپنے مباحثی اور بہترین دوست ملک اختر عباس اعوان کا جنہوں نے کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ کے سلسلے میں خصوصی تعاون فرمایااور برادر عزیز سید محمد حسن عسکری کا جنہوں نے ترتیب و تدوین اور پبلشنگ کے مراحل میں تعاون فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ان سب حضرات کو اجر عظیم عطاء فرمائے۔ آمین

میں امید کرتاہوں کہ یہ کتاب منتظرانِ مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے لیے ایک بہترین کتاب قرار پائے گی اور ہم سب اس کتاب میں مذکور عصرِ غیبت میں اپنی ذمہ داریوں پہ عمل پیرا ہونے کی کوشش کریں گے۔

خداوند متعال سے دعاہے کہ وہ امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے ظہور میں تعجیل فرمائے اور ہمیں ان کے حقیقی منتظرین اور سچے شیعوں میں سے قرار دے اور عصرِ غیبت میں ہمیں اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور ان پر عمل پیرا ہو کر ظہورِ امام کے لیے تیار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

عامر حسین شہانی
متعلم علومِ محمد و آل محمد علیھم السلام
جامعۃ الکوثر اسلام آباد

مقدمۃ المرکز

الحمد للہ رب العالمین و صلی اللہ علی سیدنا محمد و آلہ الطاہرین

امام مہدی منتظر عجل اللہ فرجہ الشریف پر اعتقاد رکھنا ان امور میں سے ہے جن پر مسلمانوں کے درمیان اجماع قائم ہے۔ بلکہ یہ ان ضروریات و بدیہات میں سے ہے کہ جن میں کسی شک وشبہ کی گنجائش نہیں۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مروی صحیح اور متواتر احادیث کے مطابق اللہ تعالی آخری زمانے میں خاندان اہل بیت میں سے ایک مرد کو بھیجے گا کہ جو زمین کو اس طرح عدل وانصاف سے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم وجور سے بھر چکی ہو گی اور یہ بھی مروی ہے کہ ان کا ظہور اس قدر حتمی ہے کہ جس کے بر خلاف نہیں ہو سکتا۔ حتی کہ اگر دنیا کی زندگی میں سے ایک دن بھی بچ گیا تو خدا اسے اتنا طویل کر دے گا کہ اس میں حضرت کا ظہور ہو جائے گا۔

حضرتؑ کے ظہور کی بابت بھلا ایسا کیوں نہ ہو۔ کیا اللہ کے اس وعدہ کے بر خلاف ہو سکتا ہے کہ جو اس نے اپنے دین کو تمام ادیان پہ غالب کرنے کے لیے

کیا ہے۔ چاہے مشرکین کو نا گوار ہی کیوں نہ گزرے۔؟ اور اللہ نے جو وعدہ کیا ہے کہ وہ مستضعفین (کمزور کر دیئے گئے) مومنین کو زمین پر خلافت دے گا اور انھیں اپنے اس پسندیدہ دین پر ثابت قدم رکھے گا اور انھیں خوف کے بعد امن سے نوازے گا تا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں۔ تو پھر بھلا یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ خدا کا یہ وعدہ پورا نہ ہو۔؟

تمام مسلمانوں کا اجماع ہے کہ امام مھدی، اہل بیت میں سے ہیں اور اولاد فاطمہ میں سے ہیں اور امامیہ اور بہت سے اہل سنت علماء کا اس بات پر بھی اجماع ہے کہ وہ امام حسینؑ کی اولاد میں سے ہونگے۔ اسی طرح اس بات پر بھی امامیہ اور کچھ اہل سنت علماء کا اجماع ہے کہ وہ امام حسن عسکریؑ کی اولاد میں سے ہونگے۔ اسی طرح انہوں نے امامؑ کے اسم مبارک اور ان کی صفات اور کامل شخصیت کو بھی ثابت کیا ہے۔

تمام اہل علم جانتے ہیں کہ امامیہ اور بعض اہل سنت علماء کا عقیدہ ہے کہ امام مھدیؑ پیدا ہو چکے ہیں اور اس وقت زندہ ہیں اور رزق پاتے ہیں لیکن نظروں سے غائب ہیں اور یہ امت اس بات سے کیسے انکار کرتی ہے کہ اللہ تعالی کچھ وقت کے لیے اپنی حجت کو چھپا لے؟ اور امت اس بات سے کیسے انکاری ہو سکتی ہے کہ اللہ اپنی حجت کو وہی شان دے جو اس نے حضرت یوسف کو دی کہ وہ ان کے بازاروں میں چلتے بھی ہوں، ان کے درمیان رہتے بھی ہوں لیکن لوگ انہیں

پہچانتے بھی نہ ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالی اپنے اذن سے انہیں امام کی پہچان اسی طرح کرادے جس طرح اس نے یوسفؑ کے لیے اذن دیا تھا۔

قَالُوٓا ءَاِنَّكَ لَاَنۡتَ يُوۡسُفُ قَالَ اَنَا يُوۡسُفُ وَهٰذَاۤ اَخِىۡ [1]

ترجمہ: وہ کہنے لگے : کیا واقعی آپ یوسف ہیں ؟ کہا: میں یوسف ہوں اور یہ میرا بھائی ہے،

کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی امت میں دو گراں قدر چیزیں کتاب خدا اور اپنی عترت چھوڑ کر نہیں گئے ؟

کیا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ دونوں کبھی جدا نہ ہونگے یہاں تک کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں؟

کیا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ نہیں بتایا تھا کہ میرے بعد بارہ خلیفہ ہوں گے جو سب کے سب قریش سے ہوں گے ؟

کیا یہ نہیں بتایا کہ ان کے خلفاء کی تعداد حضرت موسیؑ کے نقیبوں کی تعداد کے برابر ہو گی؟ اور جب اللہ تعالی نے انسانی اعضاء کو بھی یونہی خالی نہیں چھوڑا اور قلب کو ان کا امام مقرر کیا تاکہ وہ جن امور میں شک کریں انھیں اس

---

[1] سورۃ یوسف:90 اور استدلال یہاں سے لیا: الکافی ج1 ص337

قلب کی طرف پلٹا کر یقین حاصل کریں اور شک کو باطل کریں۔ تو پھر یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ وہ اللہ تعالی اس پوری مخلوق کو حیرت و سر گردانی اور شکوک و شبہات و اختلافات کی حالت میں تنہا چھوڑ دے اور ان کے لیے کوئی ایسا امام مقرر نہ کرے کہ جس کی طرف اپنے شکوک کو پلٹا کر دور کر سکیں؟[1]

اور اس کا یہ قول حق ہے کہ:

فَإِنَّهَا لَا تَعْمَى الْأَبْصَارُ وَلَكِن تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي الصُّدُورِ

"حقیقتاً آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ وہ دل اندھے ہو جاتے ہیں جو سینوں میں ہوتے ہیں۔"[2]

اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں شیعہ عقیدہ جو کہ مضبوط عقلی و نقلی دلائل پر قائم ہے، اس عقیدے کو ان لوگوں کے عقیدے پر بہت بڑی ترجیح حاصل ہے جو کہتے ہیں کہ امام مہدیؑ ابھی تک پیدا ہی نہیں ہوئے۔

---

[1] مومن طاق کا عمرو بن عبید کے ساتھ مناظرہ۔ کمال الدین ج1 ص207 ح23

[2] سورۃ الحج:46

ہر صاحب عقل اس کا اقرار کرے گا جبکہ صادق و مصدق نبیؐ کا یہ قول بھی گواہ ہے:

مَنْ ماتَ وَ لَمْ یَعْرِفْ إمامَ زَمانِهِ مَاتَ مِیتَةً جَاهِلِیَّة

"جو بھی اپنے زمانے کے امام کی معرفت کے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا ہے۔"[1]

اس بات کی طرف خصوصی توجہ رہے کہ ایک زندہ امام کی موجودگی کا احساس عقیدہ مذہب کو ایسی بے نیازی اور حیات جاوداں عطا کرتا ہے کہ جو صاحبان عقل و بصیرت سے مخفی نہیں ہے۔[2]

---

[1] ایک مشہور حدیث ہے کہ جسے طرفین کے علماء نے اپنی احادیث کی بڑی کتابوں میں مختلف تعبیرات کے ساتھ نقل کیا ہے کہ جن کا مضمون ایک ہی ہے۔ بطور مثال: مسند احمد ج3 ص447 وج4 ص96، المعجم الکبیر للطبرانی ج12 ص337 اور ج19 ص335 اور ج20 ص86، طبقات ابن سعد ج5 ص144، مصنف ابن ابی شیبہ ج8 ص598 ح42۔ اسی طرح تفاسیر میں آیۃ یوم ندعوا کل اناس بامامھم کی تفسیر دیکھیے۔ فردوس دیلمی ج5 ص528 ح8982

[2] دیکھیے مستشرق فرانسی فیلسوف ھنری کاربون کے علامہ طباطبائی کے ساتھ مباحث کتاب الشمس الساطعہ میں

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ایک مومن کو جب یہ احساس ہو کہ اس کا امام اس کے ساتھ ہے اور جس طرح میں دیکھتا ہوں وہ بھی دیکھ رہے ہیں اور جس طرح میں ان کے جلدی ظہور کا انتظار کر رہا ہوں وہ بھی کر رہے ہیں تو یہ احساس اسے ثبات قدم اور دوگنی طاقت عطا کرتا ہے۔ اور وہ اس کے ذریعے بہت زیادہ کوشش اور سخت مشقت سے کام لیتے ہوئے اپنا تزکیہ نفس کرتا ہے اور اپنے نفس کو صبر سے کام لینے اور امام سے گہرا تعلق قائم کرنے پر آمادہ کرتا ہے تاکہ اس کا شمار بھی ظہور مھدیؑ کے حقیقی منتظرین میں سے قرار پائے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ اگر امامؑ کے شیعوں کے دل اپنے امامؑ سے کئے گئے عہد کو پورا کرنے کے لیے جمع ہو جائیں تو ملاقاتِ امامؑ کی برکت سے محروم نہیں رہیں گے اور وہ یہ بھی جانتا ہے کہ امامؑ سے ہماری ملاقات میں رکاوٹ ہمارے اپنے وہ اعمال ہیں کہ جو امامؑ کو ناپسند ہیں۔[1]

کوئی اس بات میں شک نہ کرے کہ امامؑ غائب (جو کہ صرف نام کی حد تک غائب ہیں ورنہ حقیقت میں تو حاضر ہیں) کی طرف سے اپنے شیعوں کے لیے ثبات قدم اور ان کے مذہب کی حفاظت کی ذمہ داری ادا کی جارہی ہے۔ جیسا کہ کوئی اس بات میں شک نہیں کرتا کہ سورج اگر بادلوں کی اوٹ میں بھی چلا جائے تب بھی اس کی ضرورت و اہمیت باقی رہتی ہے اور اس کا فائدہ پہنچتا رہتا ہے ایسا

[1] دیکھیے احتجاج طبرسی ج2 ص325، بحارالانوار ج53 ص177

کیسے نہ ہو اس لیے کہ اگر امامؑ کی خصوصی توجہ اور دعا نہ ہوتی تو دشمن ان کے شیعوں کو ختم کر چکے ہوتے۔ لہذا شیعوں میں سے کوئی اس بات میں شک نہیں کرتا کہ ان کا امامؑ اہل زمین کے لیے امان ہیں ایسے ہی جیسے ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں۔[1]

آئمہ معصومینؑ سے مروی کثیر روایات میں شیعوں کا اپنے امامؑ سے ربط و تعلق بیان کیا گیا ہے۔ بعض روایات کے مطابق آپؑ ایام حج میں تشریف لاتے ہیں اور لوگوں کو دیکھتے اور پہچانتے ہیں جبکہ لوگ بھی آپؑ کو دیکھتے تو ہیں لیکن پہچانتے نہیں۔[2]

امامؑ کی بابت یہ بھی مروی ہے کہ امامؑ مومنین کی محفلوں وغیرہ میں جاتے ہیں اور ان کے درمیان چلتے پھرتے ہیں۔[3]

اسی طرح بہت سی روایات انتظار کی فضیلت اور ظہور فرج کے لیے کثرت دعا کی فضیلت میں وارد ہوئی ہیں بے شک اسی میں شیعوں کے لیے کشائش ہے۔

---

[1] نبیؐ نے فرمایا: ستارے آسمان والوں کے لیے امان ہیں اور میرے اہل بیتؑ زمین والوں کے لیے امان ہیں۔ علل الشرائع ج1 ص123، کمال الدین ج1 ص205 ح17-19

[2] وسائل الشیعہ ج11 ص135، بحارالانوار ج52 ص152

[3] الکافی للکلینی ج1 ص337 ح4

مرکز الدراسات التخصصۃ فی امام المہدیؑ نے امامؑ سے مربوط مختلف پروگرامز پہ کام کرنے کا مشن اٹھا رکھا ہے۔چاہے وہ طباعت و نشر کتب سے متعلق ہوں یا امامؑ کے بارے میں علمی مجالس و محافل کا انعقاد کرنا اور انھیں کتابی صورت میں شائع کرنا اور نیٹ پہ پھیلانا وغیرہ۔یہ مرکز امام مہدیؑ کے بارے میں مختلف کتابیں نشر کرتا رہتا ہے تاکہ عقیدہ مہدویت کو پروان چڑھائیں اور مکتب تشیع کی سربلندی کا باعث بنیں۔خدا سے دعا ہے کہ وہ ہمیں قوت دے اور ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور اس کے لیے اپنا عمل خالص کرنے کی توفیق دے۔الحمد للہ رب العالمین۔

یہ کتاب الحاج محمد تقی موسوی الاصفہانی کی تالیف ہے۔اس کتاب کی تحقیق و ترتیب میں ہم نے سید البطحاء کے مدرسہ امام مہدیؑ پر اعتماد کیا اور بعض جگہوں پر ضرورت کے مطابق اضافات بھی شامل کیے ہیں۔اور اللہ ہی سے توفیق کے طالب ہیں۔

السید محمد القبانچی
مرکز الدراسات التخصصة
فی امام مهدی
نجف اشرف

پہلا حصہ

مقدمہ مصنف

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على خاتم المرسلين وآله المعصومين، ولا سيما إمام زماننا خاتم الوصيّين، ولعنة الله على أعدائهم أجمعين أبد الآبدين.

أما بعد، فيقول غريق الآمال والأماني) محمد تقي بن عبد الرزاق الموسوي الاصفهاني_ (عفى الله عنهما _ لإخوانه في الإيمان:

لقد جمعت في هذا الكتاب المختصر جملة من الأعمال بعنوانها وظيفة المؤمنين في زمان غيبة صاحب الزمان صلوات الله عليه أي حضرة الحجة ابن الحسن بن علي بن محمد بن علي بن موسى بن جعفر بن محمد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام.

وهي أربع وخمسون أمراً يليق بالمؤمنين المواظبة عليها والعمل بها. وسمّيته بوظيفة الأنام في زمن غيبة الإمام

ومن الله التوفيق.

امیدوں اور آرزؤں میں ڈوبا ہوا (محمد تقی بن عبد الرزاق بن محمد بن موسی الاصفہانیؒ) اپنے مومن بھائیوں سے کہتا ہے:

"میں نے صاحب الزمان حضرت حجۃ ابن الحسن بن علی بن محمد بن علی بن موسی بن جعفر بن محمد بن علی بن حسین بن علی ابن ابی طالب علیہم السلام کے زمانہ غیبت میں مومنین کی ذمہ داریوں کے عنوان سے اس مختصر کتاب میں کچھ اعمال جمع کئے ہیں۔ یہ کل چون (54) اعمال پر مشتمل ہیں۔ مومنین کو چاہیے کہ انہیں پابندی سے انجام دیتے رہیں۔ میں نے اس کتاب کا نام "وظیفۃ الانام فی عصر غیبۃ الامام" (عصرِ غیبتِ امامؑ میں ہماری ذمہ داریاں) رکھا ہے اور میں اللہ ہی سے توفیق طلب کرتا ہوں۔

عصرِ غَیبتِ امامؑ میں ہماری ذمہ داریاں

1۔ پہلا عمل:۔

امام کی جدائی اور مظلومیت پر غمگین ہونا:۔

جیسا کہ الکافی میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

نَفَسُ اَلْمَهْمُومِ لَنَا اَلْمُغْتَمِّ لِظُلْمِنَا تَسْبِيحٌ

"ہماری مظلومیت پر غمگین شخص کا سانس لینا تسبیح شمار ہوتا ہے۔"[1]

2۔ دوسرا عمل:۔

انتظار ظہور:۔

کتاب کمال الدین میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے:

إِنَّ اَلْقَائِمَ مِنَّا هُوَ اَلْمَهْدِيُّ اَلَّذِي يَجِبُ أَنْ يُنْتَظَرَ فِي غَيْبَتِهِ وَ يُطَاعَ فِي ظُهُورِهِ وَ هُوَ اَلثَّالِثُ مِنْ وُلْدِي۔۔۔

"بے شک قائم ہم میں سے ہیں اور وہ مہدیؑ ہیں کہ جن کی غیبت کے دوران ان کا انتظار کرنا اور ظہور کے بعد ان کی اطاعت کرنا واجب ہے اور وہ میری اولاد میں سے تیسرے ہیں۔۔۔"[2]

---

[1] الکافی ج2ص226ح16

[2] کمال الدین ج2ص337ح1بحوالہ بحارالانوار ج51ص157ح1

اسی طرح امیر المومنین امام علی علیہ السلام سے مروی ہے:

أَفْضَلُ اَلْعِبَادِةِ اَلصَّبْرُ وَ اِنْتِظَارُ اَلْفَرَجِ

"صبر کرنا اور ظہور کا انتظار کرنا افضل عبادت ہے۔"[1]

ایک اور حدیث میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

مَنْ مَاتَ مِنْكُمْ وَ هُوَ مُنْتَظِرٌ لِهَذَا اَلْأَمْرِ كَمَنْ هُوَ مَعَ اَلْقَائِمِ فِي فُسْطَاطِهِ

"تم میں سے جو شخص اس حال میں مرے کہ وہ ظہور مہدیؑ کا منتظر ہو تو وہ ایسے ہی ہے جیسے قائم کے ساتھ ان کے خیمہ میں ہو۔"[2]

میں نے اس موضوع کو تفصیل کے ساتھ کتاب مکیال المکارم میں ذکر کیا ہے۔[3]

3۔ تیسرا عمل:۔

امامؑ کی جدائی اور مصیبت میں گریہ کرنا:

کتاب کمال الدین میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے:

[1] تحف العقول ص201

[2] بحار الانوار ج52 ص127 ح18

[3] مکیال المکارم ج2 ص141

وَ اَللّٰهِ لَيَغِيبَنَّ إِمَامُكُمْ سِنِيناً مِنْ دَهْرِكُمْ وَ لَتُمَحَّصُنَّ حَتَّى يُقَالَ مَاتَ قُتِلَ او هَلَكَ بِأَيِّ وَادٍ سَلَكَ وَ لَتَدْمَعَنَّ عَلَيْهِ عُيُونُ اَلْمُؤْمِنِينَ

"خدا کی قسم تمہارا امام کئی سال تک غائب رہے گا۔ یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ کیا وہ مر گیا یا ہلاک ہو گیا؟ یا پھر کس وادی میں چلا گیا ہے۔ اور یقینا مومنین کی آنکھیں ان پر آنسو بہائیں گی۔"[1]

اور حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا:

مَنْ تَذَكَّرَ مُصَابَنَا وَ بَكَى لِمَا اُرْتُكِبَ مِنَّا كَانَ مَعَنَا فِي دَرَجَتِنَا يَوْمَ اَلْقِيَامَةِ

"جو ہمارے مصائب یاد کرے اور ہم پر ہونے والے مظالم یاد کر کے گریہ کرے تو بروز قیامت ہمارے ساتھ بلند درجہ پر ہو گا۔"[2]

4۔ چوتھا عمل:۔

سر تسلیم خم کرنا اور ظہور کی باتوں میں عجلت سے پرہیز کرنا:

یعنی ظہور امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے معاملے میں اس طرح کی باتیں نہ کرنا کہ (ظہور کیوں نہیں ہو رہا؟ آخر کس لیے؟) بلکہ جو کچھ ان کی

---

[1] کمال الدین ج2 ص347 ح35

[2] امالی الصدوق المجلس 18 ح4 بحوالہ بحار الانوار ج44 ص278 ح1

طرف سے پہنچا ہے اس پر سر تسلیم خم کرے اور اسے حکمت کے عین مطابق سمجھے۔

کتاب کمال الدین میں حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے مروی ہے:

"میرے بعد میرا بیٹا علیؑ (نقی) امام ہے۔ ان کا حکم میرا حکم اور ان کا قول میرا قول ہے۔ اوران کی اطاعت میری اطاعت ہے اور ان کے بعد ان کا بیٹا حسنؑ (عسکری) امام ہے۔ ان کا حکم ان کے باپ کا حکم اور ان کا قول ان کے باپ کا قول ہے اور ان کی اطاعت ان کے باپ کی اطاعت ہے۔"

پھر امام خاموش ہو گئے۔

راوی کہتا ہے میں نے پوچھا :"اے فرزند رسولؐ پھر حسنؑ (عسکری) کے بعد کون امامؑ ہونگے؟" تو امامؑ نے شدید گریہ کرنے کے بعد فرمایا:

"بے شک حسنؑ (عسکری) کے بعد ان کا بیٹا جو کہ حق کو قائم کرنے والا ہے، ان کا انتظار کیا جائے گا۔ میں نے پوچھا انھیں قائم کیوں کہتے ہیں؟ تو فرمایا کیونکہ وہ اس وقت قیام کریں گے جب ان کا ذکر مٹ چکا ہو گا اور ان کی امامت کا اقرار کرنے والوں میں سے اکثر مرتد ہو جائیں گے۔ اور پھر میں نے پوچھا انہیں منتظر کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا: کیونکہ ان کے لیے ایسی غیبت ہو گی کہ جس کے دن کثیر اور مدت طویل ہو گی۔ پس مخلص لوگ ان کے ظہور کا انتظار کریں گے اور شک میں پڑنے والے انکار کریں گے اور منکرین ان کے ذکر کا مذاق اڑائیں گے اور وقت معین کرنے والے ان کی غیبت کو جھٹلائیں گے۔ اور ظہور میں عجلت کے

طلبگار اس غیبت میں ہلاک ہو جائیں گے اور سر تسلیم خم کرنے والے زمانہ غیبت میں نجات پائیں گے۔"[1]

5۔پانچواں عمل:۔

امامؑ کی طرف اپنے اموال ہدیہ کرنا:

جیسا کہ کتاب الکافی میں حضرت امام جعفر صادقؑ سے مروی ہے کہ فرمایا:

"کوئی چیز اللہ کو اس درہم سے زیادہ پسند نہیں جو امام کی طرف بھیجا جائے اور اللہ اس کے لیے جنت میں احد کی پہاڑی کے برابر وہ درہم قرار دے گا۔ پھر فرمایا اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

مَنْ ذَا الَّذِی یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضَاعِفَهُ لَهُ أَضْعَافًا كَثِيرَةً[2]

کوئی ہے جو اللہ کو قرض حسنہ دے تا کہ اللہ اسے کئی گنا زیادہ دے؟

قَالَ هُوَ وَ اَللَّهِ فِي صِلَةِ اَلْإِمَامِ خَاصَّةً

[1] کمال الدین ج2 ص378، کفایۃ الاثر ص279، بحار الانوار ج51 ص157 ح52

[2] سورۃ البقرۃ:245

فرمایا: خدا کی قسم یہ اجر امام کی طرف بھیجے گئے مال کے ساتھ خاص ہے۔"[1]

بہر کیف اب جبکہ ہمارے امامؑ غائب ہیں تو مومن کو چاہیے کہ وہ جو مال امام کو ہدیہ کرنا چاہتا ہے اسے ان کاموں میں استعمال کرے جن میں امامؑ کی رضا ہو۔ جیسے وہ امامؑ کے سچے محبت کرنے والے صالح لوگوں پر خرچ کرے۔

جیسا کہ بحارالانوار میں کامل الزیارات کے حوالے سے مروی ہے کہ حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

مَنْ لَمْ يَقْدِرْ أَنْ يَزُورَنَا فَلْيَزُرْ صَالِحِي]مَوَالِينَا، يُكْتَبْ لَهُ ثَوَابُ زِيَارَتِنَا، وَ مَنْ لَمْ يَقْدِرْ عَلَى صِلَتِنَا فَلْيَصِلْ صَالِحِي [مَوَالِينَا ، يُكْتَبْ لَهُ ثَوَابُ صِلَتِنَا

فرمایا:

"جو ہماری زیارت پر قادر نہیں وہ ہمارے صالح محبین کی زیارت کرے تو اس کے لیے ہماری زیارت کا ثواب لکھا جائے گا اور جو ہمیں ہدیہ دینے پر قادر نہیں وہ ہمارے صالح محبین کو ہدیہ عطا کرے تو اس کے لیے ہمیں ہدیہ پہنچانے کا ثواب لکھا جائے گا۔"[2]

---

[1] الکافی ج1 ص451ح2

[2] بحارالانوار ج102 ص290ح1، کامل الزیارات ص319

6۔ چھٹا عمل:۔

سلامتی امامؑ کے لیے صدقہ دینا:

اس حوالے سے کتاب النجم الثاقب میں تفصیل سے ذکر کیا گیا ہے۔[1]

7۔ ساتواں عمل:۔

صفات امامؑ کی معرفت حاصل کرنا:

ہر حال میں ان کی نصرت کا پختہ ارادہ رکھنا اور ان کی جدائی میں گریہ کناں اور غمگین رہنا۔ یہ بھی کتاب النجم الثاقب میں تفصیل سے مذکور ہے۔[2]

8۔ آٹھواں عمل:۔

اللہ تعالی سے معرفت امامؑ طلب کرنا:

معرفت امام کے حصول کے لیے الکافی اور کتاب کمال الدین میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی یہ دعا پڑھی جائے:

اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ نَبِيَّكَ اَللّٰهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ

---

[1] النجم الثاقب ص442

[2] النجم الثاقب ص424

أَعْرِفْ حُجَّتَكَ اَللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي.[1]

ترجمہ:

"اے اللہ مجھے اپنی معرفت عطا فرما بے شک اگر تو نے مجھے اپنی معرفت عطانہ فرمائی تو میں تیرے نبی کی معرفت حاصل نہیں کر پاؤں گا اور اے اللہ مجھے اپنے نبی کی معرفت عطا فرما بے شک اگر تو نے مجھے اپنے نبی کی معرفت عطا نہ فرمائی تو میں تیری حجت کی معرفت سے محروم رہوں گا۔ اور اے اللہ مجھے اپنی حجت کی معرفت عطا فرما بے شک اگر تو نے مجھے اپنی حجت کی معرفت عطانہ فرمائی تو میں اپنے دین سے گمراہ ہو جاؤں گا۔"

9۔ نواں عمل:۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے اس دعا کو باقائدہ پڑھا جائے۔

جیسا کہ کتاب کمال الدین میں بھی موجود ہے۔ وہ دعا یہ ہے:

"يَا اَللَّهُ يَا رَحْمَنُ يَا رَحِيمُ يَا مُقَلِّبَ اَلْقُلُوبِ ثَبِّتْ قَلْبِي عَلَى دِينِكَ "[2]

---

[1] الکافی 1 / 272 ح 5، کمال الدین 2 / 442 ح 24، بحار الانوار 52 / 146 ح 70

[2] کمال الدین 2 / 352 ح 49

10۔ دسواں عمل:۔

اپنی استطاعت کے مطابق امامؑ کی نیابت میں اپنے قریبی رشتہ داروں کو کچھ عطاء کرنا۔

اس حوالے سے بھی النجم الثاقب میں تفصیل مذکور ہے۔[1]

11۔ گیارہوں عمل:۔

ان کانام مبارک نہ لیاجائے۔

اور یہ وہی نام ہے جو رسول خداﷺ کا نام ہے لہذا امامؑ کو ان القاب سے پکارا جائے مثلاً القائم، المنتظر، الحجۃ، المھدی، الامام، الغائب وغیرہ

12۔ بارہوں عمل:۔

ان کا نام سن کر احتراماً کھڑے ہو جانا خصوصاً جب لقب القائم ذکر کیا جائے تو کھڑے ہو جانا۔[2]

13۔ تیرہواں عمل:۔

امامؑ کے ساتھ جہاد میں شامل ہونے کے لیے سامان تیار رکھنا۔

---

[1] النجم الثاقب ص444

[2] النجم الثاقب 444

جیسا کہ بحارالانوار میں غیبت نعمانی سے نقل کیا گیا ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

لِيُعِدَّنَّ أَحَدُكُمْ لِخُرُوجِ اَلْقَائِمِ وَ لَوْ سَهْماً فَإِنَّ اَللَّهَ إِذَا عَلِمَ ذَلِكَ مِنْ نِيَّتِهِ رَجَوْتُ لِأَنْ يُنْسِئَ فِي عُمُرِهِ حَتَّى يُدْرِكَهُ [1]

"اگر تم میں سے کوئی ظہور قائم کے لیے کچھ (سامان) تیار کر رکھے چاہے ایک تیر ہی کیوں نہ ہو تو جب اللہ اس کی یہ نیت دیکھے گا تو مجھے امید ہے کہ اسے اتنی زندگی دے دے حتی کہ وہ امامؑ کو پالے۔"

14۔چودھواں عمل:۔

اپنی مشکلات میں امامؑ سے توسل کرنا

توسل کرنا اور استغاثہ کے خطوط و عریضے امامؑ کے حضور بھیجنا۔ جیسا کہ بحارالانوار میں وارد ہوا ہے۔

15۔پندرھواں عمل:۔

امام کو اپنی دعاؤں میں اپنا شفیع قرار دینا:

[1] بحارالانوار 52/ 366ح147، غیبۃ النعمانی ص320ح10

اپنی دعاؤں میں اللہ تعالی کو امامؑ کی قسم اور ان کا واسطہ دینا اور اپنی حاجات کی بر آوری کے لیے انھیں اللہ کی بارگاہ میں اپنا شفیع قرار دینا۔ جیسا کہ کمال الدین میں مذکور ہے۔[1]

16۔ سولھواں عمل:۔

اپنے دین پر ثابت قدم رہنا اور دیگر ادیان کی پیروی سے اجتناب کرنا۔

یہ اس لیے کیونکہ امامؑ کا ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک سفیانی کا خروج اور آسمانی چیخ بلند نہ ہو اور یہ بہت سی روایات میں وارد ہوا ہے کہ:

اُسْکُنُوا مَا سَکَنَتِ اَلسَّمَاءُ مِنَ اَلنِّدَاءِ وَ اَلْأَرْضُ مِنَ اَلْخَسْفِ بِالْجَيْشِ[2]

"اس وقت تک انتظار کرو جب تک آسمان سے ندا بلند نہ ہو اور خسف بیداء کا واقعہ رونما نہ ہو جائے۔"

اور بحارالانوار میں غیبۃ الطوسی سے نقل کیا گیا ہے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

يُنَادُونَ فِي رَجَبٍ ثَلاَثَةَ أَصْوَاتٍ مِنَ اَلسَّمَاءِ صَوْتاً مِنْهَا أَلاَ لَعْنَةُ اَللَّهِ عَلَى اَلظَّالِمِينَ وَ اَلصَّوْتُ اَلثَّانِي أَزِفَتِ اَلْآزِفَةُ يَا مَعْشَرَ اَلْمُؤْمِنِينَ وَ اَلصَّوْتُ

---

[1] کمال الدین ص493ح18

[2] امالی الطوسی و معانی الاخبار266، بحوالہ بحارالانوار52/189ح17,16

اَلثَّالِثُ يَرَوْنَ بَدَناً بَارِزاً نَحْوَ عَيْنِ اَلشَّمْسِ هَذَا أَمِيرُ اَلْمُؤْمِنِينَ قَدْ كَرَّ فِي هَلاَكِ اَلظَّالِمِينَ [1].

ماہ رجب میں آسمان سے تین آوازیں آئیں گی جن میں سے
پہلی آواز یوں آئے گی:

"آگاہ رہو کہ ظالموں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

اور دوسری آواز آئے گی:

"آنے والی گھڑی قریب آہی گئی ہے اے گروہ مومنین"

اور تیسری آواز یوں آئے گی:

"(جب لوگ سورج کی طرح چمکتا ایک نورانی جسم دیکھیں گے تب آواز آئے گی کہ) یہ امیر المومنین ہیں اور ظالموں کو ہلاک کرنے کے لیے لوٹ آئے ہیں۔"

ایک اور حدیث میں ہے کہ:

ان جبرائيل ينادى فى ليلة الثالث والعشرين من شهر رمضان نداء يسمعه جميع الخلائق:

ان الحق مع على وشيعته۔[2]

---

[1] غیبۃ الطوسی 268 اور ان سے بحار الانوار 52/289 ح28

[2] الارشاد 2/371

"تیئیس رمضان کی شب جبرائیل ایک ایسی ندا دے گا جسے تمام مخلوقات سنیں گی کہ "بے شک حق علیؑ اور ان کے شیعوں کے ساتھ ہے"۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ آسمانی منادی ندا دے گا جسے تمام مخلوقات سنیں گی کہ:

"الا ان حجۃ الله قد ظهر عند بیت الله فاتبعوه"[1]

"آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خدا کا خانہ کعبہ میں ظہور ہو گیا ہے پس ان کی اتباع کرو۔"

اور کتاب کمال الدین میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ:

"أَوَّلُ مَنْ يُبَايِعُ اَلْقَائِمَ عَلَيْهِ السَّلاَمُ جَبْرَئِيلُ يَنْزِلُ فِي صُورَةِ طَيْرٍ أَبْيَضَ فَيُبَايِعُهُ ثُمَّ يَضَعُ رِجْلاً عَلَى بَيْتِ اَللَّهِ اَلْحَرَامِ وَ رِجْلاً عَلَى بَيْتِ اَلْمَقْدِسِ ثُمَّ يُنَادِي بِصَوْتٍ طَلِقٍ تَسْمَعُهُ اَلْخَلاَئِقُ أَتَى أَمْرُ اَللَّهِ فَلاَ تَسْتَعْجِلُوهُ "[2]

"سب سے پہلے جو قائم کی بیعت کریں گے وہ جبرائیل ہوں گے جو ایک سفید پرندے کی شکل میں نازل ہوں گے اور امام کی بیعت کریں گے پھر اپنا ایک قدم بیت اللہ اور دوسرا بیت المقدس پر رکھ کر ایسی واضح اور بلند آواز سے ندا

---

[1] کمال الدین 372ح5

[2] کمال الدین 2/671ح19

دینگے کہ جسے تمام مخلوقات سنیں گی کہ: خدا کا امر آگیا ہے پس اب جلدی نہ کرو۔"

اور ایک اور حدیث میں ہے کہ:

"فَيَبْعَثُ اَللّٰهُ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى رِيحاً فَتُنَادِي بِكُلِّ وَادٍ هَذَا اَلْمَهْدِيُّ يَقْضِي بِقَضَاءِ دَاوُدَ وَ سُلَيْمَانَ عَلَيْهِمَا اَلسَّلاَمُ وَ لاَ يُرِيدُ عَلَيْهِ بَيِّنَةً"[1]

پس اللہ تعالی ایک ایسی ہوا بھیجے گا کہ جو ہر وادی میں یوں نداء دے گی:

"یہ مہدیؑ ہیں، یہ داؤد اور سلیمان کی طرح فیصلے کریں گے کہ انہیں گواہوں کی ضرورت نہیں پڑے گی۔"

17۔ سترہواں عمل:۔

کتاب کمال الدین میں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپؑ نے فرمایا:

يَأْتِي عَلَى اَلنَّاسِ زَمَانٌ يَغِيبُ عَنْهُمْ إِمَامُهُمْ فَيَا طُوبَى لِلثَّابِتِينَ عَلَى أَمْرِنَا فِي ذَلِكَ اَلزَّمَانِ إِنَّ أَدْنَى مَا يَكُونُ لَهُمْ مِنَ اَلثَّوَابِ أَنْ يُنَادِيَهُمُ اَلْبَارِئُ جَلَّ جَلاَلُهُ فَيَقُولَ عِبَادِي وَ إِمَائِي آمَنْتُمْ بِسِرِّي وَ صَدَّقْتُمْ بِغَيْبِي فَأَبْشِرُوا بِحُسْنِ اَلثَّوَابِ مِنِّي فَأَنْتُمْ عِبَادِي وَ إِمَائِي حَقّاً مِنْكُمْ أَتَقَبَّلُ وَ

---

[1] کمال الدین 2/ 671ح19

عَنْكُمْ أَعْفُو وَ لَكُمْ أَغْفِرُ وَ بِكُمْ أَسْقِي عِبَادِيَ الْغَيْثَ وَ أَدْفَعُ عَنْهُمُ الْبَلَاءَ وَ لَوْلَاكُمْ لَأَنْزَلْتُ عَلَيْهِمْ عَذَابِي قَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ فَمَا أَفْضَلُ مَا يَسْتَعْمِلُهُ الْمُؤْمِنُ فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ قَالَ حِفْظُ اللِّسَانِ وَ لُزُومُ الْبَيْتِ[1]

"لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جس میں ان کا امامؑ ان سے غائب ہو گا۔ پس پاکیزگی ہے ان لوگوں کے لیے جو اس زمانے میں ہمارے امر پر ثابت قدم رہیں۔ ان کے لیے کم از کم اجر یہ ہے کہ اللہ جل شانہ انہیں فرمائے گا کہ اے میرے بندو! تم میرے راز پر ایمان لائے اور میرے غیب کی تصدیق کی پس میری طرف سے بہترین ثواب پہ خوش ہو جاؤ۔ تم میرے حقیقی بندے ہو۔ میں تمہارے اعمال قبول کرتا ہوں، تم سے عفو در گزر کرتا ہوں اور تمہیں بخش دیتا ہوں اور تمہاری وجہ سے اپنے بندوں کو بارش سے سیر اب کرتا ہوں اور ان سے بلاؤں کو دور کرتا ہوں اور اگر تم نہ ہوتے تو میں ان پر عذاب نازل کرتا۔"

جابر کہتے ہیں میں نے پوچھا:

اے فرزند رسولؐ! اس زمانے میں مومن کے لیے بہترین عمل کیا ہے؟

---

[1] کمال الدین 1/330ح15

فرمایا:

"اپنی زبان کی حفاظت کرنا اور گھر میں رہنا۔"

یعنی سوائے ضرورت کے عام معاشرے سے دور رہے کیونکہ معاشرے کی ضروریات اسے امامؑ کی یاد سے غافل کر دیں گی۔

18۔اٹھارواں عمل:۔

امامؑ کی ذات مبارک پہ صلوات بھیجنا۔

آگے چل کر ہم امامؑ کی ذات پر ہدیہ کے لیے صلوات کے کچھ مروی طریقے ذکر کریں گے۔انشاء اللہ تعالی

19۔انیسواں عمل:۔

امام علیہ السلام کے فضائل و مناقب بیان کرنا۔

یہ عمل اس لیے انجام دینا ہے کیونکہ امام علیہ السلام ہم تک پہنچنے والی اللہ تعالی کی نعمتوں کا سبب ہیں۔ جیسا کہ مصنف نے اپنی کتاب مکیال المکارم میں اس امر کی وضاحت کی ہے۔ پس وہ ذات جو خدائی نعمتوں کے وصول کا ذریعہ ہے اس لائق ہے کہ اس کے فضائل و کمالات کا ذکر کیا جائے۔

جیسا کہ کتاب مکارم الاخلاق میں امام زین العابدین علیہ السلام سے منقول رسالۃ الحقوق میں صاحب معروف کا حق بیان کیا گیا ہے۔

20۔ بیسواں عمل:۔

امامؑ کے جمال مبارک کو حقیقت میں دیکھنے کا اشتیاق رکھنا:

جیسا کہ امیر المومنینؑ کے بارے میں ہے کہ آپ نے اپنے سینے کی طرف اشارہ کرکے اور ان سے ملاقات کے اشتیاق کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا:

"وھو لَمۡ یُولَدۡ بَعۡدُ"

"وہ ابھی تک پیدا نہیں ہوئے۔"[1]

21۔ اکیسواں عمل:۔

لوگوں کو امامؑ اور ان کے آباء طاہرین کی معرفت اور خدمت کی دعوت دینا۔

الکافی میں سلمان بن خالد سے مروی ہے کہ میں نے امامؑ سے عرض کیا کہ میرے گھر والے میری بات مانتے ہیں کیا میں انہیں اس امر کی دعوت دوں؟

فرمایا: ہاں بے شک اللہ اپنی کتاب میں فرماتا ہے:

"يَاأَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قُوا أَنْفُسَكُمْ وَأَهْلِيكُمْ نَارًا وَقُودُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ"[2]

---

[1] غیبۃ النعمانی 214، بحار الانوار 51/115ح14

[2] سورۃ تحریم 6، الکافی 2/211ح1

"اے ایمان والو! خود کو اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔"

22۔ بائیسواں عمل:۔

اذیت پر صبر کرنا:

سختیوں، امامؑ کے دشمن کی جانب سے جھٹلائے جانے، اذیت پہنچائے جانے اور ان کی طرف سے ملامت پر صبر کرنا۔

کتاب کمال الدین میں سید الشہداء سے مروی ہے کہ فرمایا:

"آگاہ ہو جاؤ کہ زمانہ غیبت میں اذیتوں اور جھٹلائے جانے پر صبر کرنے والا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مل کر تلوار سے جہاد کرنے والے کے برابر ہے۔"[1]

23۔ تیئیسواں عمل:۔

اعمال صالحہ کا ہدیہ:

امام علیہ السلام کی خدمت میں اعمال صالحہ کا ثواب ہدیہ کرنا جیسے تلاوت قرآن وغیرہ۔

---

[1] کمال الدین 1/ 317ح3

24۔ چوبیسواں عمل:۔

امامؑ کی زیارت بجالانا:

یہ آخری دو عمل فقط امام زمانہؑ کے ساتھ ہی مختص نہیں بلکہ یہ تمام آئمہؑ کی شان میں وارد ہوئے ہیں۔

25۔ پچیسواں عمل:۔

امامؑ کے جلد از جلد ظہور کی دعا کرنا اور امامؑ کے لیے اللہ سے فتح و نصرت طلب کرنا۔

اس عمل کے بہت زیادہ فوائد ہیں۔ یہ سب اعمال میں نے آئمہ کی روایات سے اپنی فارسی کتاب "ابواب الجنات آداب الجمعات" میں جمع کیے ہیں اور عربی کتاب مکیال المکارم کے باب فوائد الدعاء للقائم میں ذکر کیے ہیں۔

الاحتجاج میں حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف سے مروی ایک توقیع مبارک میں نقل ہے کہ فرمایا:

وَ أَكْثِرُوا اَلدُّعَاءَ بِتَعْجِيلِ اَلْفَرَجِ فَإِنَّ ذَلِكَ فَرَجُكُمْ [1]

"ظہور میں تعجیل کے لیے کثرت سے دعا کیا کرو کیونکہ اس میں تمہارے لیے کشائش ہے۔"

---

[1] الاحتجاج 2/284

اور حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا:

وَ اَللّٰهِ لَيَغِيبَنَّ غَيْبَةً لاَ يَنْجُو فِيهَا مِنَ اَلْهَلَكَةِ إِلاَّ مَنْ ثَبَّتَهُ اَللّٰهُ عَزَّ وَ جَلَّ عَلَى اَلْقَوْلِ بِإِمَامَتِهِ وَ وَفَّقَهُ فِيهَا لِلدُّعَاءِ بِتَعْجِيلِ فَرَجِهِ [1]

"خدا کی قسم وہ اتنا عرصہ غائب رہیں گے کہ جس میں ہلاکت سے صرف وہی بچے گا جسے اللہ تعالی ان کی امامت پر ثابت قدم رکھے گا۔ اور اسے تعجیل فرج کی دعا کی توفیق عطا فرمائے گا۔"

---

[1] کمال الدین 2/348 ضمن حدیث 1

فصل اول

بعض دعائیں اور زیارات

آئمہ معصومینؑ سے امام مہدیؑ سے مختص بہت سی دعائیں وارد ہوئی ہیں ۔اس مختصر کتاب میں ان میں سے پانچ دعائیں ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

پہلی دعا:۔

الفقیہ میں امام محمد تقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا:
فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد یوں کہو:

"رَضَیْتُ باللہ رَبّاً وَبالإسلام دِیناً وَبِالقُرآنِ کِتاباً وَبعَلیّ عَلَیه السلام وَلیّاً والحَسَنِ وَالحُسینِ وعَلیّ بن الحُسین وَمُحمّدِ بنِ علیّ وَجَعفَرِ بنِ مُحمّدٍ وَمُوسی بنِ جعفر وعَلیّ بنِ موسی وَمُحمّدِ بن عَلیّ، وَعلیّ بنِ مُحمّدٍ وَالحَسنِ بن علیّ وَالحُجّةِ بنِ الحَسَنِ بنِ عَلِیّ عَلَیهِم السلامُ أئمَّةً. اَللهمّ وَلیَّكَ الحُجّةَ فاحفَظهُ مِنْ بَینِ یَدیهِ وَمِن خَلفِهِ وَعَن یَمینِه وَعَنْ شِمالِهِ وَمِن فَوقهِ وَمِن تَحتِهِ وامدُد لهُ فی عُمره وَاجْعَلهُ القائمَ بِأَمرِكَ المُنْتصِرَ لِدینِكَ وأرِه ما یُحِبُّ وَتقِرُّ بهِ عَیْنُهُ فی نَفْسِهِ وَذُرّیتِهِ وَفی أهلِهِ وَمالِه وَفی شیعَتِه

وَفی عَدوِہ وَأرِھم منہُ ما یَحذَرونَ وأَرہِ فیہِم ما یُحِبَ وَتقرُّ بہِ عینُہُ واشفِ بِہِ صُدورَنا وَصدُورَ قَومٍ مُؤمنین "[1]

دوسری دعا:۔

مکارم الاخلاق میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ یہ دعا ہر فریضہ نماز کے بعد پڑھی جائے:

اللّھمَّ صَلّ عَلَی مُحمّدٍ وآلِ مُحَمّدٍ، اللّھُمّ إنَّ رَسولَکَ الصادِقَ المُصدَّقَ الأمینَ صَلَواتُکَ عَلیہِ وَآلِہ قالَ: إنَّک قُلتَ تَبارَکتَ وَتَعالَیتَ ما تَرَدّدَتُ فی شَیءٍ أنا فاعِلُہ کَتَرَدّدی فی قَبضِ روحِ عَبدیَ المُؤمِن یکرہُ المَوتَ وأنا أکرہُ مَساءَتَہُ.

اللّھمّ فَصَلِّ علی مُحمّدٍ وَآلِ مُحمّدٍ وَعَجّل لِوَلیِّکَ الفَرجَ وَالراحَۃَ وَالنصرَ والکَرامَۃَ والعافیَۃَ ولا تَسُؤنی فی نَفسی وَلا فی أَحدٍ مِن أَحِبَّتی[2]

تیسری دعا:۔

جمال الاسبوع میں امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آپ حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے لیے یہ دعا فرماتے تھے۔ اور اس دعا کا کوئی وقت

[1] من لا یحضرہ الفقیہ: 1؛ 381/

[2] مکارم الاخلاق: 284

مقرر نہیں ہے بلکہ کسی بھی وقت پڑھی جا سکتی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ آپ یہ دعا پڑھتے وقت مجھے فراموش نہیں کریں گے۔

اَللّٰھمَّ صَلِ عَلی مُحمّدٍ وَآل مُحمّد وادفَع عَنْ وَلیّكَ وَخَلیفَتِكَ وَحُجَّتِكَ على خَلْقِكَ وَلِسانِكَ المُعَبّرِ عَنْكَ بإذْنِكَ الناطِقِ بِحكمَتِكَ وَعَينِكَ الناظِرةِ فی بَرِیّتِكَ وَشاهِدكَ على عبادك الجَحجاح المجاهد المُجتهد عَبْدِكَ العائِذِ بِكَ.

اللّھمّ وَاَعِذْهُ مِنُ شَرّ ما خَلَقْتَ وَذَرأت وَبرأتَ وَأنشأتَ وَصَوَّرتَ، وَاحفظهُ مِنْ بَينِ يَديهِ وَمِن خَلفِهِ وَعَن يَمينِهِ وَعَنْ شِمالِهِ وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحتِهِ بِحِفْظِكَ الّذی لا يضيع مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ وَاحفَظْ فِيهِ رِسولَكَ وَوَصیّ رَسولَكَ وَآباءَه ائِمّتَكَ وَدَعائِمَ دِينِكَ صَلَواتُكَ عَلَيْهِم اَجْمَعِينَ، وَاجْعَلْهُ فی وَديعَتكَ الّتی لا تَضيعُ وَفی جِوارِكَ الّذی لا يُخْفَرُ وفی مَنْعِكَ وَعِزّكَ الّذی لا يُقْهَرُ.

اللّھمَّ وَآمِنْهُ بِأمانِكَ الوَثيقِ الَّذی لا يُخْذَلُ مَن اَمِنْتَهُ بِهِ وَاجْعَلْهُ فی كَنَفِكَ الّذی لا يُضامُ مَن كانَ فيهِ، وَانْصُرهُ بِنَصرِكَ العَزيزِ وَاَيّدْهُ بِجُنْدِكَ الغالِبِ وَقَوِّهِ بِقُوَّتِكَ وَأَرْدِفْهُ بِملائِكَتِكَ.

اللّھُمَّ والِ مَنْ والاهُ وَعادِ مَنْ عاداهُ وألْبِسْهُ دِرعَكَ الحَصِينَةَ وحُفَّهُ بِالملائكَةِ حَفّاً.

اللّٰهُمَّ وبَلِغْهُ اَفْضَلَ ما بَلَّغْتَ القائِمينَ بِقِسْطِكَ مِنْ أتباعِ النَّبِيِّينَ.

اللّٰهُمَّ اشْعَبْ بِهِ الصَّدْعَ وَارْتُقْ بِهِ الفَتْقَ وَأَمِتْ بِهِ الجَوْرَ وَأَظهِرْ بِهِ العَدْلَ وَزَيِّنْ بِطُولِ بَقائِهِ الأرْضَ، وَاَيِّدْهُ بِالنصرِ وَانصُرْهُ بِالرُعْبِ وَافْتَحْ لَهُ فَتحاً يَسيْراً، وَاجْعَلْ لَهُ مِن لَدُنْكَ عَلى عَدُوِّكَ وَعَدُوِّهِ سُلطاناً نَصِيْراً.

اللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ القائِمَ المنتظر وَالإمامَ الَّذى بِهِ تُنْتَصَرُ وَأيِّدْهُ بِنَصرٍ عَزيزٍ وَفتحٍ قَريبٍ وَوَرِّثْهُ مَشارِقَ الأَرْضِ وَمغارِبَها اللاّتِي بارَكْتَ فيها وَأحْيِ بِهِ سُنَّةَ نَبيِّكَ صَلَواتُكَ عَلَيهِ وَآلِهِ حَتّى لا يَسْتَخْفِيَ بِشَيءٍ مِنَ الحَقِّ مَخافَةَ أحدٍ مِنَ الخَلْق، وَقَوِّ ناصِرَهُ وَاخْذُلْ خاذِلَهُ وَدَمْدِمْ عَلى مَن نَصَبَ لَهُ وَدَمِّرْ على مَنْ غَشَّهُ.

اللّٰهُمَّ وَاقْتُل بِهِ جَبابِرَةَ الكُفْرِ وَعُمَدَهُ وَدَعائِمَهُ وَالقُوّامَ بِهِ وَاقصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلالَةِ وَشارِعَةَ البِدْعَةِ وَمُمِيتَةَ السُّنَّةِ وَمُقوِّيَةَ الباطل وَأذلِلْ بِهِ الجَبّارِينَ وَأَبِرْ بِه الكافِرينَ وَالمُنافِقِينَ وَجَمِيعَ المُلحِدِينَ حَيْثُ كانُوا وَأينَ كانوا مِنْ مَشارِقِ الأرْضِ وَمَغارِبِها وَبرِّها وَبَحْرِها وَسَهْلِها وَجَبلِها حَتّى لا تَدَعَ مِنْهُمْ دَيّاراً أوَلا تُبقىَ لَهُمْ آثاراً.

اَللّٰهُمَّ وَطَهِّرْ مِنْهُمْ بِلَادَكَ وَاشْفِ مِنهُمْ عِبادَكَ وَاَعِزَّ بِهِ المُؤمنينَ وَاَحْيِ بِهِ سُنَنَ المُرسَلينَ وَدارِسَ حِكَمِ النَّبِيِّنَ وَجَدِّد بِهِ ما مُحِيَ

مِن دِينِكَ وَبُدِّلَ مِن حُكْمِكَ حَتَى تُعِيدَ دِينَكَ بِهِ وَعَلى يَدَيهِ غَضّاً جَدِيداً صَحِيحاً مَحْضاً لا عِوَجَ فيهِ وَلا بِدْعَةَ مَعَهُ حَتّى تُنِيرَ بعَدْلِهِ ظُلَمَ الجَورِ وَتُطفِىءَ بِهِ نِيرانَ الكُفرِ وَتُظهِرَ بِهِ مَعاقِدَ الحَقِ وَمجهُولَ العَدْلِ وَتوضِحَ بِهِ مُشكِلاتِ الحُكْمِ.

اَللّهمَّ وَإِنّهُ عَبدُكَ الّذِى استَخلَصْتَهُ لِنَفسِكَ وَاصْطفَيتَهُ مِنْ خَلْقِكَ واصْطَفَيتَهُ على عِبادِك وَائْتَمَنْتَهُ عَلَى غيبِكَ وَعَصَمتَهُ مِنَ الذّنوبِ وبرّأْتَهُ مِنَ العُيُوبِ وَطَهّرتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَصَرَفتَهُ عَنِ الدّنَس وَسَلَّمْتَهُ مِنَ الرّيْبِ.

اَللّهُمَ فَإنّا نَشْهَدُ لَهُ يَوْمَ القِيامَةِ وَيومَ حُلُولِ الطّامّةِ اَنَّهُ لَمْ يُذْنِبْ ذَنْباً وَلَمْ يَأتِ حُوباً وَلَمْ يَرتَكِبْ لَكَ مَعصِيةً وَلَمْ يُضيِّعْ لَكَ طاعَةً وَلَم يَهْتِكْ لَكَ حُرْمَةً وَلَمْ يُبدِّلْ لَكَ فَرِيضَةً ولَمْ يُغيرْ لَكَ شَرِيعةً وَإنّهُ الإمامُ التَقِيُ الهادِيُ المَهْدِيُ الطاهِرُ التَّقى الوَفِيُ الرَضِيُ الزكِيُ.

اللّهمَ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلى آبائِهِ وَاَعطِهِ فِي نَفسِهِ وَوَلدِهِ وَاَهْلِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَاُمَّتِهِ وَجَميعِ رَعِيَّتِه ما تُقِرُّ بِهِ عَينَهُ وَتُسِرُّ بِهِ نَفسَهُ وَتُجمعُ لَهُ مُلْكَ المَمْلَكاتِ كُلِّها قَرِيبها وَبَعِيدهَا وَعَزِيزِها وَذَلِيلِها حَتّى يَجْرِىَ حُكْمُهُ على كُلِّ حُكْمٍ وَيَغْلِبَ بِحَقِّهِ عَلَى كُلِّ باطِلٍ.

اللّٰهُمَّ وَاسْلُكْ بِنا عَلى يَدَيْهِ مِنْهاجَ الْهُدَى وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمى وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطى الَّتى يَرجِعُ اِلَيها الغالِي وَيَلحَقُ بها التّالِي.

اللّٰهُمّ وَقَوِّنا عَلَى طاعَتِهِ وَثَبِّتْنا عَلَى مُشايَعَتِهِ وَامْنُنْ عَلَينا بِمُتابَعَتِهِ وَاجْعَلْنا فِي حِزْبِهِ القَوّامِينَ بِأَمرِه الصَّابِرِينَ مَعَهُ الطَّالِبِين رِضَاكَ بِمُناصَحَتِهِ حَتّى تَحْشُرَنا يَوْمَ القِيامَةِ فِي اَنْصارِه وَاَعْوانِهِ وَمُقَوِّيَة سُلْطانِهِ.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلى مُحمّدٍ وَآلِ مُحَمّد وَاجْعَلْ ذلِكَ كُلَّهُ مِنَّا لَكَ خالِصاً مِنْ كُلِ شَكٍ وَشُبْهَةٍ وَرِياءٍ وَسُمْعَةٍ حَتّى لانعْتَمِدَ بِهِ غَيْرَكَ وَلا نَطْلُبَ بِهِ اِلاّ وَجْهَكَ وَحتّى تُحِلَّناَ مَحِلَّهُ وَتَجْعَلنا فِي الجَنّةِ مَعَهُ وَلَا تَبْتَلِنا فِي أمرِه بِالسَّأمَةِ وَالكَسَلِ وَالفَتْرَةِ وَالفَشَلِ، وَاجْعَلْنا مِمَّن تَنْتَصِرُ بِهِ لِدِينكَ وَتُعِزُّ بِهِ نَصرَ وَلِيّكَ وَلا تَسْتَبْدِلْ بِنا غيْرَنا فَإنَّ اسْتِبْدالَكَ بنا غَيْرَنا عَلَيْكَ يَسير وَهُوَ عَلَيْنا كَبِيرٌ اِنَّكَ عَلى كُلّ شَيء قَدِيرٌ.

اللّٰهُمَّ وَصَلِّ على وُلاةِ عُهودِهِ وبَلِّغْهُم آمالَهُمْ وَزِدْ فى آجالِهِمْ وَانْصُرْهُمْ وَتَمِّمْ لَهُ ما اَسْنَدْتَ اِلَيهِمْ مِنْ اَمْرِ دينِكَ وَاجعَلْنا لَهُم اَعْواناً وَعَلى دِينِكَ أنصاراً وَصلِّ عَلى آبائِهِ الطّاهِرِينَ الأئِمَّةِ الرّاشِدِيْنَ.

اللّٰهُمَّ فَاِنَّهُمْ مَعادِنُ كَلِماتِكَ وَخزّانُ عِلْمِكَ وَوُلاةُ اَمْرِكَ وَخالِصَتُكَ مِنْ عِبادِكَ وَخِيَرتِكَ مِنْ خَلْقِكَ واَوْلِيائِكَ وَسَلائِلِ أوْليائِكَ وَصَفوَتِكَ وَاَولادِ اصْفِيائِكَ صَلَواتُكَ وَرَحمتُكَ وبَرَكاتُكَ عَلَيْهِمْ اَجْمَعِينَ.

اللّهُمّ وَشُركاؤُهُ فی أَمْرِهِ وَمُعاوِنُوهُ عَلى طاعتِكَ الذينَ جَعَلتَهُمْ حِصْنَهُ وسِلاحَهُ وَمفزَعَهُ وأُنسَهُ الّذينَ سَلَوْا عَنِ الأَهْلِ وَالاَوْلادِ وتجافَوا الوَطنَ وَعَطَّلُوا الوَثيرَ مِنَ المِهادِ قَدْ رَفَضُوا تِجاراتِهِم وَاَضَرُّوا بِمعايِشِهِمْ وفُقِدُوا فی اَندِيَتِهِمْ بغيْرِ غَيبةٍ عَن مِصرِهِم وحالَفُوا البَعيدَ مِمَّنْ عاضَدَهُم عَلى اَمْرِهِمْ وَخالَفُوا القَريبَ مِمَنْ صَدَّ عَن وِجْهَتِهِمْ وَائتَلَفُوا بَعْدَ التَّدابُر وَالتقاطُعِ فی دَهْرِهِمْ وَقطَعُوا الأَسبابَ المُتَّصِلَةِ بِعاجِلِ حُطامٍ مِنَ الدّنيا، فَاجعَلْهُم اللّهُمَّ فی حِرْزِكَ وَفی ظِلّ كَنَفِكَ وَرُدَّ عَنْهُمْ بَأسَ مَن قَصَدَ اِلَيْهِمْ بِالْعَداوَةِ مِنْ خَلْقِكَ وَاَجزِلْ لَهُمْ مِنْ دَعْوَتِكَ مِن كِفايَتِكَ وَمعُونَتِكَ لَهُمْ وَتَأييدِكَ وَنَصْرِك ايّاهُمْ ما تُعينُهُمْ بِهِ عَلى طاعَتِكَ وَاَزْهِقْ بِحَقّهِمْ باطِلَ مَن أرادَ اِطْفاءَ نُورِكَ وصلِّ عَلى مُحَمَّدٍ وَآلِهِ وَاملأْ بِهِمْ كُلَّ أفُقٍ مِنَ الآفاقِ وَقُطرٍ منَ الأَقْطارِ قِسْطاً وَعَدْلاً وَرَحْمَةً وَفَضْلاً وَاشْكُرْ لَهُمْ على حَسَبِ كَرَمِكَ وَجُودِكَ وما مَنَنْتَ بِهِ على القائِمينَ بِالْقِسْطِ مِنْ عِبادِكَ وادَّخِرْ
لَهُمْ مِنْ ثَوابِكَ ماتَرفَعُ لَهُمْ بِهِ الدَّرَجاتِ إِنَّكَ تَفْعَلُ ما تَشاءُ وتَحْكُمُ ما تُرِيدُ آمِينَ رَبَّ العالَمِين[1]

---

[1] جمال الاسبوع: ص513

چوتھی دعا:۔

وہ صلوات پڑھنا کہ جو جمال الاسبوع میں اور بحار الانوار میں وارد ہوئی ہے

اور یہ دعا اور صلوات دونوں پر مشتمل ہے:

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ وَخَاتَمِ النَّبِيِّينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ الْمُنْتَجَبِ فِي الْمِيثَاقِ الْمُصْطَفَى فِي الظِّلاَلِ الْمُطَهَّرِ مِنْ كُلِّ آفَةٍ الْبَرِيءِ مِنْ كُلِّ عَيْبٍ الْمُؤَمَّلِ لِلنَّجَاةِ الْمُرْتَجَى لِلشَّفَاعَةِ الْمُفَوَّضِ إِلَيْهِ دِينُ اللَّهِ.

اللَّهُمَّ شَرِّفْ بُنْيَانَهُ وَعَظِّمْ بُرْهَانَهُ وَأَفْلِجْ حُجَّتَهُ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ وَأَضِئْ نُورَهُ وَبَيِّضْ وَجْهَهُ وَأَعْطِهِ الْفَضْلَ وَالْفَضِيلَةَ وَالْمَنْزِلَةَ وَالْوَسِيلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَاماً مَحْمُوداً يَغْبِطُهُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ.

وَصَلِّ عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَقَائِدِ الْغُرِّ الْمُحَجَّلِينَ وَسَيِّدِ الْوَصِيِّينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى جَعْفَرِ بْنِ مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى مُوسَى بْنِ جَعْفَرٍ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُوسَى إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

وَصَلِّ عَلَى الْخَلَفِ الْهَادِي الْمَهْدِيِّ إِمَامِ الْمُؤْمِنِينَ وَوَارِثِ الْمُرْسَلِينَ وَحُجَّةِ رَبِّ الْعَالَمِينَ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَأَهْلِ بَيْتِهِ الْأَئِمَّةِ الْهَادِينَ الْعُلَمَاءِ الصَّادِقِينَ الْأَبْرَارِ الْمُتَّقِينَ دَعَائِمِ دِينِكَ وَأَرْكَانِ تَوْحِيدِكَ وَتَرَاجِمَةِ وَحْيِكَ وَحُجَجِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَخُلَفَائِكَ فِي أَرْضِكَ الَّذِينَ اخْتَرْتَهُمْ لِنَفْسِكَ وَاصْطَفَيْتَهُمْ عَلَى عِبَادِكَ وَارْتَضَيْتَهُمْ لِدِينِكَ وَخَصَصْتَهُمْ بِمَعْرِفَتِكَ وَجَلَّلْتَهُمْ بِكَرَامَتِكَ وَغَشَّيْتَهُمْ بِرَحْمَتِكَ وَرَبَّيْتَهُمْ بِنِعْمَتِكَ وَغَذَّيْتَهُمْ بِحِكْمَتِكَ وَأَلْبَسْتَهُمْ نُورَكَ وَرَفَعْتَهُمْ فِي مَلَكُوتِكَ وَحَفَفْتَهُمْ بِمَلاَئِكَتِكَ وَشَرَّفْتَهُمْ بِنَبِيِّكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَيْهِمْ صَلاَةً زَاكِيَةً نَامِيَةً كَثِيرَةً دَائِمَةً طَيِّبَةً لاَ يُحِيطُ بِهَا إِلاَّ أَنْتَ وَلاَ يَسَعُهَا إِلاَّ عِلْمُكَ وَلاَ يُحْصِيهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ.

اللَّهُمَّ وَصَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ الْمُحْيِي سُنَّتَكَ الْقَائِمِ بِأَمْرِكَ الدَّاعِي إِلَيْكَ الدَّلِيلِ عَلَيْكَ، حُجَّتِكَ عَلَى خَلْقِكَ وَخَلِيفَتِكَ فِي أَرْضِكَ وَشَاهِدِكَ عَلَى عِبَادِكَ.

اللَّهُمَّ أَعِزَّ نَصْرَهُ وَمُدَّ فِي عُمْرِهِ وَزَيِّنِ الْأَرْضَ بِطُولِ بَقَائِهِ.

اللَّهُمَّ اكْفِهِ بَغْيَ الْحَاسِدِينَ وَأَعِذْهُ مِنْ شَرِّ الْكَائِدِينَ وَازْجُرْ عَنْهُ إِرَادَةَ الظَّالِمِينَ وَخَلِّصْهُ مِنْ أَيْدِي الْجَبَّارِينَ.

اللَّهُمَّ أَعْطِهِ فِي نَفْسِهِ وَذُرِّيَّتِهِ وَشِيعَتِهِ وَرَعِيَّتِهِ وَخَاصَّتِهِ وَعَامَّتِهِ وَعَدُوِّهِ وَجَمِيعِ أَهْلِ الدُّنْيَا مَا تُقِرُّ بِهِ عَيْنَهُ وَتَسُرُّ بِهِ نَفْسَهُ وَبَلِّغْهُ أَفْضَلَ مَا أَمَّلَهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اللَّهُمَّ جَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحَى (مُحِيَ) مِنْ دِينِكَ وَأَحْيِ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ كِتَابِكَ وَأَظْهِرْ بِهِ مَا غُيِّرَ مِنْ حُكْمِكَ حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيداً خَالِصاً مُخْلَصاً لاَ شَكَّ فِيهِ وَلاَ شُبْهَةَ مَعَهُ وَلاَ بَاطِلَ عِنْدَهُ وَلاَ بِدْعَةَ لَدَيْهِ.

اللَّهُمَّ نَوِّرْ بِنُورِهِ كُلَّ ظُلْمَةٍ وَهُدَّ بِرُكْنِهِ كُلَّ بِدْعَةٍ وَاهْدِمْ بِعِزِّهِ كُلَّ ضَلاَلَةٍ وَاقْصِمْ بِهِ كُلَّ جَبَّارٍ وَأَخْمِدْ بِسَيْفِهِ كُلَّ نَارٍ وَأَهْلِكْ بِعَدْلِهِ جَوْرَ كُلِّ جَائِرٍ وَأَجْرِ حُكْمَهُ عَلَى كُلِّ حُكْمٍ وَأَذِلَّ بِسُلْطَانِهِ كُلَّ سُلْطَانٍ.

اللَّهُمَّ أَذِلَّ كُلَّ مَنْ نَاوَاهُ وَأَهْلِكْ كُلَّ مَنْ عَادَاهُ وَامْكُرْ بِمَنْ كَادَهُ وَاسْتَأْصِلْ مَنْ جَحَدَهُ حَقَّهُ وَاسْتَهَانَ بِأَمْرِهِ وَسَعَى فِي إِطْفَاءِ نُورِهِ وَأَرَادَ إِخْمَادَ ذِكْرِهِ.

اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ الْمُصْطَفَى وَعَلِيٍّ الْمُرْتَضَى وَفَاطِمَةَ الزَّهْرَاءِ وَالْحَسَنِ الرِّضَا وَالْحُسَيْنِ الْمُصَفَّى وَجَمِيعِ الْأَوْصِيَاءِ مَصَابِيحِ الدُّجَى وَأَعْلاَمِ الْهُدَى وَمَنَارِ التُّقَى وَالْعُرْوَةِ الْوُثْقَى وَالْحَبْلِ الْمَتِينِ وَالصِّرَاطِ الْمُسْتَقِيمِ.

وَصَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَوُلاَةِ عَهْدِكَ وَالْأَئِمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ وَمُدَّ فِي أَعْمَارِهِمْ وَزِدْ فِي آجَالِهِمْ وَبَلِّغْهُمْ أَقْصَى آمَالِهِمْ دِيناً وَدُنْيَا وَآخِرَةً إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٍ[1]

پانچویں دعا:۔

وہ دعا کہ جسے النجم الثاقب میں ہر وقت خصوصاماہ رمضان مبارک اور بالخصوص تئیسویں کی شب میں پڑھنے کے لیے ذکر کیا گیا ہے:

اللّهُمّ كُنْ لِوَلِيِّكَ القائِمِ بِأمرِكَ الحُجَّةِ بْنِ الحَسَنِ المهْدِيّ عَلَيه وَعَلَى آبائِهِ أفضَلُ الصَّلَواةِ والسَّلامِ فِي هذِهِ السَّاعَةِ وَفِي كُلِّ سَاعَةٍ وَلِيّاً وَحافِظاً وَقَائِداً وَنَاصِراً وَدَلِيلاً وَمُؤَيِّداً حَتّى تُسْكِنَهُ أرْضَكَ طَوْعاً وَتُمَتِّعَهُ فِيها طَولاً وَعَرْضاً وَتَجْعَلَهُ وَذُرِّيَتَهُ مِنَ الأئِمَّةِ الوارِثين.

اللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ وَاجْعَلِ النَصْرَ مِنْكَ لَهُ وَعَلَى يَدِهِ وَاجْعَلِ النَّصْرَ لَهُ وَالفَتحَ عَلى وَجْهِهِ وَلاَ تُوَجِّهِ الأمرَ إلَى غَيْرِهِ.

اللّٰهُمَّ اَظْهِرْ بِهِ دِينَكَ وَسُنَّةَ نَبِيِّكَ حَتَّى لاَيَسْتَخْفِيَ بِشَيءٍ مِنَ الحَقِّ مَخافَةَ أَحَدٍ مِنَ الخَلْقِ.

[1] جمال الاسبوع:500، بحارالانوار:94/ 2081، النجم الثاقب:434

اللّٰهُمَّ إنّی أرْغَبُ إلَيكَ فِي دَولَةٍ كَرِيمَةٍ تُعِزُّ بِهَا الإسلاَمَ وأهلَهُ وَتُذِلّ بها النِّفاقَ وَأهلَهُ وَتَجْعَلُنا فِيها مِنَ الدُعَاةِ إلى طَاعَتِكَ وَالقَادَةِ إلَى سَبِيلِكَ وَآتِنا فِي الدُّنيا حَسَنة وَفِي الآخِرَةِ حَسَنةً وَقِنا عَذَابَ النَّارِ واجْمَعْ لَنَا خَيرَ الدَّارَيْنِ واقْضِ عَنّا جَمِيعَ مَا تُحِبُّ فِيهِما وَاجْعَلْ لَنَا فِي ذلِكَ الخِيَرَةَ بِرَحمَتِكَ وَمَنِّكَ فِي عَافِيَةٍ آمين رَبَّ العَالَمِينَ وَزِدْنا مِن فَضْلِكَ وَيَدِكَ الملْأَى فَإنَّ كُلّ مُعْطٍ يَنقُصُ مِنْ مُلْكِهِ وَعَطَاؤُكِ يَزِيدُ فِي مُلْكِكَ۔

زیارت:

احتجاج میں وارد ہوا ہے کہ حضرت صاحب الامرؑ نے اپنی ایک توقیع میں محمد بن عبد اللہ بن جعفر الحمیری سے فرمایا:

"جب تم ہمارے ذریعے خدا اور ہماری طرف متوجہ ہونا چاہو تو اسی طرح کہو جس طرح اللہ تعالی نے فرمایا ہے:

سَلاَمٌ عَلَى آلِ يس السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا دَاعِيَ اللّٰهِ وَرَبَّانِيَّ آيَاتِهِ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا بَابَ اللّٰهِ وَدَيَّانَ دِينِهِ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا خَلِيفَةَ اللّٰهِ وَنَاصِرَ حَقِّهِ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللّٰهِ وَدَلِيلَ إرَادَتِهِ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا تَالِيَ كِتَابِ اللّٰهِ وَتَرْجُمَانَهُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ فِي آنَاءِ لَيْلِكَ وَأَطْرَافِ نَهَارِكَ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا بَقِيَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مِيثَاقَ اللَّهِ الَّذِي أَخَذَهُ وَوَكَّدَهُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا وَعْدَ اللَّهِ الَّذِي ضَمِنَهُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْعَلَمُ الْمَنْصُوبُ وَالْعِلْمُ الْمَصْبُوبُ وَالْغَوْثُ وَالرَّحْمَةُ الْوَاسِعَةُ وَعْداً غَيْرَ مَكْذُوبٍ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تَقُومُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْعُدُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تَقْرَأُ وَتُبَيِّنُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تُصَلِّي وَتَقْنُتُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تَرْكَعُ وَتَسْجُدُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تُهَلِّلُ وَتُكَبِّرُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تَحْمَدُ وَتَسْتَغْفِرُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ حِينَ تُصْبِحُ وَتُمْسِي

السَّلاَمُ عَلَيْكَ فِي اللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى

السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْإِمَامُ الْمَأْمُونُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُقَدَّمُ الْمَأْمُولُ

السَّلاَمُ عَلَيْكَ بِجَوَامِعِ السَّلاَمِ

أُشْهِدُكَ يَا مَوْلاَيَ أَنِّي أَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ لاَ حَبِيبَ إِلاَّ هُوَ وَأَهْلُهُ.

وَأُشْهِدُكَ يَا مَوْلاَيَ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ حُجَّتُهُ، وَالْحَسَنَ حُجَّتُهُ، وَالْحُسَيْنَ حُجَّتُهُ، وَعَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ حُجَّتُهُ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَجَعْفَرَ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَمُوسَى بْنَ جَعْفَرٍ حُجَّتُهُ، وَعَلِيَّ بْنَ مُوسَى حُجَّتُهُ، وَمُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ، وَعَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ حُجَّتُهُ، وَالْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ حُجَّتُهُ.

وَأَشْهَدُ أَنَّكَ حُجَّةُ اللّٰهِ، أَنْتُمُ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَأَنَّ رَجْعَتَكُمْ حَقٌّ لاَ رَيْبَ فِيهَا يَوْمَ لاَ يَنْفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً وَأَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَأَنَّ نَاكِراً وَنَكِيراً حَقٌّ.

وَأَشْهَدُ أَنَّ النَّشْرَ حَقٌّ وَالْبَعْثَ حَقٌّ وَأَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَالْمِرْصَادَ حَقٌّ وَالْمِيزَانَ حَقٌّ وَالْحَشْرَ حَقٌّ وَالْحِسَابَ حَقٌّ وَالْجَنَّةَ وَالنَّارَ حَقٌّ وَالْوَعْدَ وَالْوَعِيدَ بِهِمَا حَقٌّ.

يَا مَوْلاَيَ، شَقِيَ مَنْ خَالَفَكُمْ وَسَعِدَ مَنْ أَطَاعَكُمْ فَاشْهَدْ عَلَى مَا أَشْهَدْتُكَ عَلَيْهِ وَأَنَا وَلِيٌّ لَكَ بَرِيءٌ مِنْ عَدُوِّكَ فَالْحَقُّ مَا رَضِيتُمُوهُ وَالْبَاطِلُ مَا أَسْخَطْتُمُوهُ وَالْمَعْرُوفُ مَا أَمَرْتُمْ بِهِ وَالْمُنْكَرُ مَا نَهَيْتُمْ عَنْهُ فَنَفْسِي مُؤْمِنَةٌ بِاللّٰهِ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ وَبِرَسُولِهِ وَبِأَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَبِكُمْ يَا مَوْلاَيَ أَوَّلِكُمْ وَآخِرِكُمْ وَنُصْرَتِي مُعَدَّةٌ لَكُمْ وَمَوَدَّتِي خَالِصَةٌ لَكُمْ آمِينَ آمِينَ

اور پھر زیارت کے بعد یہ دعا پڑھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ نَبِيِّ رَحْمَتِكَ وَكَلِمَةِ نُورِكَ وَأَنْ تَمْلَأَ قَلْبِي نُورَ الْيَقِينِ وَصَدْرِي نُورَ الْإِيمَانِ وَفِكْرِي نُورَ النِّيَّاتِ وَعَزْمِي نُورَ الْعِلْمِ وَقُوَّتِي نُورَ الْعَمَلِ وَلِسَانِي نُورَ الصِّدْقِ وَدِينِي نُورَ الْبَصَائِرِ مِنْ عِنْدِكَ وَبَصَرِي نُورَ الضِّيَاءِ وَسَمْعِي نُورَ الْحِكْمَةِ وَمَوَدَّتِي نُورَ الْمُوَالاَةِ لِمُحَمَّدٍ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ حَتَّى أَلْقَاكَ وَقَدْ وَفَيْتُ بِعَهْدِكَ وَمِيثَاقِكَ فيسعنى رَحْمَتُكَ يَا وَلِيُّ يَا حَمِيدُ.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ حُجَّتِكَ فِي أَرْضِكَ وَخَلِيفَتِكَ فِي بِلاَدِكَ وَالدَّاعِي إِلَى سَبِيلِكَ وَالْقَائِمِ بِقِسْطِكَ وَالثَّائِرِ بِأَمْرِكَ وَلِيِّ الْمُؤْمِنِينَ وَبَوَارِ الْكَافِرِينَ وَمُجَلِّي الظُّلْمَةِ وَمُنِيرِ الْحَقِّ وَالنَّاطِقِ بِالْحِكْمَةِ وَالصِّدْقِ وَكَلِمَتِكَ التَّامَّةِ فِي أَرْضِكَ الْمُرْتَقِبِ الْخَائِفِ وَالْوَلِيِّ النَّاصِحِ سَفِينَةِ النَّجَاةِ وَعَلَمِ الْهُدَى وَنُورِ أَبْصَارِ الْوَرَى وَخَيْرِ مَنْ تَقَمَّصَ وَارْتَدَى وَمُجَلِّي الْعَمَى (الْغَمَّاءِ) الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ عَدْلاً وَقِسْطاً كَمَا مُلِئَتْ ظُلْماً وَجَوْراً إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى وَلِيِّكَ وَابْنِ أَوْلِيَائِكَ الَّذِينَ فَرَضْتَ طَاعَتَهُمْ وَأَوْجَبْتَ حَقَّهُمْ وَأَذْهَبْتَ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهَّرْتَهُمْ تَطْهِيرا.

أَاللّٰهُمَّ انْصُرْهُ وَانْتَصِرْ بِهِ لِدِينِكَ وَانْصُرْ بِهِ أَوْلِيَاءَكَ وَأَوْلِيَاءَهُ وَشِيعَتَهُ وَأَنْصَارَهُ وَاجْعَلْنَا مِنْهُمْ.

اللّٰهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ كُلِّ بَاغٍ وَطَاغٍ وَمِنْ شَرِّ جَمِيعِ خَلْقِكَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ وَاحْرُسْهُ وَامْنَعْهُ مِنْ أَنْ يُوصَلَ إِلَيْهِ بِسُوءٍ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَآلَ رَسُولِكَ وَأَظْهِرْ بِهِ الْعَدْلَ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَاقْصِمْ قَاصِمِيهِ وَاقْصِمْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْتُلْ بِهِ الْكُفَّارَ وَالْمُنَافِقِينَ وَجَمِيعَ الْمُلْحِدِينَ حَيْثُ كَانُوا مِنْ مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا بَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَامْلَأْ بِهِ الْأَرْضَ عَدْلاً وَأَظْهِرْ بِهِ دِينَ نَبِيِّكَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْنِي اللّٰهُمَّ مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَتْبَاعِهِ وَشِيعَتِهِ وَأَرِنِي فِي آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ مَا يَأْمُلُونَ وَفِي عَدُوِّهِمْ مَا يَحْذَرُونَ إِلَهَ الْحَقِّ آمِينَ يَا ذَا الْجَلاَلِ وَالْإِكْرَامِ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ۔"

دعاعہد صغیر:

یہ دعا روزانہ نماز صبح کے بعد امام عجل اللہ فرجہ الشریف کی زیارت کے اعتبار سے پڑھنی چاہیے جو کہ بحار اور زاد المعاد میں یوں وارد ہوئی ہے:

اَللّٰهُمَّ بَلِّغْ مَوْلاَیَ صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَيِّهِمْ وَمَيِّتِهِمْ وَعَنْ وَالِدَيَّ وَوُلْدِی وَعَنِّي مِنَ الصَّلَوَاتِ وَالتَّحِيَّاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللّٰهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمُنْتَهَى رِضَاهُ وَعَدَدَ مَا أَحْصَاهُ كِتَابُهُ وَأَحَاطَ بِهِ عِلْمُهُ.

اللّٰهُمَّ (إِنِّي) أُجَدِّدُ لَهُ فِي هَذَا الْيَوْمِ وَفِي كُلِّ يَوْمٍ عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً فِي رَقَبَتِي.

اللّٰهُمَّ كَمَا شَرَّفْتَنِي بِهَذَا التَّشْرِيفِ وَفَضَّلْتَنِي بِهَذِهِ الْفَضِيلَةِ وَخَصَصْتَنِي بِهَذِهِ النِّعْمَةِ فَصَلِّ عَلَى مَوْلاَیَ وَسَيِّدِی صَاحِبِ الزَّمَانِ وَاجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَشْيَاعِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ طَائِعاً غَيْرَ مُكْرَهٍ فِي الصَّفِّ الَّذِی نَعَتَّ أَهْلَهُ فِي كِتَابِكَ فَقُلْتَ صَفّاً كَأَنَّهُمْ بُنْيَانٌ مَرْصُوصٌ عَلَى طَاعَتِكَ وَطَاعَةِ رَسُولِكَ وَآلِهِ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ. اللّٰهُمَّ هَذِهِ بَيْعَةٌ لَهُ فِي عُنُقِي إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ[1]

---

[1] زاد المعاد: ص322

نماز صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف:

کتاب جمال الاسبوع وغیرہ میں وارد ہوا ہے کہ بارگاہ خداوندی میں یہ دو رکعت نماز ہے جس کی ہر رکعت میں سورہ الحمد اور اخلاص کی تلاوت کرنی ہے اورالحمد میں إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

کا(100)سو مرتبہ تکرار کرنا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ اس نماز کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوات پڑھے۔

اور سید ابن طاؤس کی روایت کے مطابق اس کے بعد یہ دعا[1] پڑھے:

اللّٰهُمَّ عَظُمَ الْبَلاٰءُ وَبَرِحَ الْخَفَاءُ وَانْكَشَفَ الْغِطَاءُ وَضَاقَتِ الْأَرْضُ ومُنعت السَّمَاءُ وَإِلَيْكَ يَا رَبِّ الْمُشْتَكَى وَعَلَيْكَ الْمُعَوَّلُ فِي الشِّدَّةِ وَالرَّخَاءِ.

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ الَّذِينَ أَمَرْتَنَا بِطَاعَتِهِمْ وَعَجِّلِ اللّٰهُمَّ فَرَجَهُمْ بِقَائِمِهِمْ وَأَظْهِرْ إِعْزَازَهُ يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ اكْفِيَانِي فَإِنَّكُمَا كَافِيَايَ، يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ انْصُرَانِي فَإِنَّكُمَا نَاصِرَايَ، يَا مُحَمَّدُ يَا عَلِيُّ يَا عَلِيُّ يَا مُحَمَّدُ احْفَظَانِي فَإِنَّكُمَا حَافِظَايَ، يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ

---

[1] ایک روایۃ میں ہے کہ حضرت صاحب الامرؑ نے یہ دعا کسی کو تعلیم فرمائی تو اس کی برکت سے وہ قتل ہونے سے بچ گیا۔(مؤلف)

يَا مَوْلاَىَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ يَا مَوْلاَىَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ الْغَوْثَ الْغَوْثَ الْغَوْثَ أَدْرِكْنِي أَدْرِكْنِي الْأَمَانَ الْأَمَانَ الْأَمَانَ [1]

---

[1] جمال الاسبوع:280، بحارالانوار:91/190

فصل دوم

دعا برائے تعجیل ظہور امام مہدی (عجل اللہ فرجہ الشریف) کے فوائد

یہاں ہم حضرت صاحب الزمانؑ کے ظہور میں تعجیل کے لیے دعا کرنے کے فوائد ذکر کرتے ہیں۔

یہ فوائد مختلف آیات و روایات سے جمع کیے گئے ہیں جو کہ بہت زیادہ ہیں لیکن ہم یہاں صرف چودہ فوائد ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔

پہلا فائدہ:

اس سے عمر طولانی ہوتی ہے۔ جیسا کہ اس کتاب میں مذکور دوسری دعا میں وارد ہوا ہے جو کہ امام صادقؑ سے مروی ہے کہ یہ دعا ہر فریضہ نماز کے بعد پڑھی جانی چاہیے۔[1]

[1] مکارم الاخلاق 289۔۔۔۔اسی کتاب میں گزر چکی ہے۔

دوسرا فائدہ:

امام عجل اللہ فرجہ الشریف کا حق ادا کرنے کے طریقوں میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے ظہور میں تعجیل کے لیے دعا کی جائے۔ جیسا کہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام سے منقول ہے کہ:

وَ قَضَاءُ حُقُوقِ اَلْإِخْوَانِ أَشْرَفُ أَعْمَالِ اَلْمُتَّقِينَ[1]

"اپنے بھائیوں کے حقوق ادا کرنا متقین کے بہترین اعمال میں سے ہے۔"

بے شک امام عجل اللہ فرجہ الشریف سردار ہیں اور تمام مومنین سے افضل ہیں۔ پس ان کا حق ادا کرنا اعمال خیر میں سے اہم ترین اور افضل ترین عمل ہے۔

---

[1] بحارالانوار 74/229 ضمن حدیث 25

تیسرا فائدہ:

دعا رسول خدا کی شفاعت کے حصول کا سبب ہے جیسا کہ آپ ﷺ سے روایت کیا گیا ہے۔[1] اور بعض روایات میں یہ بھی ہے کہ یہ حضرت حجتؑ کی شفاعت کے حصول کا سبب ہے۔

چوتھا فائدہ:

امامؑ کے لیے دعا کرنے والے کو اللہ امامؑ کا مدد گار قرار دیتا ہے۔ کیونکہ مدد و نصرت کی اقسام میں سے ایک قسم دعا کرنا ہے۔ اور ان کی نصرت اللہ تعالی کی نصرت ہے۔ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ:

" وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُه "[2]

"اور اللہ اس کی ضرور مدد فرمائے گا جو ان کی مدد کرے گا۔"

پانچواں فائدہ:

اس سے امام عجل اللہ فرجہ الشریف مسرور ہوتے ہیں۔

---

[1] الخصال 196 ج 1 فرمایا: میں چار لوگوں کی بروز قیامت شفاعت کروں گا چاہے وہ تمام اہل زمین کے گناہ لے کے آئیں۔ میرے اہلبیتؑ کی مدد کرنے والا، وقت ضرورت ان کی حاجات پوری کرنے والا، اپنے دل و زبان سے ان سے محبت کرنے والا اور اپنے ہاتھ سے ان کا دفاع کرنے والا۔

[2] سورۃ حج 40

الکافی میں امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے:

"وَ مَا عُبِدَ اَللّٰهُ بِشَيْءٍ أَحَبَّ إِلَى اَللّٰهِ مِنْ إِدْخَالِ اَلسُّرُورِ عَلَى اَلْمُؤْمِنِ "[1]

"اللہ تعالی کو کوئی عبادت اتنی زیادہ پسند نہیں جتنا مومن کو مسرور کرنا پسند ہے۔"

چھٹا فائدہ:

اس دعا کی بدولت حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف بھی اس دعا کرنے والے کے لیے دعا فرماتے ہیں۔ یہ بات بہت سی روایات میں موجود ہے۔[2]

ساتواں فائدہ:

حضرت حجت عجل اللہ فرجہ الشریف کے لیے دعا کرنے سے تمام مومنین کے لیے دعا کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ کیونکہ ان کے ظہور کا فائدہ نا صرف تمام مومنین کو ہو گا بلکہ آسمانوں اور زمینوں میں موجود تمام مخلوقات کو بھی اس کا فائدہ پہنچے گا۔ جیسا کہ میں نے اپنی کتاب مکیال المکارم[3] میں بہت سی

---

[1] الکافی 2/188ح2

[2] مھج الدعوات ص360: (اور جو میری اتباع کریں انہیں اپنے دین کی نصرت کے لیے مؤید قرار دے اور انہیں اپنی راہ میں مجاہد قرار دے اور جو مجھ پر اور ان پر برائی کا ارادہ کرے اس کے خلاف ان کی مدد فرما۔۔

[3] مکیال المکارم 1/377 الباب الخامس

روایات ذکر کرکے واضح کیا ہے لہذا اگر آپ اس نیت کے ساتھ ان کے لیے دعا کریں گے تو آپ نے گویا تمام مخلوقات کے لیے دعا کی ہے۔

آٹھواں فائدہ:

یہ امام عجل اللہ فرجہ الشریف کے لیے اظہار محبت کا ایک ذریعہ ہے کیونکہ آپ اولاد رسولؐ ہیں اور ان کے قربیٰ میں سے ہیں پس ان کے لیے دعا کرنا اور محبت کا اظہار کرنا دراصل اجر رسالت ادا کرنا ہے۔

ارشاد باری تعالی ہے:

"قُلْ لَّآ اَسْـَٔلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِى الْقُرْبٰى "[1]

"کہہ دیجیے کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت پر کوئی اجر نہیں مانگتا سوائے اس کے کہ میرے اقرباء سے محبت کرو۔"

نواں فائدہ:

دعا کرنے والے سے زمانہ غیبت میں بلائیں دور ہوتی ہیں۔[2]

[1] سورۃ شوری:23

[2] الکافی 2/507 ح2،(آدمی کا اپنے بھائی کے لیے دعا کرنا غیب کو ظاہر کرتا ہے رزق کو کھینچ لاتا ہے اور بلائیں دور کرتا ہے۔)

دسواں فائدہ:

ظہور امامؑ میں تعجیل کی دعا کرنا اللہ و رسول ﷺ اور کتاب خدا کی تعظیم کرنا ہے کہ وہ ظہور کے بعد اسی پر عمل پیرا ہونگے اور یہ دین خدا کی تعظیم ہے اس لیے کہ وہ ظہور کے بعد اس دین کو تمام ادیان پر غالب کریں گے اور اس میں تمام مسلمانوں کی تعظیم ہے کہ وہ انہیں کفار سے نجات دلائیں گے اور یہ سب جنت میں داخل ہونے کا سبب ہے جیسا کہ رسول خداؐ سے کتاب خصال میں مروی ہے۔[1]

گیارہواں فائدہ:

تعجیل فرج کے لیے دعا کرنے سے مظلوم کی مدد کرنے کا ثواب حاصل ہوتا ہے۔ اور یہ عمل بروز قیامت پل صراط کو آسانی سے عبور کرنے کا سبب ہے۔ جیسا کہ حضرت امام زین العابدین علیہ السلام سے مروی ہے۔[2]

---

[1] الخصال ص28 ح100، (حاملین قرآن اہل جنت کے جانے پہچانے ہیں۔

[2] اس کی تفصیل مکیال المکارم 1 / 439 میں موجود ہے۔ الصحیفۃ السجادیہ ص323 دعا147

بارہواں فائدہ:

تعجیل فرج کی دعا کرنے والے کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے ساتھ مل کر جہاد کرنے کا ثواب عطاء ہوتا ہے۔[1]

تیرہواں فائدہ:

اس سے وہ اجر حاصل ہوتا ہے کہ جسے اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا اور وہ سید الشہداء کے خون کا انتقام لینے میں کامیابی کا ثواب ہے۔کیونکہ حضرت حجتؑ سید الشہداءؑ کے خون کا انتقام لیں گے۔پس جتنا آپ تعجیل ظہور کی دعا کریں گے اتنا آپ ان کے اس عمل میں شریک ہوں گے۔

چودہواں فائدہ:

ایک روایت جو کہ کتاب کمال الدین میں احمد بن اسحاق سے وارد ہوئی ہے کہ:

[1] مجمع البیان 9/238۔حارث بن مغیرہ کہتا ہے ہم ابو جعفرؑ کے پاس تھے فرمایا:جو کوئی تم میں سے اس امر کی معرفت رکھتا ہے اور اس کا منتظر ہے وہ قائم کے ساتھ جہاد کرنے والوں میں شمار ہو گا۔پھر فرمایا:بلکہ رسول خداؐ کے ساتھ جہاد شمار ہو گا۔پھر تیسری بار فرمایا:بلکہ اللہ کی قسم وہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے رسولؐ کے خیمے میں شہادت پائی ہو۔

میں ابو محمد الحسن بن علیؑ کی خدمت میں شرفیاب ہوا اور جاننا چاہتا تھا کہ ان کے بعد امام کون ہوں گے تو انہوں نے خود ہی ابتداء کرتے ہوئے فرمایا:

"اے احمد بن اسحاق اللہ نے جب سے آدم کو خلق فرمایا تب سے زمین کو خالی نہیں چھوڑا۔ اور وہ مخلوق پر اپنی حجت کے قیام تک زمین کو خالی نہیں چھوڑے گا۔ وہ ان کے ذریعے زمین والوں سے بلائیں دور کرتا ہے۔ اور ان کی برکت سے بارشیں نازل ہوتی ہیں۔ اور ان کی وجہ سے زمین کی برکات ظاہر ہوں گی۔ راوی کہتا ہے میں نے کہا: اے فرزند رسولؐ! تو پھر آپ کے بعد امام اور خلیفہ کون ہیں؟ تو امامؑ جلدی سے اٹھے اور گھر کے اندر تشریف لے گئے اور جب باہر تشریف لائے تو ان کے ہاتھ میں ایک تین سالہ بچہ تھا کہ جس کا چہرہ چودھویں کے چاند کی طرح چمک رہا تھا۔ پھر امامؑ نے فرمایا: اے احمد بن اسحاق! اگر اللہ اور اس کی حجتوں کے سامنے تیری فضیلت نہ ہوتی تو تجھے اپنے اس بچے کی زیارت نہ کراتا۔ اس کا نام اور کنیت رسول خداؐ والی ہے۔ اور یہ زمین کو عدل و انصاف سے ایسے بھر دے گا جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری پڑی ہو گی۔

اے احمد بن اسحاق ان کی مثال اس امت میں خضرؑ اور ذوالقرنین کے جیسی ہے۔ خدا کی قسم یہ اتنا عرصہ غائب رہیں گے کہ اس میں کوئی نجات نہیں پائے گا سوائے اس کے کہ جس کو اللہ ان کی امامت پر ثابت قدم فرمائے گا اور ان کے ظہور میں تعجیل کے لیے دعا کرنے کی توفیق عطا فرمائے گا۔ "

پھر احمد بن اسحاق نے کہا: اے ہمارے مولا کوئی علامت ہے کہ جس سے میرا دل مطمئن ہو جائے۔

اس وقت وہ بچہ فصیح عربی میں یوں گویا ہوا:

"میں اللہ کی زمین میں اس کا ذخیرہ (بقیۃ اللہ) ہوں اور اس کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں۔ اے احمد بن اسحاق آنکھوں سے دیکھنے کے بعد کوئی نشانی طلب نہ کرو۔"[1]

[1] کمال الدین 2/348

غیبت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کے بارے میں بارہ احادیث

توفیق پروردگار کے ساتھ اور وہی میرے لیے کافی ہے۔

اس مقام پر مؤلف کتاب ھذا بندہ گناہگار و خطاکار محمد تقی بن عبد الرزاق مناسب بلکہ لازم سمجھتا ہے کہ امامؑ کی غیبت سے متعلقہ آئمہ اہل بیتؑ کی بارہ احادیث نقل کرے تاکہ یہ ہر خاص و عام کے لیے مکمل نفع بخش ہوں اور اس حقیر کے لیے ذخیرہ آخرت قرار پائیں۔ یہ احادیث شیخ صدوقؒ[1] کی کتاب کمال الدین وتمام النعمۃ سے نقل کر رہا ہوں۔ اور پر امید ہوں کہ یہ عمل حضرت حجتؑ کی خدمت اقدس میں پیش ہو۔ ان شاء اللہ تعالی۔

[1] ان کا نام محمد بن علی بن الحسین بن موسی بن بابویہ قمی تھا۔ ان کی ولادت کی بشارت خود حضرت حجت نے دی تھی۔ وفات 381 ھجری میں ہوئی۔ ان کی قبر اطراف تہران میں ہے۔ ان کی عظمت بیان کی محتاج نہیں۔ انہوں نے تقریبا تین سو کتابیں لکھیں۔

پہلی حدیث:۔

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"مہدیؑ میری اولاد میں سے ہیں۔ان کا نام میرا نام اور ان کی کنیت میری کنیت ہے۔وہ لوگوں میں سے سب سے زیادہ خلق و خلق میں میرے مشابہ ہیں۔ان کے لیے ایک ایسی غیبت ہو گی کہ جس پر حیرانی و سرگردانی میں امتیں گمراہ ہو جائیں گی۔پھر وہ شہاب ثاقب کی طرح ظاہر ہوں گے اور زمین کو عدل و انصاف سے یوں بھر دیں گے جس طرح پہلے وہ ظلم و جور سے بھری پڑی ہو گی۔"[1]

دوسری حدیث:۔

امیر المومنین علی ابن ابی طالب علیہما السلام نے فرمایا:

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں کہ میں امیر المومنینؑ کی خدمت میں شرف یاب ہوا تو دیکھا کہ آپؑ کسی فکر میں ڈوبے ہوئے زمین کرید رہے تھے۔میں نے عرض کیا:

"اے امیر المومنینؑ میں نے آج تک آپ کو اس قدر فکر مند نہیں پایا کیا دنیا کی کوئی فکر لاحق ہے؟"

---

[1] کمال الدین 1/286 ح 1 اور 4

فرمایا:

"نہیں خدا کی قسم میں نے اس دنیا سے ایک دن بھی لگاؤ نہیں رکھا۔ میں تو اس مولودؑ کے بارے سوچ رہا ہوں جو میری نسل سے ہوں گے اور میرے بعد گیارہویں فرد ہوں گے۔ وہ مہدیؑ ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے یوں بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم و جور سے بھری پڑی ہو گی۔ ان کے لیے ایک ایسی غیبت ہو گی کہ جس میں کچھ اقوام گمراہ ہو جائیں گی اور کچھ ہدایت پائیں گی۔"

میں نے عرض کیا: "یا امیر المومنینؑ کیا ایسا ہو گا؟"

فرمایا:

"ہاں یہ ہو کر رہے گا۔"[1]

تیسری حدیث:۔

حضرت امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام نے فرمایا:

"ہم اہل بیتؑ میں سے کوئی ایسا نہیں جس کے گلے میں طاغوت کے ساتھ مصلحت کا طوق نہ ہو سوائے ہمارے قائمؑ کے جو روح اللہ عیسی ابن مریم کو نماز پڑھائیں گے۔ اللہ تعالی ان کی ولادت کو مخفی رکھے گا۔ اور ان پہ غیبت کا پردہ

---

[1] کمال الدین 1/ 289ح1

ڈال دے گا۔ تاکہ جب وہ ظہور کریں تو ان کی گردن پہ کسی کی بیعت کا طوق نہ ہو۔ وہ میرے بھائی حسینؑ ابن سیدۃ النساءؑ کی اولاد میں سے نویں ہونگے۔ اللہ ان کی غیبت میں ان کی عمر کو طول دے گا۔ پھر اپنی قدرت سے انہیں ایک چالیس سالہ جوان کی مانند ظاہر فرمائے گا۔"[1]

چوتھی حدیث:۔

حضرت امام حسین علیہ السلام نے فرمایا:

"اس امت کا قائم میری اولاد میں سے میرے نویں فرزند ہوں گے۔ اور وہ صاحبِ غیبت ہوں گے۔ ان کی میراث تقسیم کی جائے گی جبکہ وہ زندہ ہوں گے۔"[2]

پانچویں حدیث:۔

حضرت امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا:

آپؑ نے ابو خالد کابلی سے فرمایا:

"۔۔۔ پھر اس کے ولیٔ خدا اور رسول خداؐ کے اوصیاء میں سے بارہویں کے لیے ایک طویل غیبت کا زمانہ ہو گا۔ اے ابو خالد! ان کی غیبت کے زمانہ میں

---

[1] کمال الدین 1/316ح2

[2] کمال الدین 1/317ح2

وہ لوگ جو ان کی امامت کے قائل اور ان کے ظہور کے منتظر ہوں گے وہ تمام زمانے کے لوگوں سے افضل ہوں گے۔ کیونکہ اللہ انہیں علم و معرفت سے نوازے گا اور ان کے نزدیک غیبت بھی مشاہدہ کی طرح ہو گی۔ ان کا مقام ان مجاہدین کے برابر ہو گا جنہوں نے رسول خداؐ کی اقتداء میں تلوار سے جہاد کیا۔ یہی لوگ حقیقتاً ہمارے مخلص اور سچے شیعہ ہوں گے۔ وہ لوگوں کو دین خدا کی طرف ظاہراً اور پوشیدہ طور پر دعوت دیں گے۔"[1]

چھٹی حدیث:۔

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا:

"وہ مہدیؑ عترت میں سے ہوں گے، ان کے لیے ایسی غیبت اور حیرت و سرگردانی ہو گی کہ جس میں کچھ اقوام گمراہ ہو جائیں گی اور کچھ ہدایت پائیں گی۔"[2]

ساتویں حدیث:۔

حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا:

عبد اللہ ابن ابی یعفور روایت کرتے ہیں کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا:

"جس نے میرے آباء و اولاد میں سے تمام آئمہ کا اقرار کیا اور مہدیؑ کا انکار کیا تو یہ ایسے ہی ہے جیسے اس نے تمام انبیاءؑ کا اقرار کیا اور محمدؐ کا انکار کیا۔"

---

[1] کمال الدین 1/320ح2

[2] کمال الدین 1/330ح14

میں نے عرض کیا اے میرے آقا! آپ کی اولاد میں سے مہدیؑ کون ہوں گے ؟
فرمایا:

" ہماری نسل سے ساتویں پشت سے پانچویں ہوں گے۔وہ تمہاری نظروں سے غائب رہیں گے اور تمہارے لیے ان کا نام لینا جائز نہ ہو گا۔ "[1]

آٹھویں حدیث:۔

حضرت امام موسی کاظم علیہ السلام نے فرمایا:

"جب ساتویں کی اولاد سے پانچویں غائب ہو جائیں تو خدا کے لیے تم اپنے دین کی حفاظت کرنا کوئی تمہیں دین سے برگشتہ نہ کرے۔اے میرے فرزند! اس صاحب امر کے لیے غیبت ضروری ہے۔یہاں تک کہ وہ لوگ بھی اس سے پلٹ جائیں جو کہا کرتے تھے کہ یہ اللہ کی طرف سے مخلوق کے لیے آزمائش ہے۔"[2]

نویں حدیث:۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا:

---

[1] کمال الدین 1/ 337ح 12

[2] کمال الدین 1/ 338ح 1

حضرت امام علی رضاؑ سے پوچھا گیا کہ اے فرزند رسولؐ آپ اہل بیتؑ میں سے قائمؑ کون ہے؟

فرمایا:

"میری اولاد میں سے چوتھا، سیدۃ النساء کا فرزند ہو گا۔ اللہ ان کے ذریعے زمین کو ہر ظلم و ستم سے پاک و پاکیزہ کر دے گا۔ لوگ ان کی ولادت میں شک کریں گے۔ وہ اپنے ظہور سے پہلے غیبت میں رہیں گے۔ پس جب وہ ظہور کریں گے تو زمین ان کے نور سے چمک اٹھے گی۔ اور وہ لوگوں کے درمیان میزان عدل قائم کریں گے پھر کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔ ان کے لیے فاصلے سمٹ جائیں گے اور ان کا کوئی سایہ نہ ہو گا۔ اور ان کے لیے آسمان سے ایک منادی ندا دے گا کہ جسے تمام اہل زمین سنیں گے کہ:

"آگاہ ہو جاؤ کہ حجت خداؑ بیت اللہ میں ظہور فرما چکے ہیں پس ان کی اتباع کرو۔ حق ان کے ساتھ ہے اور ان میں ہے۔"[1]

دسویں حدیث:۔

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے فرمایا:

[1] کمال الدین 371ح5

آپؑ سے حضرت عبدالعظیم حسنی نے عرض کیا: میں سمجھتا ہوں اہل بیتؑ محمدؐ میں سے آپ ہی وہ قائم ہیں جو زمین کو عدل و انصاف سے یوں بھر دیں گے جس طرح وہ ظلم وجور سے بھری پڑی ہو گی۔

امامؑ نے فرمایا:

"اے ابو القاسم! ہم میں سے ہر ایک امام اللہ کی طرف سے قائم ہے اور دین خدا کی طرف ہدایت کرنے والا ہے۔ لیکن وہ قائمؑ جو زمین کو کافروں اور منکروں سے پاک کرے گا اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا وہ امام ہو گا کہ جس کی ولادت لوگوں سے مخفی ہو گی۔ وہ لوگوں کی نظروں سے غائب ہوں گے اور ان پر ان کا نام لینا حرام ہو گا۔ ان کا نام و کنیت وہی رسول اللہؐ والی ہو گی۔ ان کے لیے فاصلے سمٹ جائیں گے، ہر سختی اور مشکل ان کے لیے آسان ہو جائے گی۔ اور اہل بدر کی تعداد کے برابر 313 اصحاب زمین کے کونے کونے سے ان کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ اور یہ اللہ کا ارشاد ہے کہ:

اَیۡنَ مَا تَکُوۡنُوۡا یَاۡتِ بِکُمُ اللّٰہُ جَمِیۡعًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ [1]

---

[1] سورۃ بقرۃ:148

پس جب یہ اہل اخلاص ان کے لیے جمع ہو جائیں گے تو اللہ اپنے امر کو ظاہر کر دے گا۔ اور جب دس ہزار کا لشکر جمع ہو جائے گا تو اللہ کے حکم سے خروج کریں گے۔ اور وہ اس وقت تک دشمنان خدا کو قتل کریں گے جب تک اللہ راضی نہ ہو جائے۔

عبد العظیم کہتے ہیں کہ میں نے عرض کیا: مولا یہ کیسے پتا چلے گا کہ اللہ راضی ہو گیا ہے؟

فرمایا:

اللہ ان کے دل میں رحم ڈال دے گا اور جب وہ مدینہ میں داخل ہوں گے تو لات و عزی کو نکال کر جلا دیں گے۔"

مصنف: میرے نزدیک لات سے مراد پہلا ظالم اور عزی سے مراد دوسرا ظالم ہے۔

گیارہویں حدیث:۔

حضرت امام علی نقی علیہ السلام نے فرمایا:

"میرے بعد میرا بیٹا حسن (عسکری) امام ہو گا۔ اور ان کے بعد کیا ہی امامت ہو گی۔ میں نے پوچھا میں آپ پر قربان جاؤں وہ کیوں؟

فرمایا:

کیونکہ تم انہیں نہیں دیکھ پاؤ گے۔ اور تمہارے لیے ان کا نام لینا جائز نہ ہو گا۔ میں نے عرض کیا ہم کیسے ان کا تذکرہ کریں۔ فرمایا: یوں کہو حجت آلؑ محمدؐ۔"[1]

بارہویں حدیث:۔

حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت امام حسن عسکریؑ سے احمد بن اسحاق نے پوچھا: ان میں خضر و ذوالقرنین کی کون سی سنت ہو گی؟

فرمایا: "اے احمد! لمبی غیبت۔ عرض کیا: فرزند رسولؐ! کیا ان کی غیبت بہت طولانی ہو گی؟ فرمایا: ہاں قسم بخدا، یہاں تک کہ اس امر پر ایمان رکھنے والوں میں سے اکثر اپنی بات سے پھر جائیں گے۔ اور فقط وہی بچے گا جس سے اللہ نے ان کی ولایت کا عہد لے رکھا ہے اور اس کے دل میں ایمان جاگزیں کیا ہے اور اپنی روح سے اس کی تائید کی ہے۔"[2]

[1] کمال الدین 2/381ح5

[2] یہ حدیث فوائد دعا میں چودھویں فائدہ میں ذکر کی گئی حدیث کا ابتدائی حصہ ہے۔

فصل سوم

پانچ علامات ظہور

حضرت امام مہدی عجل اللہ فرجہ الشریف کا ظہور کسی وقت کے ساتھ معین اور خاص نہیں ہے۔ غیبت نعمانی میں حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ نے ابو بصیر سے فرمایا:

إِنَّا أَهْلُ بَيْتٍ لاَ نُوَقِّتُ وَ قَدْ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ
آلِهِ كَذَبَ اَلْوَقَّاتُونَ يَا أَبَا مُحَمَّدٍ إِنَّ قُدَّامَ هَذَا اَلْأَمْرِ خَمْسَ
عَلاَمَاتٍ أُولاَهُنَّ اَلنِّدَاءُ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ وَ
خُرُوجُ اَلسُّفْيَانِيِّ وَ خُرُوجُ اَلْخُرَاسَانِيِّ وَ قَتْلُ اَلنَّفْسِ
اَلزَّكِيَّةِ وَ خَسْفٌ بِالْبَيْدَاءِ

"ہم اہل بیتؑ وقت مقرر نہیں کر رہے۔ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا: کذب الو قاتون۔ ظہور کا وقت مقرر کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابو محمد اس امر (ظہور) کی پانچ علامتیں ہیں:

ان میں سے پہلی ماہ رمضان میں آسمانی نداء کا آنا، دوسری سفیانی کا خروج، تیسری خراسانی کا خروج، چوتھی نفس زکیہ کا قتل اور پانچویں خسف بیداء یعنی وادی بیداء کا دھنسنا۔"[1]

عریضہ بحضور حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف:۔

یہاں پر ہم بحار الانوار سے وہ عریضہ نقل کر رہے ہیں کہ جسے حضرت حجت کی بارگاہ میں بھیجا جاتا ہے۔

یہ عریضہ لکھ کر کسی پاک مٹی میں ڈال کر کسی نہر یا پانی کے چشمہ میں ڈالا جائے اور ڈالتے وقت یہ کہیں

يَا سَيِّدی يا أبا القاسم يا حُسين بن رُوُح سَلام عَلَيكَ اَشهدُ أَنَّ وفاتَكَ فِي سَبِيلِ اللهِ وَاَنَكَ حيٌّ عِندَ اللهِ مرزوقٌ وقَد خاطَبتُكَ فی حَياتِكَ الّتی لَكَ عَندَ اللهِ عَزَّ وجَلّ وهَذهِ رُقعَتی وحاجَتی إلی مَولاَنا عَليهِ السَلام فَسَلّمها اِليهِ فأنتَ الثِقة الاَمينِ.

[1] غیبۃ النعمانی ص289 ح6

عریضہ بحضور حضرت صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف

بسم الله الرحمن الرحيم كَتَبْتُ إِلَيْكَ يا مَولاَىَ صَلَواتُ الله عَلَيكَ مُسْتَغِيثاً وشَكَوتُ ما نَزَلَ بِي مُستَجِيراً باللهِ عَزَّ وجَلّ ثُمَّ بِكَ من أمرٍ قد دَهَمَنى وأشغَلَ قلبى وأطالَ فِكْرِى وسَلَبَنى بَعضَ لُبّى وَغَيّرَ خَطِيرَ نِعمَةِ اللهِ عِنْدِى أسلَمَنى عِندَ تَخيّلِ وُرُودِه الخَلِيلُ وَتَبرّأَ مِنّى عِندَ تَرائى إقْبالِهِ اِلىَّ الحمِيمُ وعَجَزَتْ عَن دِفَاعِهِ حِيلَتى وَخَانَنى فى تَحَمُّلِهِ صَبْرِى وَقوّتى فَلَجَأتُ فِيهِ إلَيكَ وَتَوَكَّلْتُ فى المسْألةِ لِلّهِ جَلَّ ثَنَاؤهُ عَلَيهِ وعَلَيكَ وفى دِفَاعِهِ عَنّى عِلماً بِمَكَانِكَ مِنَ اللهِ رَبِّ العَالَمِينَ وَلِيِّ التَّدْبِيرِ وَمَالِكِ الأُمورِ وَاثِقاً بِكَ فى المسارَعَةِ فِي الشّفَاعَةِ إِلَيهِ جَلَّ ثناؤهُ فى أمْرى مُتيقِّناً لِاجَابَتِهِ تَبَارَكَ وَتَعالى إيّاكَ بِإعْطَاءِ سُؤْلى وأنتَ يا مَولاىَ جَدِيرٌ بِتَحْقِيقِ ظَنّى وَتَصْدِيقِ أمَلى فِيكَ فى أَمْرِ (یہاں اپنی حاجت لکھیں)

مِمّا لا طَاقَةَ لِي بِحَمْلِهِ ولا صَبْرَ لِي عَلَيهِ وَإن كُنتُ مُستَحِقّاً لَهُ وَلأضعَافِهِ بقَبِيحِ أفعَالِي وَتَفريطِي فِي الواجِباتِ الّتى لِلّهِ عَزَّ وجَلَّ عَلَيّ فأغِثْنى يا مَولاىَ صَلَواتُ اللهِ عَلَيكَ عِندَ اللَّهفِ وَقَدِّمِ المسْألةَ للهِ عَزَّ وجَلَّ فى أمْرِى قَبلَ حُلولِ التَلَفِ وشَماتَةِ الأعداءِ فَبِكَ بُسِطَتِ النِعْمَةُ عَلَيَّ وَاسأَلِ اللهَ جَلَّ جَلالُهُ لِي نَصْراً عَزِيزاً وفَتْحاً قَرِيباً فِيهِ بلُوغُ الآمالِ وَخَيرُ المبَادِى وَخَواتِيمُ الاعمَالِ وَالأمنُ مِنَ المخَاوِفِ كُلّها فِي كُلِّ حَالٍ إنّهُ جَلَّ ثناؤهُ لِما يَشَاءُ فعّالٌ وَهُو حَسبى وَنِعمَ الوكِيلُ فى المبدءِ وَالمآل

دوسرا حصہ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد لله رب العالمین۔والصلاۃ والسلام علی خاتم المرسلین خیر الخلق اجمعین محمد وآله المعصومین۔ولا سیما امام زماننا خاتم الوصیین۔ولعنة الله علی اعدائهم وظالمیهم الی یوم الدین۔اما بعد

گناہوں اور آرزؤں کے سمندر میں ڈوبا ہوا (محمد تقی بن عبد الرزاق الموسوی الاصفہانی) عفی اللہ عنہما اپنے مومن بھائیوں سے مخاطب ہے کہ:

یہ میری کتاب (زمانہ غیبت امام میں ہماری ذمہ داریاں) کا دوسرا حصہ ہے کہ جس میں وہ اعمال جمع کیے ہیں کہ جنہیں امام عصرؑ کے زمانہ غیبت میں مومنین کو پابندی سے بجالانا چاہیے۔

یہ اعمال جو کہ چون (54) کی تعداد تک پہنچتے ہیں، مکتب امامیہ کی معتبر کتب سے جمع کیے گئے ہیں۔کتاب کے پہلے حصہ میں پچیس اعمال ذکر کیے گئے تھے۔

اب یہاں باقی اعمال ذکر کرنے کا شرف حاصل کرتے ہیں۔

26۔ چھبیسواں عمل:۔

علماء کو چاہیے کہ وہ اپنا علم ظاہر کریں اور مخالفین کی طرف سے کیے گئے شبہات کے جواب میں لاعلم لوگوں کی رہنمائی کریں تاکہ وہ گمراہ نہ ہو جائیں۔ اور اگر وہ حیرت و پریشانی میں مبتلا ہوں تو انہیں اس سے نجات دیں۔ یہ کام بطور خاص اس زمانہ میں نہایت اہمیت کا حامل ہے اور علماء پر واجب ہے۔

تفسیر امام حسن عسکریؑ میں وارد ہوا ہے کہ امام محمد تقیؑ نے فرمایا:

وہ یتیمان آل محمد کہ جو اپنے امامؑ سے جدا کر دیئے گئے اور اپنی جہالت کی وجہ سے حیرت و سر گرانی میں پڑے ہوئے ہوں، شیاطین کے ہاتھوں میں جکڑے ہوئے اور ہمارے دشمن ناصبیوں کے ہاتھوں قید ہوں تو جن لوگوں نے ان کی کفالت کی اور انہیں ان مشکلات سے نکالا، انہیں اس حیرت و سر گردانی سے باہر لایا، خدا کی حجتوں اور آئمہؑ کی دلیل کے ذریعہ شیاطین اور ناصبیوں کے وسوسے رد کرتے ہوئے ان کے قہر سے نجات دلائی تو انہیں اللہ کے ہاں باقی بندوں سے بلند مقام دیا جائے گا۔ ان کی فضیلت آسمان کی زمین پر اور اس کی وسعت، کرسی اور حجابات پر فضیلت سے بھی زیادہ ہو گی۔ انہیں ایک عابد پر ایسے

ہی فضیلت حاصل ہو گی جس طرح چودہویں کے چاند کو باقی تمام ستاروں پر فضیلت حاصل ہوتی ہے۔"[1]

امام علی نقیؑ سے روایات ہے کہ فرمایا:

"اگر تمہارے قائم کی غیبت کے بعد ایسے علماء باقی نہ رہتے جو ان کی طرف بلانے والے، رہنمائی کرنے والے، اللہ کی حجتوں کے ذریعے ان کے دین کا دفاع کرنے والے، خدا کے کمزور بندوں کو ابلیس کی چالوں اور ناصبیوں کے شکار سے بچانے والے ہیں تو پھر ہر شخص خدا کے دین سے مرتد ہو جاتا۔ لیکن یہ ایسے لوگ ہیں کہ جو کمزور شیعوں کے دلوں کو ایسے سنبھالے رکھتے ہیں کہ جیسے کشتی والا سواروں کو سنبھالے رکھتا ہے۔ یہی لوگ اللہ کے ہاں افضل ہیں۔"[2]

اصول کافی میں معاویہ بن عمار روایت کرتے ہیں کہ میں نے امام صادقؑ سے عرض کیا:

"ایک شخص آپ کی حدیث روایت کرتا ہے اور اسے لوگوں میں پھیلاتا ہے اور اسے لوگوں کے دلوں میں اور آپ کے شیعوں کے دلوں میں

[1] تفسیر الامام حسن عسکریؑ:116

[2] تفسیر الامام حسن عسکریؑ:116

پیوست کرتا ہے، جبکہ آپ کے شیعوں میں ایک عبادت گزار ہے کہ جس کے پاس یہ روایت نہیں ہے۔ تو ان دونوں میں سے کون افضل ہے؟

امام نے فرمایا:

ہماری حدیث روایت کرنا کہ جس سے ہمارے شیعوں کے دل (ایمان) کو مضبوط کیا جائے ہزار عابد (کی عبادت) سے افضل ہے۔"[1]

پس ان احادیث اور ان جیسی دوسری احادیث کی روشنی میں عالم پر واجب ہے کہ اپنی استطاعت کے مطابق اپنا علم ظاہر کرے۔ بالخصوص اس زمانے میں کہ جس میں بدعتیں پھوٹ رہی ہیں۔

اصول کافی میں رسول خداؐ سے مروی ہے:

"جب میری امت میں بدعتیں پھوٹنے لگیں تو عالم کو چاہیے کہ اپنا علم ظاہر کرے اور جو ایسا نہ کرے اس پر اللہ کی لعنت ہے۔"[2]

کتاب الفتن میں بحارالانوار سے نقل کرتے ہوئے رسول خداؐ سے مروی ہے کہ آپ نے امیر المومنینؑ سے فرمایا:

---

[1] الکافی 1/33

[2] الکافی 1/54

"اے علیؑ! اگر خدا تیرے ذریعے کسی ایک آدمی کی ہدایت کر دے تو یہ تیرے لئے ہر اس چیز سے بہتر ہے کہ جس پر سورج کی روشنی پڑتی ہے۔"[1]

27۔ستائیسواں عمل:

ہر شخص کو چاہیے کہ اپنی استطاعت کے مطابق امام عصرؑ کے حقوق ادا کرے اور اس میں کسی قسم کی کوتاہی نہ کرے۔

بحار الانوار میں مروی ہے کہ امام جعفر صادقؑ سے پوچھا گیا:

"کیا قائم کی ولادت ہو چکی ہے؟"

فرمایا:

نہیں، اگر میں انہیں پاتا تو ساری زندگی ان کی خدمت کرتا رہتا۔"[2]

مصنف: اے مومنو! زرا سوچیے! امام صادقؑ کتنی زیادہ ان کی قدر و منزلت بیان فرما رہے ہیں۔ پس اگر آپ امامؑ کے خادم نہیں بن سکتے تو کم از کم اپنے گناہوں کے ذریعے دن رات انہیں غمگین تو نہ کیجئے۔ اگر آپ شہد نہیں دے سکتے تو زہر بھی تو نہ دیں۔

---

[1] البحار 8

[2] بحارالانوار 51/ 148ح22

28۔اٹھائیسواں عمل:۔

دعا کرنے والے کو چاہیے کہ اپنے لیے دعا کرنے سے پہلے اللہ سے امامؑ کے ظہور میں تعجیل کے لیے دعا کرے اور پھر اپنے لیے دعا کرے۔ایک تو امامؑ کی محبت اور ان کے حقوق کی ادائیگی بھی اس چیز کا تقاضہ کرتی ہے اور اس کے علاوہ صحیفہ سجادیہ میں موجود دعاء عرفہ میں بھی یہ چیز واضح ہے۔اسی طرح بعض دیگر احادیث سے بھی اس امر کی جانب رہنمائی ملتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ امامؑ کے ظہور میں تعجیل کے لیے دعا کرنے سے اسی (80) سے زائد دنیوی و اخروی فوائد حاصل ہوتے ہیں۔

یہ تمام فوائد اپنے مصادر و ادلۃ سمیت میں نے اپنی کتاب "ابواب الجنات " اور "مکیال المکارم "[1] میں ذکر کیے ہیں۔اور بعض اس کتاب میں بھی گزر چکے ہیں۔

یہ بات طبیعی اور فکری ہے کہ ایک عقل مند شخص یہ فوائد اس دعا پر بھی حاصل کرنا چاہتا ہے کہ جس کے قبول ہونے یا نہ ہونے کا علم بھی نہیں۔ جبکہ امامؑ کی خاطر دعا کرنا اس کی اپنی دعا کی قبولیت کا سبب بنے گا۔ ان شاء اللہ تعالیٰ۔

[1] مکیال المکارم ج1 ص377 باب 5

جیسا کہ آداب دعا میں دعا سے پہلے محمد وآل محمدؐ پر صلوات بھیجنے کی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ یہ اپنے بعد والی دعا کی قبولیت کا سبب بنتا ہے۔[1]

[1] الکافی / 2491 باب صلوات ح 1۔(امام صادقؑ: دعا اس وقت تک پردے میں چھپی رہتی ہے جب تک محمد وآل محمد پر صلوات نہ پڑھی جائے۔

29۔ انتیسواں عمل:۔

امامؑ کے لیے محبت ودوستی کا اظہار کرنا۔

غایۃ المرام میں مروی ہے کہ رسول خداؐ حدیث معراج میں فرماتے ہیں کہ اللہ نے آپؐ سے فرمایا:

"اے محمدؐ! کیا آپ انہیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ پھر فرمایا آگے بڑھیئے۔ پس میں آگے بڑھا تو اچانک علیؑ ابن ابی طالبؑ، اور حسنؑ، حسینؑ، محمد بن علیؑ، جعفر بن محمدؑ، موسی بن جعفرؑ، علی ابن موسیؑ، محمد بن علیؑ، علی بن محمدؑ، حسن بن علیؑ اور حجت قائمؑ کو دیکھا کہ ان کے درمیان کوکب دری کی طرح چمک رہے تھے۔

میں نے پوچھا اے پروردگار یہ کون ہیں؟

فرمایا:

یہ آئمہ حق ہیں اور یہ قائمؑ ہیں کہ جو میرے حلال کو حلال اور میرے حرام کو حرام کرنے والے ہیں۔[1] اور میرے دشمنوں سے انتقام لیں گے۔

اے محمدؐ ان سے محبت کیجئے۔ بے شک میں بھی ان سے محبت کرتا ہوں اور جو ان سے محبت کرے اس سے بھی محبت کرتا ہوں۔"[2]

---

[1] یعنی تمام احکام کو ظاہر کریں گے حتی کہ تقیہ کے بغیر عمل کریں گے۔

[2] غایۃ المرام: 189 ح105 اور ص256 ح24

مصنف: امامؑ کی محبت کا بطور خاص حکم دینے سے (جبکہ تمام آئمہؑ سے محبت واجب ہے) یہ پتا چلتا ہے کہ ان کی محبت میں اللہ کے اس حکم کے پیچھے کوئی خاص اور معین خصوصیت ہے۔ اور ان کے وجود مبارک میں ایسی صفات ہیں جو اس تخصیص کا تقاضا کرتی ہیں۔

30۔ تیسواں عمل:۔

امامؑ کے انصار اور ان کے خادموں کے لیے دعا کرنا۔

جیسا کہ یونس بن عبد الرحمٰن کی دعا میں آیا ہے کہ جو پہلے گزر چکی ہے۔[1]

31۔ اکتیسواں عمل:

امامؑ کے دشمنوں پر لعنت کرے۔

جیسا کہ بہت سی روایات سے یہی ظاہر ہوتا ہے۔ اور امامؑ سے وارد ہونے والی دعا میں بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔[2]

32۔ بتیسواں عمل:۔

اللہ سے توسل کرنا۔

[1] جمال الاسبوع ص 313

[2] الاحتجاج: 2/316

تاکہ وہ ہمیں امامؑ کے انصار میں سے قرار دے۔ جیسا کہ دعاعہد وغیرہ میں وارد ہوا ہے۔

33۔ تینتیسواں عمل:۔

امامؑ کے لیے دعا کرتے وقت آواز بلند کرنا:

امامؑ کے لیے دعا کرتے وقت آواز بلند کرے بالخصوص عام محافل و مجالس میں۔ اس میں ایک تو شعائر اللہ کی تعظیم ہے اور اس کے ساتھ امام صادقؑ سے مروی دعاندبہ کے بعض فقرات سے اس کا مستحب ہونا ظاہر ہوتا ہے۔[1]

34۔ چونتیسواں عمل:۔

آپؑ کے اعوان وانصار پر صلوات بھیجنا۔

یہ بھی ان کے لیے دعا ہی کی ایک صورت ہے۔ صحیفہ سجادیہ کی دعا عرفہ اور بعض دیگر مقامات میں یہی وارد ہوا ہے۔

35۔ پینتیسواں عمل:۔

امامؑ کی نیابت میں خانہ کعبہ کا طواف بجالانا۔

[1] عبارت یہ ہے: دعاو استغاثہ کے وقت آواز بلند کرو۔

کتاب مکیال المکارم میں اس کی دلیل بیان کی ہے۔[1] یہاں اختصار کو مد نظر رکھتے ہوئے ذکر نہیں کر رہا۔

36۔ چھتیسواں عمل:۔

امامؑ کی نیابت میں حج بجالانا۔

37۔ سینتیسواں عمل:۔

امامؑ کی نیابت میں حج کرنے کے لیے نائب بھیجے۔

اس کی دلیل وہی ہے جو پہلے خرائج[2] میں حدیث مروی ہے۔اسے میں نے مکیال المکارم[3] میں ذکر کیا ہے اور یہ النجم الثاقب[4] میں بھی موجود ہے۔

38۔ اڑھتیسواں عمل:۔

روزانہ کی بنیاد پر یا ہر ممکن وقت میں امامؑ سے تجدید عہد و تجدید بیعت کرنا۔

جان لیجئے کہ اہل لغت کے ہاں بیعت کا معنی یہ ہے: کسی کام پر عہد اور اتفاق کرنا۔

---

[1] مکیال المکارم 216/2

[2] الخرائج والجرائح:73

[3] مکیال المکارم:215/2

[4] النجم الثاقب:ص774(فارسی)

امامؑ کے ساتھ عہد اور بیعت کا معنی یہ ہے کہ:

مومن اپنی زبان سے اقرار کرے اور دل سے پختہ عزم کرے کہ وہ امامؑ کی مکمل اطاعت کرے گا اور وہ جب بھی ظہور فرمائیں گے ان کی نصرت و مدد کرے گا۔

دعا عہد صغیر جو پیچھے گزر چکی ہے اور دعا عہد کبیر جو آگے آئے گی ان دونوں میں بیعت کا یہی معنی ظاہر ہوتا ہے۔جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ کسی شخص کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا اس عنوان سے کہ یہ امامؑ کی بیعت ہے تو یہ ایک گمراہ کن بدعت ہے کیونکہ یہ طریقہ قرآن و روایات معصومینؑ میں سے کسی میں بھی بیان نہیں ہوا ہے۔ہاں اہل عرب میں یہ بات مشہور تھی کہ ایک شخص اپنا ہاتھ دوسرے کہ ہاتھ پر رکھ کر اس کے ساتھ واضح صورت میں عہد و بیعت کا اظہار کرتا تھا۔

بعض احادیث میں وارد ہوا ہے کہ رسول خداؐ نے بیعت کے مقام پر مصافہ کیا۔ پھر اپنامبارک ہاتھ پانی کے ایک برتن میں ڈال کر نکال لیا اور پھر مسلمان عورتوں کو حکم دیا کہ وہ اس برتن میں اپنا ہاتھ ڈالیں ۔ لیکن یہ کام اس بات کی دلیل نہیں بن سکتا کہ بیعت کی یہ شکل و صوارت ہر زمانے حتی امامؑ کی غیبت کے زمانے میں بھی جائز ہے۔بلکہ بعض احادیث سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں امام یا نبی سے بیعت کرنا ممکن نہ ہو وہاں زبانی اقرار اور دل سے عزم کرنے

پر اکتفاء کرنا واجب ہے۔اس مسئلہ میں ایک مفصل حدیث موجود ہے جسے علماء نے اپنی کتابوں میں ذکر کیا ہے۔

انہی میں سے ایک تفسیر البرہان میں امام محمد باقرؑ سے مروی ہے کہ رسول خداؐ نے امیر المومنینؑ کو اپنا خلیفہ بنانے کے بعد ان کے بہت سے فضائل بیان کیے اور پھر فرمایا:

"اے لوگو! تم اس سے زیادہ ہو کہ میرے ہاتھ پہ ہاتھ رکھ سکو (بیعت کر سکو) اور اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں تمہاری زبانوں سے علیؑ کے امیر المومنین ہونے کا اور ان کے بعد آنے والے آئمہ کا اقرار لوں کہ جو مجھ سے ہیں اور ان (علیؑ) سے ہیں۔ جیسا کہ میں نے تمہیں بتا دیا کہ میری زریت علیؑ کی صلب سے ہے۔ پس تم سب یوں کہو: آپؐ نے امیر المومنین علیؑ اور ان کی اولاد سے آنے والے آئمہؑ کے بارے میں ہمارے اور آپؐ کے رب کا جو حکم پہنچا دیا ہے ہم نے اسے سنا، اطاعت کی اور اس پر راضی ہیں اور سر تسلیم کرتے ہیں۔۔۔الخ

پس اگر امام کی بیعت کے عنوان سے کسی غیر امام کے ہاتھ پر ہاتھ رکھنا جائز ہوتا تو پھر رسولؐ لوگوں کو حکم دیتے کہ ہر گروہ اکابرین صحابہ میں سے کسی ایک کہ ہاتھ پہ ہاتھ رکھے۔ جیسے سلمان، ابوزر وغیرہ۔ پس جب ایسا نہیں ہوا تو یہ عمل خود نبی و امام کے زمانہ ظہور کے علاوہ صحیح نہیں۔ جہاد کی طرح کہ جو امامؑ کے زمانہ ظہور کے ساتھ مختص ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی مد نظر رہے کہ کسی کتاب کی کسی روایت میں یہ بات وارد نہیں ہوئی کہ آئمہؑ کے زمانہ میں کچھ مسلمانوں نے آئمہؑ کے بڑے صحابہ میں سے کسی کے ہاتھ بیعت کی ہو اس عنوان سے کہ خود آئمہؑ نے ان کے بارے یہ حکم دیا ہے اور ہم اس معاملے میں ان سے مدد لے رہے ہیں۔

39۔ انتالیسواں عمل:۔

بعض فقہاء مثلا محدث شیخ حر عاملی نے وسائل الشیعہ میں لکھا ہے کہ:
امام مہدیؑ کی نیابت میں آئمہ معصومین کی قبور کی زیارت کرنا مستحب ہے۔[1]

40۔ چالیسواں عمل:۔

اصول کافی میں مفضل سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ میں نے امام صادق سے سنا کہ وہ فرمارہے تھے:

"اس صاحب امر کی دو غیبتیں ہیں۔ ان میں سے ایک اپنے اہل کی طرف پلٹ جائے گی۔ اور دوسری کے بارے میں کہا جائے گا کہ وہ ہلاک ہو گئے یا کس وادی میں چلے گئے۔ میں نے عرض کیا: جب ایسا ہو تو ہم کیا کریں؟ فرمایا:

[1] وسائل الشیعہ ج10 ص464 ح1

جب کوئی مدعی اس بات کا دعوی کرے تو اس سے ایسے سوال کرو کہ جس کا جواب ان جیسی شخصیت دے سکتی ہو۔"[1]

مصنف: یعنی ہم اس سے ایسے امور کے بارے سوال کریں کہ جن پر لوگوں کا علم نہیں پہنچ سکتا۔ مثلاماں کے رحم میں جنین کے بارے کہ مذکر ہے یامؤنث ہے؟ اور کس وقت ولادت ہوگی؟ اور ان چیزوں کے بارے میں کہ جنہیں آپ اپنے دلوں میں چھپائے رکھتے ہیں کہ جنہیں صرف اللہ جانتا ہے۔اور حیوانات و جمادات کے ساتھ کلام کرنا۔اور ان کا گواہی دینا کہ یہ سچا ہےاور اس امر میں برحق ہے۔جیسا کہ ایسی چیزیں آئمہ سے کئی بار صادر ہوئی ہیں۔اور کتابوں میں تفصیل سے مذکور ہیں۔

41۔اکتالیسواں عمل:۔

غیبت کبری کے دوران جو شخص امام کی نیابت خاصہ کا دعوی کرے اسے جھٹلانا۔

یہی بات کمال الدین اور احتجاج میں امامؑ کی توقیع شریف میں مذکور ہے۔

42۔بیالیسواں عمل:۔

امام کے ظہور کا وقت معین نہ کرنا۔

[1] الکافی ج1 ص340

جو شخص ایسا کرے اسے جھٹلانا اور اسے کذاب (جھوٹا) کا نام دینا۔ امام صادقؑ کی صحیح حدیث میں ہے کہ آپ نے محمد بن مسلم سے فرمایا:

"لوگوں میں سے جو شخص تمہارے سامنے کسی چیز کا وقت معین کرے تو اس کو جھٹلانے سے مت گھبراؤ کیونکہ ہم کسی کے لیے وقت معین نہیں کرتے۔"[1]

ایک اور حدیث میں فضیل سے رویت ہے کہ انھوں نے فرمایا:

میں نے امام باقر سے عرض کیا: کیا اس امر (ظہور مہدیؑ) کا کوئی وقت معین ہے؟

تو امام نے فرمایا:

وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔[2]

اور کمال الدین میں امام رضاؑ سے مروی ہے کہ فرمایا: مجھے میرے باپ نے، انہوں نے اپنے باپ سے، انہوں نے اپنے آباء سے حدیث بیان کی ہے کہ رسول خداؐ سے پوچھا گیا کہ اے رسول خداؐ۔ آپ کی زریت میں سے قائم کب ظہور فرمائیں گے؟ تو فرمایا: ان کی مثال اس گھڑی کی سی ہے جس کے بارے اللہ نے فرمایا:

---

[1] الغیبۃ الطوسی 262 اور انہوں نے بحار الانوار 52/104 ح 8 سے

[2] الغیبۃ الطوسی 262

لا یُجَلِّیها لِوَقْتِها إِلاَّ هُوَ ثَقُلَتْ فِي السَّماواتِ وَالأَرْضِ لا تَأْتِيكُمْ إِلاَّ بَغْتَة

"وہی اس کو بروقت ظاہر کردے گا یہ قیامت زمین و آسمان دونوں کے لیے گراں ہے اور تمہارے پاس اچانک آنے والی ہے"۔[1]

43۔ تینتالیسواں عمل:۔

دشمنوں سے تقیہ کرنا:

واجب تقیہ یہ ہے کہ جب بندہ مومن کو عقلا اپنی جان یا اپنے مال یا اپنی عزت پر کسی ضرر اور نقصان کا خوف ہو تو وہ حق کو ظاہر کرنے سے خود کو روک لے۔ بلکہ اگر اپنی جان، مال یا عزت کی حفاظت کے لیے اپنی زبان سے مخالفوں کی موافقت بھی کرنی پڑے تو یہ بھی کر دینی چاہیے۔ لیکن ضروری ہے کہ اس کا دل اس کی اس زبانی بات کے مخالف ہو۔

کمال الدین میں امام رضاؑ سے مروی ہے کہ فرمایا:

"جس کے پاس پرہیزگاری نہیں اس کا دین نہیں اور جس کے پاس تقیہ نہیں اس کا ایمان نہیں۔ تم میں سے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ صاحب عزت وہ ہے جو سب سے زیادہ تقیہ پر عمل پیرا ہو"۔

پوچھا گیا: اے فرزند رسولؐ: کس وقت تک تقیہ کریں؟

فرمایا:

---

[1] کمال الدین 2/373 اور آیہ سورۃ اعراف 187

"وقت معلوم کے دن تک۔ اور یہ وہ دن ہے کہ جس میں ہم اہل بیتؑ کے قائم ظہور فرمائیں گے۔ پس جس نے ظہور قائمؑ سے پہلے تقیہ ترک کر دیا تو وہ ہم میں سے نہیں ہے۔"[1]

تقیہ کے وجوب پر بہت سی روایات موجود ہیں۔ اور جو میں نے تقیہ کا معنی پیش کیا یہ وہی معنی ہے جو کتاب الاحتجاج کے اسی باب میں امیر المومنینؑ کی حدیث میں مذکور ہے۔ امامؑ نے اس حدیث میں تقیہ پر تاکید کرتے ہوئے فرمایا کہ تقیہ ترک کرنے میں تمہاری ذلت ہے اور تمہارے اور مومنین کے خون بہے جانے کا سبب ہے۔۔۔۔ الخ[2]

خصال میں شیخ صدوق نے سند صحیح کے ذریعے امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ امیر المومنینؑ نے فرمایا:

"دنیا کی مضبوطی چار چیزوں سے ہے:[3]

1۔ اس عالم سے جو بولنے والا اور اپنے علم پر عمل کرنے والا ہو۔

---

[1] کمال الدین 2 / 371

[2] امیر المومنین کی ایک طویل حدیث ہے کہ جس سے ہم نے اپنی ضرورت کا مطلب لیا ہے۔ فرمایا: بچو اس وقت سے کہ تم تقیہ ترک کر دو کہ جس کا میں نے تمہیں حکم دیا تھا کہ اس سے تمہارا اور تمہارے بھائیوں کا خون بہے گا۔۔۔ الاحتجاج طبرسی 1 / 355

[3] یعنی دین اسلام کا قیام ان چار چیزوں پر موقوف ہے۔

2۔اس غنی سے جو دینداروں پر فضل کرنے میں کنجوسی نہیں کرتا۔

3۔اس فقیر سے کہ جو اپنی دنیا کے بدلے اپنی آخرت نہیں بیچتا۔

4۔اس جاہل سے جو علم حاصل کرنے میں تکبر نہیں کرتا۔

پس جب عالم اپنا علم چھپانے لگے، غنی اپنے مال میں کنجوسی کرنے لگے ، فقیر اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے بیچ ڈالے، اور جاہل طلب علم سے تکبر کرنے لگے تو دنیا پیچھے کی جانب پلٹ جائے گی۔ پھر تمہیں مال کی کثرت اور قوم کا مختلف ٹکڑوں میں بکھرا ہونا تعجب میں نہ ڈالے۔

پوچھا گیا:

اے میر المومنینؑ اس زمانے میں زندگی کیسے گزاریں؟

فرمایا:

ظاہر میں ان کے ساتھ مل کر رہو لیکن باطن میں ان کے مخالف رہو۔ آدمی جو کچھ کماتا ہے اسے وہی ملتا ہے اور جس کے ساتھ محبت کرتا ہے وہ اسی کے ساتھ محشور ہوگا۔اس کے ساتھ اللہ کی طرف سے فرج (کشائش) کا انتظار کرو۔[1]

[1] الخصال ص197ح5

اس باب میں بہت سی روایات ہیں جن میں سے کچھ میں نے اپنی کتاب مکیال المکارم[1] میں ذکر کی ہیں۔

44۔ چوالیسواں عمل:۔

گناہوں سے حقیقی توبہ کرنا:

اگرچہ درست ہے کہ حرام اعمال سے توبہ کرنا ہر زمانے میں واجب ہے لیکن اس زمانے (زمانہ غیبت) میں اس کی اہمیت اس لیے زیادہ ہے کیونکہ حضرت صاحب الامرؑ کی غیبت اور اس کے طولانی ہونے کے اسباب میں سے ایک سبب ہمارے بہت بڑے اور کثیر گناہ ہیں۔ پس یہ گناہ ظہور میں رکاوٹ کا باعث ہیں۔ جیسا کہ بحارالانوار میں امیر المومنینؑ سے روایت ہے اور اسی طرح امامؑ کی ایک توقیع مبارک کہ جو احتجاج میں مروی ہے کہ فرمایا:

"ہمیں ان سے کوئی چیز روکے ہوئے نہیں ہے سوائے ہم تک پہنچنے والے (وہ اعمال) کہ جنہیں ہم ناپسند کرتے ہیں اور ان سے ان اعمال کا سرزد ہونا پسند نہیں کرتے۔"[2]

---

[1] مکیال المکارم 2/284

[2] الاحتجاج 2/325 اور انہوں نے بحارالانوار 53/177 سے

توبہ یہ ہے کہ اپنے گزشتہ گناہوں پر پشیمان ہو کر مستقبل میں انہیں ترک کرنے کا عزم کرنا۔ اس کی علامت یہ ہے کہ جو واجبات چھوڑے ہیں (انہیں ادا کر کے) ان سے اپنا ذمہ بری کرانا، اور اپنے ذمے لوگوں کے جو حقوق باقی ہوں انہیں ادا کرنا اور گناہوں کی وجہ سے اپنے بدن پر بڑھے ہوئے گوشت کو ختم کرنا اور عبادت کی اس قدر مشقت برداشت کرنا کہ گناہوں کی لذت بھول جائے۔ اور یہ چھ کام انجام دینے سے توبہ کامل ہو جاتی ہے اور ویسی توبہ بن جاتی ہے کہ جیسی امیر المومنینؑ سے متعدد کتابوں میں بیان ہوئی ہے۔

پس اپنے نفس کو خبر دار کرو اور یہ نہ کہو کہ بالفرض اگر میں توبہ کر بھی لوں پھر بھی بہت سے لوگ توبہ نہیں کریں گے پس امامؑ کی غیبت جوں کی توں باقی رہے گی۔ پس تمام لوگوں کے گناہ امامؑ کی غیبت کو بڑھاتے ہیں اور ظہور میں تاخیر کا سبب ہیں۔

تو میں جواب میں کہتا ہوں کہ: اگر ساری مخلوق امامؑ کے ظہور میں تاخیر کا سبب ہے تو آپ اپنے نفس کی طرف دیکھیں کہ وہ ان لوگوں کے ساتھ تو نہیں ہے مجھے خوف ہے کہ کہیں آپ بھی ویسے ہی شمار نہ ہونے لگیں جیسے ہارون رشید نے امام موسی کاظمؑ، مامون نے امام رضاؑ کو اور متوکل نے امام علی نقیؑ کو سامرہ میں قید کیے رکھا۔

45۔ پینتالیسواں عمل:۔

روضۃ الکافی میں امام صادقؑ سے مروی ہے کہ فرمایا: "جب تم میں سے کوئی قائمؑ کی تمنا کرے تو اسے چاہیے کہ عافیت میں تمنا کرے کیونکہ اللہ تعالی نے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت بنا کر بھیجا تھا اور قائمؑ کو انتقام لینے والا بنا کر بھیجے گا۔"[1]

مصنف: یعنی ہم اللہ سے دعا کریں کہ ہم امامؑ سے اس حال میں ملاقات کریں کہ ہم مومن ہوں اور آخری زمانے کی گمراہیوں سے عافیت میں ہوں تا کہ ہم امامؑ کے انتقام کا نشانہ نہ بن جائیں۔

46۔ چھیالیسواں عمل:۔

لوگوں کو امامؑ سے محبت کی دعوت دینا۔

مومن کو چاہیے کہ لوگوں کو امامؑ سے محبت کی دعوت دے۔ ان کے سامنے امامؑ کے لوگوں پر احسان، ان کی برکات، ان کے وجود کے فائدے، اور ان کی لوگوں سے محبت جیسی باتیں بیان کرکے انہیں امامؑ سے محبت کی طرف

---

[1] الکافی 8/ 233ح306

بلائے اور انہیں ان اعمال کی تشویق دلائے کہ جن سے امامؑ کی محبت حاصل کی جاتی ہے۔

47۔ سینتالیسواں عمل:۔

امامؑ کا زمانہ غیبت طویل ہونے کی وجہ سے دل سخت نہ کریں بلکہ مولا کی یاد سے دلوں کو نرم و تر و تازہ رکھیں۔ اللہ رب العالمین نے قرآن کی سورہ حدید میں فرمایا ہے:

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَما نَزَلَ مِنَ الْحَقِّ وَلا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلُ فَطالَ عَلَيْهِمُ الأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فاسِقُون

"کیا مومنین کے لیے ابھی وقت نہیں آیا کہ ان کے دل ذکر خدا سے اور نازل ہونے والے حق سے نرم ہو جائیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی پھر ایک طویل مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور ان میں سے بہت سے لوگ فاسق ہیں۔"[1]

اور برہان میں امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے[2] کہ آپ نے فرمایا: یہ آیۃ

[1] سورۃ حدید:16

[2] البرہان 4/291، ج1

وَلا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتابَ مِنْ قَبْلُ فَطالَ عَلَيْهِمُ الأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ فاسِقُون

(ان لوگوں کی طرح نہ ہونا کہ جنہیں اس سے پہلے کتاب دی گئی پھر ان پر مدت طویل ہوگئی تو ان کے دل سخت ہوگئے اور ان میں سے اکثر فاسق ہیں)

زمانہ غیبت کے لوگوں کے لیے نازل ہوئی ہے۔

پھر فرمایا:

اعْلَمُوا أَنَّ اللّهَ يُحْيِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِها

جان لو کہ اللہ زمین کو مردہ ہونے کے بعد پھر زندہ کرے گا۔

امام محمد باقرؑ نے "زمین کے مردہ ہونے" کا معنی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اس سے مراد اہل زمین کا کفر ہے اور کافر مردہ ہوتا ہے۔ اللہ اسے قائم کے ذریعے زندہ کرے گا۔ پس وہ زمین میں عدل قائم فرمائیں گے پس زمین زندہ ہو جائے گی اور اہل زمین بھی مردہ ہونے کے بعد زندہ ہو جائیں گے۔[1]

اور کمال الدین میں امیر المومنینؑ سے صحیح سند کے ساتھ روایت ہے کہ فرمایا:

"ہمارے قائم کے لیے ایسی غیبت ہے کہ جس کی مدت طویل ہے گویا میں دیکھ رہا ہوں شیعہ ان کی غیبت میں ریوڑ کی طرح سرگرداں ہیں۔ وہ چراگاہ کی

---

[1] البرہان 4/291، ج4

تلاش میں ہیں مگر وہ اسے نہیں پاتے مگر جو اپنے دین پر ثابت قدم رہ جائیں اور امامؑ کی غیبت سے تنگ دل نہ ہوں تو ایسے لوگ قیامت کے دن میرے ساتھ میرے ہم درجہ ہوں گے۔"[1]

مصنف: اے صاحب الزمانؑ کے منتظر مومنین! اس عظیم بشارت پر تمہارے دل مسرور اور تمہاری آنکھیں ٹھنڈی ہونی چاہیں کیونکہ یہ تمام بشارتوں میں سب سے عظیم بشارت ہے۔ اور کوشش کرو کہ تمہارے دل نرم رہیں اور امامؑ زمانہ کی غیبت کے زمانہ میں تنگ دل نہ ہوں۔

اگر آپ یہ اعتراض کریں کہ دل کی نرمی و سختی تو ہمارے اختیار میں نہیں۔ تو میں بھی یہ بات تسلیم کرتا ہوں لیکن اس کے مقدمات اور اسباب تو آپ کے اختیار میں ہیں۔ یعنی آپ ایسے اعمال بجالاسکتے ہیں کہ جن سے آپ کے دل صاف ہو جائیں اور ایسے اعمال بھی کر سکتے ہیں جن سے آپ کے دل سخت ہو جائیں۔ پس اگر آپ دل کی سختی سے ڈرتے ہیں تو وہ اعمال ترک کر دیں جو قساوت قلبی کا باعث بنتے ہیں اور وہ اعمال پابندی سے انجام دیں جو دلوں کو صاف اور نرم کریں۔ جیسا کہ صاحب مجمع البیان نے مذکورہ آیۃ کی تفسیر میں فرمایا: پس ان کے دل سخت ہو گئے اور ان کا خشوع زائل ہو گیا اور وہ گناہوں کے عادی بن گئے۔[2]

---

[1] کمال الدین 1/303، ج14

[2] مجمع البیان 9/238

امام محمد باقر علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا: اللہ تعالی گناہ پر اتنا عذاب نہیں دے گا جتنی سزا قساوت قلبی پر دے گا۔[1]

یہاں پر میں اپنی اور اپنے بھائیوں کی نصیحت کے لیے چند امور ذکر کروں گا کہ جنہیں میں نے کتب حدیث میں دیکھا ہے اور اللہ ہی سے توفیق کا طالب ہوں۔

وہ امور کہ جن سے دل نرم اور رقیق بن جاتا ہے:

1. حضرت بقیۃ اللہ عجل اللہ فرجہ الشریف کے ذکر اور ان کی صفات، ان کے فضائل و خصائل پر مشتمل مجالس میں حاضر ہونا اور اہل بیتؑ کے وعظ و نصیحت پر مشتمل مجالس میں شرکت، اور قرآن کی مجالس میں شرکت کرنا بشرطیکہ آیات قرآنی کے معانی میں غور کیا جائے۔
2. زیارت قبور
3. موت کو کثرت سے یاد کرنا
4. یتیموں کے سر پر ہاتھ رکھنا، ان سے محبت کرنا اور ان پر احسان کرنا۔

وہ امور جو قساوت قلبی کا باعث ہیں:

1. ذکر خدا کو ترک کرنا۔

---

[1] تحف العقول:296 (وماضرب عبد بعقوبۃ اعظم من قساوت القلب)

2. حرام طعام کھانا۔
3. اہل دنیا کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا اور ان سے کثرت سے ملاقات کرنا۔
4. پیٹ بھر کر کھانا۔
5. بہت زیادہ ہنسنا
6. کھانے پینے کے بارے میں بہت سوچنا۔
7. ان چیزوں کے بارے بہت زیادہ گفتگو کرنا کہ جو آخرت میں کوئی فائدہ نہیں رکھتیں۔
8. لمبی امیدیں رکھنا۔
9. اول وقت میں نماز ادانہ کرنا۔
10. فاسقوں اور معصیت کاروں کے ساتھ بیٹھنا اور میل جول رکھنا۔
11. ایسی باتیں غور سے سننا کہ جو آخرت میں کسی کام کی نہیں۔
12. لہو ولعب کی خاطر شکار پہ جانا۔
13. دنیوی امور میں ریاست کی زمہ داری لینا، سرپرستی کرنا۔
14. بے حیائی کے مقامات پر جانا۔
15. عورتوں کے ساتھ میل جول رکھنا۔
16. دنیوی اموال کی کثرت۔
17. توبہ ترک کرنا۔
18. موسیقی سننا۔

19. نشہ آور چیزیں اور حرام مشروب کا پینا شراب وغیرہ۔

20. اہل علم کی محفلوں کو ترک کرنا۔یعنی ایسی مجالس میں حاضر نہ ہونا کہ جو دلوں کو پاک صاف اور نرم کرتی ہیں۔ جن میں احکام دین بیان کیے جاتے ہوں اور آئمہ طاہرین کی احادیث اور ان کے مواعظ حسنہ بیان کیے جاتے ہوں۔اسی طرح حضرت صاحب الزمانؑ کے خصائل بیان کیے جاتے ہوں۔ قرآنی آیات پڑھی جاتی ہوں۔ خصوصا ایسی محفل کہ جس میں احادیث بیان کرنے والا خود ان پر عمل پیرا بھی ہوں۔کیونکہ اس کے قول سے سننے والے کے دل پر ایک خاص اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ

امام رضاؑ سے روایت ہے کہ فرمایا:

"جو شخص ایسی مجلس میں بیٹھے کہ جس میں ہمارے امر کو زندہ کیا جاتا ہو تو اس کا دل اس دن مردہ نہیں ہو گا جس دن لوگوں کے دل مردہ ہو جائیں گے۔"[1]

[1] امالی الصدوق 68/المجلس 17 ح 4، بحار الانوار 44/278 ح 1

خلاصہ:

اپنی قساوت قلبی ختم کر کے اپنے دلوں کو نرم کریں۔ کہیں معاملہ یہاں تک نہ پہنچ جائے کہ آپ کے دل پر کوئی وعظ و نصیحت اثر ہی نہ کرے اور پھر رحمت خدا سے محروم رہ جائیں۔

48۔ اڑتالیسواں عمل:۔

حضرت صاحب الزمانؑ کی نصرت پر اتفاق اور اجتماع کرنا۔

یعنی مومنین کے دل آپس میں امامؑ کی نصرت پر متفق ہوں اور ان کی نصرت پر ایک دوسرے سے عہد و پیمان باندھیں اور اس عہد کو پورا کرنے کا تہیہ کریں۔

جیسا کہ شیخ مفید کو امامؑ کی لکھی گئی ایک توقیع مبارکہ میں بیان ہوا ہے۔ یہ وہ آخری توقیع ہے جسے شیخ الجلیل احمد بن ابی طالب الطبرسی نے کتاب الاحتجاج میں ذکر کیا ہے۔ اس میں مذکور ہے کہ:

اگر ہمارے شیعوں کو اللہ اطاعت کی توفیق دے اور ان کے دل ہمارے ساتھ اپنے عہد کو پورا کرنے کے لیے جمع ہو جائیں تو ہماری ملاقات میں کوئی تاخیر نہ ہوتی اور وہ جلد ہماری زیارت کی سعادت حاصل کرتے۔[1]

[1] الاحتجاج 2/325

49۔ انچاسواں عمل:۔

اپنے واجب مالی حقوق زکوٰۃ، خمس اور سہم امامؑ کی ادائیگی کا اہتمام کریں۔

اگرچہ یہ کام ہر زمانے میں واجب ہے لیکن غیبت امامؑ کے زمانہ میں اس کا ایک خاص اثر ہے اور اس بارے میں خصوصی حکم فرمایا گیا ہے۔

مذکورہ توقیع میں ہی امامؑ فرماتے ہیں:

"اور ہم آپ سے عہد کرتے ہیں۔۔۔ کہ آپ کے دینی بھائیوں میں سے جو بھی تقویٰ اختیار کرے گا اور اپنے زمے واجب حقوق کو ان کے مستحقین تک پہنچائے گا تو وہ فتنہ باطلہ اور گمراہی کی تاریکیوں سے امان میں رہے گا اور جو شخص اللہ کی دی ہوئی نعمتوں میں سے مستحقین کو ان کا حق پہنچانے سے بخل کرے گا تو وہ دنیا و آخرت میں خسارے میں رہے گا۔[1]

نوٹ:۔

کسی شخص پر عائد ہونے والے مالی حقوق میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وہ ہر سال رقم کی ایک خاص مقدار امام زمانہؑ کے لیے ہدیہ کرے۔ اور یہ واجب سہم امامؑ سے ہٹ کر ہے۔ کیونکہ سہم امام تو کچھ خاص اشیاء پر خاص صورتوں میں واجب ہوتا ہے کہ جن کی ذکر فقہی کتابوں میں موجود ہے۔ لیکن اپنے مال میں

[1] البحار 96/216، البرہان 1/297

سے ایک خاص رقم امام کے لیے سالانہ ہدیہ کرنے کی کوئی خاص شرط نہیں ہے بلکہ یہ ہر کسی کے لیے ہے چاہے فقیر ہو یا امیر، ہر حال میں واجب ہے کہ سالانہ امامؑ کی خدمت میں کچھ ہدیہ کرے۔

بحارالانوار اور البرہان میں مفضل سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا:

میں ایک دن امام صادقؑ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے پاس کوئی چیز تھی جسے امامؑ کے سامنے رکھ دیا۔ تو انہوں نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا: یہ آپ کے چاہنے والوں کی طرف سے ہدیہ ہے۔ تو آپ نے فرمایا: اے مفضل! میں اسے قبول کرتا ہوں لیکن اس لیے نہیں کہ مجھے اسکی ضرورت ہے بلکہ فقط اس لیے کہ اس سے ان کا تزکیہ ہو گا۔ پھر فرمایا: میں نے اپنے پدر گرامی سے سنا کہ فرمایا: جس شخص پر سال گزر جائے اور اس کے مال میں سے کم یا زیادہ کچھ بھی ہم تک نہ پہنچے تو اللہ بروز قیامت اس کی طرف نظر (رحمت) نہیں فرمائے گا مگر یہ کہ اللہ اسے معاف کر دے۔ پھر فرمایا: اے مفضل! یہ وہ فریضہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں ہمارے شیعوں پر فرض کیا ہے۔

ارشاد ہوا:

لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ ۬ؕ

"تم ہر گز نیکی کو نہیں پا سکتے یہاں تک کہ اپنی پسندیدہ چیزوں میں سے خرچ نہ کرو۔"[1]

ایک اور حدیث میں آیۃ شریفہ "**وَالَّذِيْنَ يَصِلُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ** " کی تفسیر میں فرمایا: "یہ امامؑ کا صلہ (ہدیہ) ہے کہ جو ہر سال دینا ہوتا ہے چاہے کم ہو یا زیادہ۔ پھر فرمایا: اور اس سے ہم کچھ نہیں چاہتے سوائے یہ کہ تمہارا تزکیہ ہو۔"[2]

ایک اور حدیث میں فرمایا:

"اپنے اموال میں سے آل محمد علیہم السلام کے لیے صلہ (ہدیہ) کو ترک نہ کرو۔ جو غنی ہو وہ اپنی حیثیت کے مطابق اور جو نادار ہو وہ اپنی حیثیت کے مطابق دے۔ اور جو چاہتا ہے کہ اللہ اس کی حاجات پوری کرے تو وہ اپنی سب سے ضروری چیزوں میں سے آل محمد اور ان کے شیعوں کو ہدیہ کرے۔"[3]

اور فقیہ میں امام جعفر صادقؑ سے روایت ہے کہ:

---

[1] بحارالانوار 96/216 البرہان 1/297 اور آیۃ سورہ آل عمران:92

[2] بحارالانوار 96/216ح5 البرہان 2/289 اور آیہ سورہ رعد:21

[3] بحارالانوار 96/216ح6

"ایک درھم جو امام تک پہنچایا جائے وہ ان دس لاکھ درہموں سے
بہتر ہے کہ جو راہ خدا میں کسی اور کو دیئے جائیں۔"[1]

مصنف: اور یہ سچے خوابوں میں سے ایک ہے کہ میں نے ایک رات عالم خواب میں ایک جلیل القدر شخصیت کو دیکھا جس نے کہا: بندہ مومن اپنے مال میں سے جو چیز زمانہ غیبت میں امام کے لیے خرچ کرتا ہے اس کا ثواب زمان حضور میں بھیجی گئی چیز کے مقابل ایک ہزار ایک مرتبہ زیادہ ہوتا ہے۔

اکیاونویں عمل میں بھی اسی کی تائید میں حدیث آئے گی۔

یاد رہے کہ اس زمانے میں جبکہ امام ؑ پردہ غیبت میں ہیں، ضروری ہے کہ مومن امام کے لیے جو ہدیہ پیش کرتا ہے اسے ان امور میں صرف کرے جو امام ؑ کے پسندیدہ ہوں۔ مثلا امام سے متعلقہ لکھی گئی کتابوں کی طباعت میں صرف کرے۔ یا ان مجالس میں صرف کرے جہاں امام ؑ کے فضائل و اخلاق بیان کیے جاتے ہوں یا امام ؑ کے چاہنے والوں کو امام کی طرف سے بطور ہدیہ پیش کرے۔ اسی طرح اہم کو غیر اہم پر ترجیح دے۔ واللہ العالم۔

اسی طرح یہ بھی حقوق مالیہ میں سے ہے کہ بندہ صلہ رحمی کرے، اپنے پڑوسیوں کی مدد کرے حتی کہ انہیں گھر کی ضروری چیزیں عاریۃ دے مثلا برتن

---

[1] من لایحضرہ الفقیہ 2/72

اور چراغ وغیرہ اور اگر وہ کم قیمت چیزوں کی ضرورت محسوس کریں جیسے نمک وغیرہ تو ایسی چیزیں بھی انہیں ہدیہ کر دے۔

50۔ پچاسواں عمل:۔

المرابطہ

مرابطہ کی دو قسمیں ہیں:

پہلی قسم:

یہ قسم فقہاء نے کتاب الجہاد میں ذکر کی ہے۔اس سے مراد یہ ہے کہ سرحد کے قریب کسی وادی میں ٹھہرے اور کفار کے شہروں کے قریب اپنی سواری باندھے تاکہ اگر کفار مسلمانوں پر حملہ کرنے نکلیں تو اس کی مسلمانوں کو اطلاع دے۔یا اگر کفار مسلمانوں پر تجاوز و زیادتی کریں تو وہ مسلمانوں کا دفاع کرے۔یہ عمل مستحب مؤکد ہے چاہے زمانہ حضور ہو یا زمانہ غیبت ہو۔جیسا کہ علامہ نے ارشاد میں اور شہید نے الروضہ میں ذکر کیا ہے۔اور رسول خداؐ سے روایت ہے کہ فرمایا:"

ہر مرنے والے کا عمل رک جاتا ہے سوائے راہ خدا میں مرابطہ کرنے والے کے۔کیونکہ اس کا عمل قیامت تک نمو پاتا ہے۔اور وہ قبر کی آزمائش (عذاب) سے محفوظ رہتا ہے۔"[1]

---

[1] المنتہیٰ 2/902

ایک اور روایت میں جو جواہر اور منتہیٰ میں وارد ہوئی ہے، حضور فرماتے ہیں:

"ایک رات راہ خدا میں گھوڑا لے کر (مرابطہ کرنا) ایک مہینے کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے۔"[1]

مرابطہ کی اس قسم کی دو شرائط ہیں:

1. کسی ایسے علاقہ یا مقام پر وقوف کیا جائے (سرحدی علاقہ) کہ جہاں سے اسلامی شہروں کی حفاظت کی جائے۔ رسول خداؐ نے یہ کام (ملک کے) اطراف سے شروع کیا (جہاں سے دشمن کے حملہ کا خطرہ ہوتا ہے)۔ اسی لیے فقہاء نے کہا: اگر بندہ اس جگہ ٹھہرنے پر قادر نہیں تو اسے چاہیے کہ کسی اور شخص کو اپنی نیابت میں وہاں ٹھہرائے۔
2. مرابطہ کی کم از کم مدت تین دن ہے۔ جیسا کہ ارشاد وغیرہ میں مذکور ہے اور زیادہ سے زیادہ مدت چالیس دن ہے۔ لیکن اگر کوئی چالیس دن سے زیادہ ٹھہرے تو وہ مجاہدین میں سے شمار ہوگا اور راہ خدا میں جہاد کرنے والے کا ثواب ملے گا۔

---

[1] جواہر الکلام: مجلد الحج والجہاد ص 555، المنتہیٰ: 2/902

دوسری قسم:۔

مرابطہ یعنی اپنا گھوڑا (سواری) اور تلوار (اسلحہ) تیار رکھے تاکہ ظہور امامؑ کی صورت میں ان کی نصرت کرنے کی قوت واستعداد حاصل کرے۔ مرابطہ کی اس قسم کا کوئی وقت اور مقام معین نہیں ہے۔ روضۃ الکافی میں ابو عبد اللہ الجعفی سے مروی ہے کہ: مجھ سے ابو جعفر بن علیؑ نے فرمایا: تمہارے پاس کتنے گھوڑے ہیں؟ میں نے کہا چالیس۔ فرمایا لیکن ہمارا مرابطہ پورے زمانے کا ہے۔ پس جو شخص ہماری خاطر ایک گھوڑا تیار رکھے تو اسے اس کے وزن اور جو کچھ اس کے پاس ہوگا اس کے وزن کے برابر (اجر ملے گا) اور جو ہمارے لیے اسلحہ تیار رکھے (نصرت کے لیے) تو اسے اس کے وزن کے برابر اجر ملے گا۔ پس ایک مرتبہ سے دوسری مرتبہ، تیسری مرتبہ اور چوتھی مرتبہ (جنگی تیاری) سے مت گھبراؤ اور بے صبری مت کرو۔ کیونکہ ہماری اور تمہاری مثال اس نبی کی سی ہے جو بنی اسرائیل کے پاس موجود ہو۔ پس اللہ نے ان کی طرف وحی فرمائی کہ اپنی قوم کو جنگ کے لیے تیار کرو میں تمہاری نصرت کروں گا۔ پس انہوں نے قوم کو پہاڑوں کی چوٹیوں اور دیگر مقامات سے اکٹھا کیا۔ پھر ان کی طرف رخ کیا پھر (جنگ ہوئی) اور انہوں نے تلواروں اور نیزوں سے لڑائی کی حتی کہ شکست کھا گئے۔ پھر اللہ نے ان کی طرف وحی کی کہ اپنی قوم کو جنگ کی طرف بلاؤ۔ پھر انہوں نے بلایا تو قوم نے کہا: آپ نے نصرت کا وعدہ کیا تھا مگر نصرت کیوں نہ

کی؟ تو اللہ نے وحی فرمائی کہ: یا تو یہ جنگ کا راستہ اختیار کریں یا پھر جہنم کا۔ تو نبی نے کہا: اے رب مجھے جہنم کی نسبت جنگ پسند ہے۔ پس پھر قوم کو بلایا تو اس میں سے اہل بدر کی تعداد کے برابر 313 نے جواب دیا اور حامی بھر لی۔ پس پھر نبی ان کے ساتھ ہوئے اور تلواروں اور نیزوں سے لڑائی ہوئی اور اللہ نے انہیں فتح عطا فرمائی۔[1]

علامہ مجلسی نے اس کی تشریح میں فرمایا کہ: رِبَاطُنَا رِبَاطُ اَلدَّھْرِ ۔ ہمارا مرابطہ پورے زمانے کا مرابطہ ہے۔ اس سے مراد یہ ہے کہ ہمارے شیعوں کو چاہیے کہ وہ خود کو امام حق کی اطاعت کے لیے آمادہ رکھیں اور ان کے ظہور کے منتظر رہیں اور ان کی نصرت کے لیے مستعد رہیں۔

اسی طرح امامؑ کے قول۔۔۔۔کہ اسے اس کے وزن جتنا ثواب ملے گا۔۔۔الخ کی تشریح میں فرمایا: کہ اس شخص کو اس سواری کے وزن کے دوگنا برابر ہر روز سونا اور چاندی صدقہ کرنے کا ثواب ملے گا۔[2] واللہ العالم

اسی مورد میں اور بھی روایات موجود ہیں جنہیں میں نے اپنی کتاب مکیال المکارم کے جزء ثانی میں درج کیا ہے۔

---

[1] روضۃ الکافی: ص381

[2] مکیال المکارم: 2/397

51۔ اکیاونواں عمل:۔

اپنے اندر صفات حمیدہ اور اخلاق کریمہ پیدا کریں۔

شرعی واجبات و عبادات بجالائیں۔ خود کو گناہوں سے محفوظ رکھیں کہ شریعت نے گناہوں سے روکا ہے۔ یہ اس لیے کہ کیونکہ ان امور کی زمانہ غیبت میں رعایت کرنا زمانہ حضور سے زیادہ مشکل ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں فتنے زیادہ ہیں، ملحدوں، شک ڈالنے والوں اور مومنین کو گمراہ کرنے والوں کی کثرت ہے۔

اسی لیے حدیث نبویؐ میں ہے کہ نبیﷺ نے امام علی علیہ السلام سے فرمایا:

"اے علی علیہ السلام !لوگوں میں سب سے باعظمت ایمان رکھنے والے اور سب سے زیادہ یقین رکھنے والے لوگ وہ ہیں جو آخری زمانے میں ہوں گے کہ وہ ابھی نبیؐ سے ملحق نہیں ہوئے تھے کہ نبیؐ ان کے درمیان سے اٹھالیے گئے تو وہ سفیدی پر سیاہی کے ساتھ ایمان لائے۔[1]۔(سفیدی پر سیاہی اشارہ ہے کاغذ وغیرہ پر لکھی ہوئی تحریروں کی طرف۔یعنی ان لوگوں نے آنکھوں سے نبیﷺ کو نہیں دیکھا بلکہ ان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہوا پڑھا اس پر ایمان لے آئے۔)

اسی طرح بحارالانوار میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا:

"جو شخص چاہتا ہے کہ وہ حضرت قائم عجل اللہ فرجہ الشریف کے اصحاب میں سے قرار پائے تو اسے چاہیے کہ انتظار کرے اور حالت انتظار میں

---

[1] کمال الدین 1 / 288ح8

تقوی اور حسن اخلاق کا دامن تھامے رکھے۔ پس اگر قائمؑ کے قیام کے وقت وہ زندہ نہ ہوا تو اسے وہی اجر ملے گا جو قائمؑ کے ساتھی کو ملے گا۔[1]

اور کافی میں امام صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ فرمایا:

"تم میں سے جو شخص دشمن سے چھپ کر فریضہ نماز کو اپنے وقت پر ادا کرے گا اور مکمل کرلے تو اللہ تعالی اس کے پچیس فریضہ نمازوں کا ثواب لکھے گا۔ اور اگر کوئی مومن نافلہ نماز کو اپنے وقت پر ادا کرے تو اللہ اس کے لیے دس نافلہ نمازوں کا ثواب لکھے گا۔ اور تم میں سے جو کوئی ایک نیکی بجالائے تو اللہ اس کے لیے دس نیکیوں کا ثواب لکھے گا۔ اور اگر کوئی مومن اپنے اعمال اچھے طریقے سے انجام دے تو اللہ اس کی نیکیوں میں کئی گنا اضافہ کر دیتا ہے۔ اسی طرح جو شخص تقیہ کے ذریعے اپنے دین، اپنے امام، اور اپنی جان کی حفاظت کرے تو اسے کئی گنا زیادہ اجر عطا کرتا ہے۔ بے شک اللہ عزوجل کریم ہے۔"[2]

اگر آپ کہیں کہ اس زمانہ میں جبکہ ہمارے امام غائب ہیں تو ہم کس طرح تقیہ کے ذریعے ان کی حفاظت کرسکتے ہیں؟ تو جوابا عرض ہے کہ بہت سے ایسے مواقع پیش آتے ہیں کہ جن میں تقیہ واجب ہوتا ہے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کہ دشمن لوگ امامؑ کی بے ادبی کرتے ہیں اور ان کے لیے پست الفاظ استعمال

---

[1] بحارالانوار 130/52

[2] الکافی: 333/1

کرتے ہیں اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو انہیں نہیں کہنی چاہیں۔ ایسے مواقع پہ تقیہ کی مخالفت کرنے والے (تقیہ چھوڑنے والے) دراصل امامؑ کی اس توہین کا سبب بن رہے ہوتے ہیں۔

جیسا کہ اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا:

وَلَا تَسُبُّوا الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَيَسُبُّوا اللّٰهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ "

جو غیر اللہ کو پکارتے ہیں انہیں گالیاں نہ دوورنہ وہ جواباً اللہ کو لاعلمی اور دشمنی کی بنا پر گالیاں دیں گے۔"[1]

اس باب میں بہت سی روایات موجود ہیں۔

52۔ باون واں عمل:۔

جمعہ کے دن امام عجل اللہ فرجہ الشریف سے متعلقہ دعاء ندبہ پڑھنا۔

اسی طرح یہی دعا عید غدیر، عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے موقع پر خشوع وخضوع سے پڑھی جائے۔ جیسا کہ زاد المعاد میں روایت موجود ہے۔[2]

53۔ ترپن واں عمل:۔

یوم جمعہ میں خود کو امامؑ کا مہمان قرار دیتے ہوئے وہ زیارت پڑھنا کہ سید ابن طاوس نے کتاب جمال الاسبوع میں ذکر کیا ہے۔

---

[1] سورۃ انعام:108

[2] زادالمعاد:438

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا حُجَّةَ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ،

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ،

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا نُورَ اللَّهِ الَّذِي يَهْتَدِي بِهِ الْمُهْتَدُونَ وَيُفَرَّجُ بِهِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ،

السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْمُهَذَّبُ الْخَائِفُ السَّلاَمُ عَلَيْكَ أَيُّهَا الْوَلِيُّ النَّاصِحُ،

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا سَفِينَةَ النَّجَاةِ السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا عَيْنَ الْحَيَاةِ.

السَّلاَمُ عَلَيْكَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ الطَّيِّبِينَ الطَّاهِرِينَ.

السَّلاَمُ عَلَيْكَ عَجَّلَ اللَّهُ لَكَ مَا وَعَدَكَ مِنَ النَّصْرِ وَظُهُورِ الْأَمْرِ.

السَّلاَمُ عَلَيْكَ يَا مَوْلاَيَ أَنَا مَوْلاَكَ عَارِفٌ بِأُولاَكَ وَأُخْرَاكَ.أَتَقَرَّبُ إِلَى اللَّهِ تَعَالَى بِكَ وَبِآلِ بَيْتِكَ وَأَنْتَظِرُ ظُهُورَكَ وَظُهُورَ الْحَقِّ عَلَى يَدَيْكَ، وَأَسْأَلُ اللَّهَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَأَنْ يَجْعَلَنِي مِنَ الْمُنْتَظِرِينَ لَكَ وَالتَّابِعِينَ وَالنَّاصِرِينَ لَكَ عَلَى أَعْدَائِكَ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْكَ فِي جُمْلَةِ أَوْلِيَائِكَ.

يَا مَوْلاَيَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْكَ وَعَلَى آلِ بَيْتِكَ هَذَا يَوْمُ الْجُمُعَةِ وَهُوَ يَوْمُكَ الْمُتَوَقَّعُ فِيهِ ظُهُورُكَ وَالْفَرَجُ فِيهِ لِلْمُؤْمِنِينَ عَلَى يَدَيْكَ وَقَتْلُ الْكَافِرِينَ بِسَيْفِكَ وَأَنَا يَا مَوْلاَيَ فِيهِ ضَيْفُكَ وَجَارُكَ وَأَنْتَ يَا

مَوْلاَیَ کَرِیمٌ مِنْ أَوْلاَدِ الْکِرَامِ وَمَأْمُورٌ بِالضِّیَافَةِ وَالْإِجَارَةِ فَأَضِفْنِی وَأَجِرْنِی صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَیْكَ وَعَلَی أَهْلِ بَیْتِكَ الطَّاهِرِینَ [1]

54۔چون واں عمل:۔

کمال الدین اور جمال الاسبوع میں صحیح و معتبر روایت میں ہے کہ شیخ عثمان بن سعید العمری نے یہ دعا تلاوت کرنے کا حکم دیا ہے اور فرمایا: شیعوں پر واجب ہے کہ امامؑ کی غیبت کے زمانہ میں اس دعا کی تلاوت کریں۔

مصنف: یہ وہ جلیل القدر شخصیت ہیں جو غیبت صغریٰ میں امامؑ کے نواب اربعہ میں سے پہلے نائب ہیں۔پس وہ جو کچھ فرماتے ہیں وہ سب امامؑ زمانؑ سے بیان ہوا ہوتا ہے۔میری روح ان پر فدا ہو۔پس بناء پر ایں آپ جب بھی اپنے اندر حسن توجہ حاصل کریں تو یہ دعا تلاوت کریں اور اس میں کوتاہی نہ کریں۔خصوصا سید ابن طاوس جمال الاسبوع میں فرماتے ہیں:

"کہ جو کچھ ہم نے ذکر کیا کہ نماز عصر کے بعد یہ دعا پڑھو تو اگر آپ کے لیے اس وقت پڑھنا مشکل ہو تو پھر بھی اس دعا کو ترک کرنے سے بچو۔یہ چیز ہم نے اللہ کے اس خاص فضل سے جانی ہے جس کے ساتھ اس نے ہمیں خاص کیا۔پس آپ اس پر اعتماد رکھیں۔"

---

[1] جمال الاسبوع:37

اس عبارت سے پتا چلتا ہے کہ اس طرح کا امر حضرت صاحب العصرؑ کی جانب سے سید رحمہ اللہ کی طرف صادر ہوا ہے۔ اور یہ بات سید کے مقام سے بعید بھی نہیں۔

اور وہ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي نَفْسَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي نَفْسَكَ لَمْ أَعْرِفْ رَسُولَكَ. اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي رَسُولَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي رَسُولَكَ لَمْ أَعْرِفْ حُجَّتَكَ. اللَّهُمَّ عَرِّفْنِي حُجَّتَكَ فَإِنَّكَ إِنْ لَمْ تُعَرِّفْنِي حُجَّتَكَ ضَلَلْتُ عَنْ دِينِي. اللَّهُمَّ لاَ تُمِتْنِي مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَلاَ تُزِغْ قَلْبِي بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنِي. اللَّهُمَّ فَكَمَا هَدَيْتَنِي لِوِلاَيَةِ مَنْ فَرَضْتَ عَلَيَّ طَاعَتَهُ مِنْ وِلاَيَةِ وُلاَةِ أَمْرِكَ بَعْدَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَتَّى وَالَيْتُ وُلاَةَ أَمْرِكَ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ وَالْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً وَجَعْفَراً وَمُوسَى وَعَلِيّاً وَمُحَمَّداً وَعَلِيّاً وَالْحَسَنَ وَالْحُجَّةَ الْقَائِمَ الْمَهْدِيَّ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِمْ أَجْمَعِينَ. اللَّهُمَّ فَثَبِّتْنِي عَلَى دِينِكَ وَاسْتَعْمِلْنِي بِطَاعَتِكَ وَلَيِّنْ قَلْبِي لِوَلِيِّ أَمْرِكَ وَعَافِنِي مِمَّا امْتَحَنْتَ بِهِ خَلْقَكَ وَثَبِّتْنِي عَلَى طَاعَةِ وَلِيِّ أَمْرِكَ الَّذِي سَتَرْتَهُ عَنْ خَلْقِكَ وَبِإِذْنِكَ غَابَ عَنْ بَرِيَّتِكَ وَأَمْرَكَ يَنْتَظِرُ وَأَنْتَ الْعَالِمُ غَيْرُ الْمُعَلَّمِ بِالْوَقْتِ الَّذِي فِيهِ صَلاَحُ أَمْرِ وَلِيِّكَ فِي الْإِذْنِ لَهُ بِإِظْهَارِ أَمْرِهِ وَكَشْفِ سِتْرِهِ فَصَبِّرْنِي عَلَى ذَلِكَ حَتَّى لاَ أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلاَ تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ وَلاَ كَشْفَ مَا سَتَرْتَ وَلاَ

الْبَحْثَ عَمَّا كَتَمْتَ وَلاَ أُنَازِعَكَ فِي تَدْبِيرِكَ وَلاَ أَقُولَ لِمَ وَكَيْفَ وَمَا بَالُ وَلِيِّ الْأَمْرِ لاَ يَظْهَرُ وَقَدِ امْتَلَأَتِ الْأَرْضُ مِنَ الْجَوْرِ وَأُفَوِّضُ أُمُورِي كُلَّهَا إِلَيْكَ.اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ أَنْ تُرِيَنِي وَلِيَّ أَمْرِكَ ظَاهِراً نَافِذَ الْأَمْرِ مَعَ عِلْمِي بِأَنَّ لَكَ السُّلْطَانَ وَالْقُدْرَةَ وَالْبُرْهَانَ وَالْحُجَّةَ وَالْمَشِيَّةَ وَالْحَوْلَ وَالْقُوَّةَ فَافْعَلْ ذَلِكَ بِي وَبِجَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ حَتَّى نَنْظُرَ إِلَى وَلِيِّ أَمْرِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ ظَاهِرَ الْمَقَالَةِ وَاضِحَ الدَّلاَلَةِ هَادِياً مِنَ الضَّلاَلَةِ شَافِياً مِنَ الْجَهَالَةِ أَبْرِزْ يَا رَبِّ مُشَاهَدَتَهُ وَثَبِّتْ قَوَاعِدَهُ وَاجْعَلْنَا مِمَّنْ تَقَرُّ عَيْنُهُ بِرُؤْيَتِهِ وَأَقِمْنَا بِخِدْمَتِهِ وَتَوَفَّنَا عَلَى مِلَّتِهِ وَاحْشُرْنَا فِي زُمْرَتِهِ.اللَّهُمَّ أَعِذْهُ مِنْ شَرِّ جَمِيعِ مَا خَلَقْتَ وَذَرَأْتَ وَبَرَأْتَ وَأَنْشَأْتَ وَصَوَّرْتَ وَاحْفَظْهُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِ وَعَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ شِمَالِهِ (وَمِنْ فَوْقِهِ وَمِنْ تَحْتِهِ) بِحِفْظِكَ الَّذِي لاَ يَضِيعُ مَنْ حَفِظْتَهُ بِهِ وَاحْفَظْ فِيهِ رَسُولَكَ وَوَصِيَّ رَسُولِكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلاَمُ.اللَّهُمَّ وَمُدَّ فِي عُمْرِهِ وَزِدْ فِي أَجَلِهِ وَأَعِنْهُ عَلَى مَا وَلَّيْتَهُ وَاسْتَرْعَيْتَهُ وَزِدْ فِي كَرَامَتِكَ لَهُ فَإِنَّهُ الْهَادِي الْمَهْدِيُّ وَالْقَائِمُ الْمُهْتَدِي وَالطَّاهِرُ التَّقِيُّ الزَّكِيُّ النَّقِيُّ الرَّضِيُّ الْمَرْضِيُّ الصَّابِرُ الشَّكُورُ الْمُجْتَهِدُ.اللَّهُمَّ وَلاَ تَسْلُبْنَا الْيَقِينَ لِطُولِ الْأَمَدِ فِي غَيْبَتِهِ وَانْقِطَاعِ خَبَرِهِ عَنَّا وَلاَ تُنْسِنَا ذِكْرَهُ وَانْتِظَارَهُ وَالْإِيمَانَ بِهِ وَقُوَّةَ الْيَقِينِ فِي ظُهُورِهِ وَالدُّعَاءَ لَهُ وَالصَّلاَةَ عَلَيْهِ حَتَّى لاَ يُقَنِّطَنَا طُولُ غَيْبَتِهِ مِنْ قِيَامِهِ وَيَكُونَ يَقِينُنَا فِي ذَلِكَ كَيَقِينِنَا فِي قِيَامِ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَمَا جَاءَ بِهِ مِنْ وَحْيِكَ وَتَنْزِيلِكَ فَقَوِّ قُلُوبَنَا

عَلَى الْإِيمَانِ بِهِ حَتَّى تَسْلُكَ بِنَا عَلَى يَدَيْهِ مِنْهَاجَ الْهُدَى وَالْمَحَجَّةَ الْعُظْمَى وَالطَّرِيقَةَ الْوُسْطَى وَقَوِّنَا عَلَى طَاعَتِهِ وَثَبِّتْنَا عَلَى مُتَابَعَتِهِ (مُشَايَعَتِهِ) وَاجْعَلْنَا فِي حِزْبِهِ وَأَعْوَانِهِ وَأَنْصَارِهِ وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَلاَ تَسْلُبْنَا ذَلِكَ فِي حَيَاتِنَا وَلاَ عِنْدَ وَفَاتِنَا حَتَّى تَتَوَفَّانَا وَنَحْنُ عَلَى ذَلِكَ لاَ شَاكِّينَ وَلاَ نَاكِثِينَ وَلاَ مُرْتَابِينَ وَلاَ مُكَذِّبِينَ.اللَّهُمَّ عَجِّلْ فَرَجَهُ وَأَيِّدْهُ بِالنَّصْرِ وَانْصُرْ نَاصِرِيهِ وَاخْذُلْ خَاذِلِيهِ وَدَمْدِمْ عَلَى مَنْ نَصَبَ لَهُ وَكَذَّبَ بِهِ وَأَظْهِرْ بِهِ الْحَقَّ وَأَمِتْ بِهِ الْجَوْرَ وَاسْتَنْقِذْ بِهِ عِبَادَكَ الْمُؤْمِنِينَ مِنَ الذُّلِّ وَانْعَشْ بِهِ الْبِلاَدَ وَاقْتُلْ بِهِ جَبَابِرَةَ الْكُفْرِ وَاقْصِمْ بِهِ رُؤُوسَ الضَّلاَلَةِ وَذَلِّلْ بِهِ الْجَبَّارِينَ وَالْكَافِرِينَ وَأَبِرْ بِهِ الْمُنَافِقِينَ وَالنَّاكِثِينَ وَجَمِيعَ الْمُخَالِفِينَ وَالْمُلْحِدِينَ فِي مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَاوَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَسَهْلِهَا وَجَبَلِهَا حَتَّى لاَ تَدَعَ مِنْهُمْ دَيَّاراً وَلاَ تُبْقِيَ لَهُمْ آثَاراً طَهِّرْ مِنْهُمْ بِلاَدَكَ وَاشْفِ مِنْهُمْ صُدُورَ عِبَادِكَ وَجَدِّدْ بِهِ مَا امْتَحَى مِنْ دِينِكَ وَأَصْلِحْ بِهِ مَا بُدِّلَ مِنْ حُكْمِكَ وَغُيِّرَ مِنْ سُنَّتِكَ حَتَّى يَعُودَ دِينُكَ بِهِ وَعَلَى يَدَيْهِ غَضّاً جَدِيداً صَحِيحاً لاَ عِوَجَ فِيهِ وَلاَ بِدْعَةَ مَعَهُ حَتَّى تُطْفِئَ بِعَدْلِهِ نِيرَانَ الْكَافِرِينَ فَإِنَّهُ عَبْدُكَ الَّذِي اسْتَخْلَصْتَهُ لِنَفْسِكَ وَارْتَضَيْتَهُ لِنَصْرِ دِينِكَ وَاصْطَفَيْتَهُ بِعِلْمِكَ وَعَصَمْتَهُ مِنَ الذُّنُوبِ وَبَرَّأْتَهُ مِنَ الْعُيُوبِ وَأَطْلَعْتَهُ عَلَى الْغُيُوبِ وَأَنْعَمْتَ عَلَيْهِ وَطَهَّرْتَهُ مِنَ الرِّجْسِ وَنَقَّيْتَهُ مِنَ الدَّنَسِ.اللَّهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ

وَعَلَى آبَائِهِ الْأَئِمَّةِ الطَّاهِرِينَ وَعَلَى شِيعَتِهِ الْمُنْتَجَبِينَ وَبَلِّغْهُمْ مِنْ آمَالِهِمْ مَا يَأْمُلُونَ وَاجْعَلْ ذَلِكَ مِنَّا خَالِصاً مِنْ كُلِّ شَكٍّ وَشُبْهَةٍ وَرِيَاءٍ وَسُمْعَةٍ حَتَّى لاَ نُرِيدَ بِهِ غَيْرَكَ وَلاَ نَطْلُبَ بِهِ إِلاَّ وَجْهَكَ.اللَّهُمَّ إِنَّا نَشْكُو إِلَيْكَ فَقْدَ نَبِيِّنَا وَغَيْبَةَ إِمَامِنَا (وَلِيِّنَا) وَشِدَّةَ الزَّمَانِ عَلَيْنَا وَوُقُوعَ الْفِتَنِ بِنَا وَتَظَاهُرَ الْأَعْدَاءِ عَلَيْنَا وَكَثْرَةَ عَدُوِّنَا وَقِلَّةَ عَدَدِنَا.

اللَّهُمَّ ففرج (فَافْرُجْ) ذَلِكَ عَنَّا بِفَتْحٍ مِنْكَ تُعَجِّلُهُ وَنَصْرٍ مِنْكَ تُعِزُّهُ وَإِمَامِ عَدْلٍ تُظْهِرُهُ إِلَهَ الْحَقِّ آمِينَ.اللَّهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ أَنْ تَأْذَنَ لِوَلِيِّكَ فِي إِظْهَارِ عَدْلِكَ فِي عِبَادِكَ وَقَتْلِ أَعْدَائِكَ فِي بِلاَدِكَ حَتَّى لاَ تَدَعَ لِلْجَوْرِ يَا رَبِّ دِعَامَةً إِلاَّ قَصَمْتَهَا وَلاَ بَقِيَّةً إِلاَّ أَفْنَيْتَهَا وَلاَ قُوَّةً إِلاَّ أَوْهَنْتَهَا وَلاَ رُكْناً إِلاَّ هَدَمْتَهُ وَلاَ حَدّاً إِلاَّ فَلَلْتَهُ وَلاَ سِلاَحاً إِلاَّ أَكْلَلْتَهُ وَلاَ رَايَةً إِلاَّ نَكَّسْتَهَا وَلاَ شُجَاعاً إِلاَّ قَتَلْتَهُ وَلاَ جَيْشاً إِلاَّ خَذَلْتَهُ وَارْمِهِمْ يَا رَبِّ بِحَجَرِكَ الدَّامِغِ وَاضْرِبْهُمْ بِسَيْفِكَ الْقَاطِعِ وَبَأْسِكَ الَّذِي لاَ تَرُدُّهُ عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِينَ وَعَذِّبْ أَعْدَاءَكَ وَأَعْدَاءَ وَلِيِّكَ وَأَعْدَاءَ رَسُولِكَ صَلَوَاتُكَ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِيَدِ وَلِيِّكَ وَأَيْدِي عِبَادِكَ الْمُؤْمِنِينَ.اللَّهُمَّ اكْفِ وَلِيَّكَ وَحُجَّتَكَ فِي أَرْضِكَ هَوْلَ عَدُوِّهِ وَكَيْدَ مَنْ أَرَادَهُ (كَادَهُ) وَامْكُرْ بِمَنْ مَكَرَ بِهِ وَاجْعَلْ دَائِرَةَ السَّوْءِ عَلَى مَنْ أَرَادَ بِهِ سُوءاً وَاقْطَعْ عَنْهُ مَادَّتَهُمْ وَأَرْعِبْ لَهُ قُلُوبَهُمْ وَزَلْزِلْ أَقْدَامَهُمْ وَخُذْهُمْ جَهْرَةً وَبَغْتَةً وَشَدِّدْ عَلَيْهِمْ عَذَابَكَ وَأَخْزِهِمْ فِي عِبَادِكَ وَالْعَنْهُمْ فِي بِلاَدِكَ وَأَسْكِنْهُمْ أَسْفَلَ نَارِكَ وَأَحِطْ بِهِمْ أَشَدَّ

عَذَابِكَ وَأَصْلِهِمْ نَاراً وَاحْشُ قُبُورَ مَوْتَاهُمْ نَاراً وَأَصْلِهِمْ حَرَّ نَارِكَ فَإِنَّهُمْ أَضَاعُوا الصَّلاَةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ وَأَضَلُّوا عِبَادَكَ وَأَخْرَبُوا بِلاَدَكَ.اللَّهُمَّ وَأَحْيِ بِوَلِيِّكَ الْقُرْآنَ وَأَرِنَا نُورَهُ سَرْمَداً لاَ لَيْلَ فِيهِ وَأَحْيِ بِهِ الْقُلُوبَ الْمَيِّتَةَ وَاشْفِ بِهِ الصُّدُورَ الْوَغِرَةَ (۱) وَاجْمَعْ بِهِ الْأَهْوَاءَ الْمُخْتَلِفَةَ عَلَى الْحَقِ وَأَقِمْ بِهِ الْحُدُودَ الْمُعَطَّلَةَ وَالْأَحْكَامَ الْمُهْمَلَةَ حَتَّى لاَ يَبْقَى حَقٌّ إِلاَّ ظَهَرَ وَلاَ عَدْلٌ إِلاَّ زَهَرَ وَاجْعَلْنَا يَا رَبِّ مِنْ أَعْوَانِهِ وَمُقَوِّيَةِ سُلْطَانِهِ وَالْمُؤْتَمِرِينَ لِأَمْرِهِ وَالرَّاضِينَ بِفِعْلِهِ وَالْمُسَلِّمِينَ لِأَحْكَامِهِ وَمِمَّنْ لاَ حَاجَةَ بِهِ إِلَى التَّقِيَّةِ مِنْ خَلْقِكَ.وَأَنْتَ يَا رَبِّ الَّذِي تَكْشِفُ الضُّرَّ وَتُجِيبُ الْمُضْطَرَّ إِذَا دَعَاكَ وَتُنْجِي مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيمِ فَاكْشِفِ الضُّرَّ عَنْ وَلِيِّكَ وَاجْعَلْهُ خَلِيفَةً فِي أَرْضِكَ كَمَا ضَمِنْتَ لَهُ.اللَّهُمَّ لاَ تَجْعَلْنِي مِنْ خُصَمَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ وَلاَ تَجْعَلْنِي مِنْ أَعْدَاءِ آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ وَلاَ تَجْعَلْنِي مِنْ أَهْلِ الْحَنَقِ وَالْغَيْظِ عَلَى آلِ مُحَمَّدٍ عَلَيْهِمُ السَّلاَمُ فَإِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ ذَلِكَ فَأَعِذْنِي وَأَسْتَجِيرُ بِكَ فَأَجِرْنِي.اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ مُحَمَّدٍ وَاجْعَلْنِي بِهِمْ فَائِزاً عِنْدَكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ آمِينَ رَبَّ الْعَالَمِينَ.[1]

[1] جمال الاسبوع:522، کمال الدین:512، ح43

فصل چہارم

حضرت صاحب العصر عجل اللہ فرجہ الشریف کی صفات و خصوصیات کی معرفت

اس زمانے میں حضرت صاحب الامرؑ کی صفات و خصوصیات کی معرفت حاصل کرنا عقلی و نقلی دلائل کی رو سے واجب ہے۔ ہم اس مختصر کتاب میں تفصیل سے ذکر نہیں کر سکتے۔ ہم یہاں اختصار کے ساتھ فقط بیس خصوصیات ذکر کرنے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ انہیں ہم نے معتبر کتابوں سے حاصل کیا ہے مثلا الکافی، کمال الدین، المحجہ، بحار الانوار اور النجم الثاقب۔ تاکہ ہر ایک کے لیے صاحب الزمانؑ کی شخصیت واضح ہو جائے۔

وہ صفات یہ ہیں:

پہلی خصوصیت:

حضرت صاحب الامرؑ کا ظہور اور جہاد کے لیے قیام مکہ معظمہ سے شروع ہو گا اور یہ اعلانیہ ظہور ہو گا تاکہ ہر کوئی اس سے مطلع ہو جائے۔[1]

---

[1] بحار الانوار 52/ 233

دوسری خصوصیت:

حضرت حجتؑ کے ظہور کے وقت آسمان سے ایک منادی ندا دے گا وہ آپ کے نام مبارک، آپ کے والد محترم اور اجداد میں سے سید الشہداء تک کے اسمائے مبارکہ ذکر کرے گا اور اس انداز سے ندا دے گا کہ ہر شخص اسے اپنی زبان میں سنے گا اور اس کی قوت و ہیبت سے ہر سویا ہوا شخص جاگ جائے گا اور کھڑا ہوا شخص بیٹھ جائے گا اور ہر بیٹھا ہوا شخص کھڑا ہو جائے گا اور یہ جبرائیلؑ کی ندا ہو گی۔[1]

تیسری خصوصیت:

حضرت حجتؑ جہاں کہیں بھی جائیں گے ایک سفید بادل آپؑ پر سایہ کرے گا۔ اور اس سے ایک آواز آئے نکلے گی جس میں وہ کہے گا:

"یہی وہ مہدیؑ ہیں جو خلیفہ الٰہی ہیں پس ان کی پیروی کرو۔"

اور یہ روایت علماء اہل سنت نے بھی نقل کی ہے۔[2]

---

[1] غیبت نعمانی: 253، باب 14، ح 13

[2] بیان الشافعی: 511 باب 15

چوتھی خصوصیت:

آپؑ کا نور جمال عالم کو منور کر دے گا اور اسکی برکت سے لوگ سورج اور چاند کے نور سے بے نیاز ہو جائیں گے۔[1]

پانچویں خصوصیت:

آپؑ کے ساتھ وہ پتھر بھی برآمد ہو گا کہ جو حضرت موسیٰؑ کے ساتھ تھا جب کسی پتھر پر انہوں نے اپنا عصا مارا تھا اور اس سے بارہ چشمے پھوٹ پڑے تھے۔ پس جب آپؑ مکہ سے اپنے اصحاب کے ساتھ حرکت کرنے لگیں گے تو آپؑ کا منادی یوں ندا دے گا:

" آگاہ ہو جاؤ کہ تم میں سے کوئی شخص اپنے ساتھ کھانا پانی اور چارہ نہ لائے پھر وہ پتھر کو ایک اونٹ پر رکھے گا اور جس منزل پر بھی رکیں گے تو وہاں اس پتھر کو نصب کر دیں گے تو اس سے چشمے جاری ہوں گے۔ پس جو بھوکا ہو گا وہ سیر ہو جائے گا اور پیاسے سیر اب ہو جائیں گے اور اپنی سواریوں کو بھی کھلائیں گے اور سیر اب کریں گے۔"[2]

---

[1] دلائل الامامۃ: 241

[2] الکافی؛ 1/ 231ح3

چھٹی خصوصیت:

آپؑ کے پاس حضرت موسیٰؑ کا عصا ہو گا جس سے آپؑ دشمنوں کو ڈرائیں گے اور وہ ان کے گھوڑوں (سواریوں) کو نگل لے گا اور حضرت موسی اس عصا سے جو کام لیتے تھے وہی حضرت حجتؑ بھی لیں گے۔[1]

ساتویں خصوصیت:

جس رات آپؑ مکہ میں ظہور فرمائیں گے اس کی صبح مومنین زمین میں جہاں کہیں بھی ہوں گے جب جاگیں گے تو اپنے سر (تکیہ) کے نیچے ایک ورق پائیں گے جس پر لکھا ہو گا "طاعۃ معروفۃ"[2]

آٹھویں خصوصیت:

امامؑ اپنی جگہ پر ہوں گے اور پھر بھی دور دراز علاقوں میں رہنے والے لوگ انہیں ایسے دیکھ سکیں گے جیسے امامؑ ان کے پاس ہوں۔[3]

---

[1] الکافی: 1/231ح1 کمال الدین 2/654، ب57، ح22

[2] کمال الدین 2/654، ب57، ح22

[3] الکافی؛4/57ح329

نویں خصوصیت:

ظہور امامؑ کے زمانہ کے مومنین و مومنات سے ہر قسم کے امراض ختم ہو جائیں گے۔ پس پورے جہاں میں ان میں سے کوئی بھی مریض نہیں رہے گا۔[1]

دسویں خصوصیت:

اس زمانے کے تمام فقیر مومنین، غنی ہو جائیں گے۔ پس زمین کے کسی خطے میں کوئی فقیر نہیں رہے گا۔ اور تمام شیعوں کے قرض ادا کر دیئے جائیں گے۔[2]

گیارہویں خصوصیت:

تمام مومنین و مومنات تمام احکام دینیہ کے عالم بن جائیں گے اور اس معاملے میں کوئی کسی کا محتاج نہ رہے گا۔[3]

---

[1] الخرائج والجرائح:2/839ح54

[2] مسند احمد:3/37

[3] غیبت نعمانی:238،ب13،ح30

بارہویں خصوصیت:

اس وقت عمریں اس قدر بڑھ جائیں گی کہ بندہ اپنی اولاد میں سے ہزار فرزند دیکھ سکے گا۔

ایک اور روایت میں ہے کہ وہ لوگ جس قدر بڑے ہوتے جائیں گے ساتھ ان کے لباس بھی بڑے ہوتے جائیں گے اور وہ جیسا چاہیں گے لباس اسی رنگ کے ہو جائیں گے۔[1]

تیرہویں خصوصیت:

تمام شہروں اور راستوں میں امن پھیل جائے گا۔[2]

چودہویں خصوصیت:

شیعہ و سنی روایت میں متفقہ طور پر یہ ملتا ہے کہ اس زمانے میں پوری زمین پر امن پھیل جائے گا۔ پس کوئی کسی پر ظلم نہیں کرے گا۔[3]

---

[1] دلائل الامامۃ: 241

[2] کتاب الفتن ابن حماد؛ 286

[3] کمال الدین؛ 2/525، ب47، ح1

پندرہویں خصوصیت:

امام زمانہؑ علم باطنی کے ذریعے فیصلہ کریں گے اور تمام کافروں اور منافقوں کو قتل کریں گے۔ حتیٰ کہ اگر وہ خود کو آپؑ کا صحابی بھی ظاہر کیوں نہ کریں۔(پھر بھی قتل کر دیئے جائیں گے) اور دین اسلام کو پوری زمین پر پھیلا دیں گے اوراس کے بعد جزیہ قبول نہیں کیا جائے گا۔اور آپؑ زکوٰۃ نہ دینے والوں کو بھی قتل کر دیں گے۔[1]

سولہویں خصوصیت:

آپؑ تمام بادشاہوں پر فتح حاصل کریں گے اور آپؑ کی حکومت وسیع ہوتی ہوئی پوری زمین پر پھیل جائے گی۔[2]

سترہویں خصوصیت:

حیوانات میں بھی الفت و محبت پیدا ہو جائے گی حتی وحشی جانور بھی مل جل کر رہنے لگیں گے۔[3]

[1] تفسیر العیاشی:2/56ح49غیبۃ النعمانی:319،ب21،ح8

[2] غیبۃ النعمانی:319،ب21،ح8

[3] مختصر بصائر الدرجات:201،الاحتجاج:2/290

اٹھارویں خصوصیت:

اگر کوئی کافر یا مشرک کسی چٹان کے اندر بھی چھپا ہو گا تو وہ چٹان خود کہے گی: "اے مومن میرے اندر کافر یا مشرک ہے اسے قتل کر دو۔ پس وہ اسے قتل کر دے گا۔"[1]

انیسویں خصوصیت:

بعض روایات کے مطابق سفیانی کے لشکر کی تعداد تین لاکھ افراد تک پہنچ جائے گی جنہیں وہ ظہور امامؑ کے ابتدائی ایام میں امامؑ کو قتل کرنے کے لیے مدینہ بھیجے گا۔ پس جب وہ مکہ اور مدینہ کے درمیان موجود صحراء میں پہنچیں گے تو جبرائیل ندا دیں گے کہ اے زمین انہیں دھنسا دے۔ پس زمین ان تمام سمیت دھنس جائے گی اور ان میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا سوائے دو یا تین افراد کے۔[2]

[1] تفسیر فرات:481ح627

[2] جامع البیانن، طبری:15/17

بیسویں خصوصیت:

آپؑ کے اعجاز سے مخالفوں میں سے بہت سے افراد زندہ ہو جائیں گے تا کہ آپؑ ان سے انتقام لیں۔[1]

ان امور سے متعلقہ روایات میں نے اپنی کتاب مکیال المکارم میں ذکر کی ہیں۔

[1] اثباۃ الھداۃ: 3/569، ب32، ح681

فصل پنجم

دعاء عہد (مشہور)

کتاب زاد المعاد اور دیگر کتب میں بیان ہوا ہے کہ امام صادقؑ نے فرمایا:

"جو شخص چالیس دن صبح کے وقت دعاء عہد پڑھے گا تو وہ حضرت قائمؑ کے انصار میں شامل ہو گا اور اگر ظہور سے پہلے مر جائے تو اللہ تعالیٰ اسے قبر سے نکالے گا تاکہ وہ امامؑ کی نصرت کر سکے اور اللہ اسے ہر لفظ کے بدلے ایک ہزار نیکی عطا فرمائے گا اور ایک ہزار گناہ معاف فرمائے گا

اور وہ دعا یہ ہے:

اللَّهُمَّ رَبَّ النُّورِ الْعَظِيمِ وَرَبَّ الْكُرْسِيِّ الرَّفِيعِ وَرَبَّ الْبَحْرِ الْمَسْجُورِ وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالزَّبُورِ وَرَبَّ الظِّلِّ وَالْحَرُورِ وَمُنْزِلَ الْقُرْآنِ (الْفُرْقَانِ) الْعَظِيمِ وَرَبَّ الْمَلاَئِكَةِ الْمُقَرَّبِينَ وَالْأَنْبِيَاءِ (وَ) الْمُرْسَلِينَ. اللَّهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ بِوَجْهِكَ (بِاسْمِكَ) الْكَرِيمِ وَبِنُورِ وَجْهِكَ الْمُنِيرِ وَمُلْكِكَ الْقَدِيمِ يَا حَيُّ يَا قَيُّومُ أَسْأَلُكَ بِاسْمِكَ الَّذِي أَشْرَقَتْ بِهِ السَّمَاوَاتُ وَالْأَرَضُونَ وَبِاسْمِكَ الَّذِي يَصْلَحُ بِهِ الْأَوَّلُونَ وَالْآخِرُونَ يَا حَيّاً قَبْلَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيّاً بَعْدَ كُلِّ حَيٍّ وَيَا حَيّاً حِينَ لاَ حَيَّ يَا مُحْيِيَ الْمَوْتَى وَمُمِيتَ الْأَحْيَاءِ يَا حَيُّ لاَ إِلَهَ إِلاَّ أَنْتَ. اللَّهُمَّ بَلِّغْ مَوْلاَنَا الْإِمَامَ الْهَادِيَ الْمَهْدِيَّ الْقَائِمَ بِأَمْرِكَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَعَلَى آبَائِهِ الطَّاهِرِينَ عَنْ جَمِيعِ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ فِي

مَشَارِقِ الْأَرْضِ وَمَغَارِبِهَا سَهْلِهَا وَجَبَلِهَا وَبَرِّهَا وَبَحْرِهَا وَعَنِّي وَعَنْ وَالِدَيَّ مِنَ الصَّلَوَاتِ زِنَةَ عَرْشِ اللهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ وَمَا أَحْصَاهُ عِلْمُهُ (كِتَابُهُ) وَأَحَاطَ بِهِ كِتَابُهُ (عِلْمُهُ).اللَّهُمَّ إِنِّي أُجَدِّدُ لَهُ فِي صَبِيحَةِ يَوْمِي هَذَا وَمَا عِشْتُ مِنْ أَيَّامِي عَهْداً وَعَقْداً وَبَيْعَةً لَهُ فِي عُنُقِي لاَ أَحُولُ عَنْهَا وَلاَ أَزُولُ أَبَداً.اللَّهُمَّ اجْعَلْنِي مِنْ أَنْصَارِهِ وَأَعْوَانِهِ وَالذَّابِّينَ عَنْهُ وَالْمُسَارِعِينَ إِلَيْهِ فِي قَضَاءِ حَوَائِجِهِ (وَالْمُمْتَثِلِينَ لِأَوَامِرِهِ) وَالْمُحَامِينَ عَنْهُ وَالسَّابِقِينَ إِلَى إِرَادَتِهِ وَالْمُسْتَشْهَدِينَ بَيْنَ يَدَيْهِ.اللَّهُمَّ إِنْ حَالَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ الْمَوْتُ الَّذِي جَعَلْتَهُ عَلَى عِبَادِكَ حَتْماً مَقْضِيّاً فَأَخْرِجْنِي مِنْ قَبْرِي مُؤْتَزِراً كَفَنِي شَاهِراً سَيْفِي مُجَرِّداً قَنَاتِي مُلَبِّياً دَعْوَةَ الدَّاعِي فِي الْحَاضِرِ وَالْبَادِي اللَّهُمَّ أَرِنِي الطَّلْعَةَ الرَّشِيدَةَ وَالْغُرَّةَ الْحَمِيدَةَ وَاكْحُلْ نَاظِرِي بِنَظْرَةٍ مِنِّي إِلَيْهِ وَعَجِّلْ فَرَجَهُ وَسَهِّلْ مَخْرَجَهُ وَأَوْسِعْ مَنْهَجَهُ وَاسْلُكْ بِي مَحَجَّتَهُ وَأَنْفِذْ أَمْرَهُ وَاشْدُدْ أَزْرَهُ وَاعْمُرِ اللَّهُمَّ بِهِ بِلاَدَكَ وَأَحْيِ بِهِ عِبَادَكَ فَإِنَّكَ قُلْتَ وَقَوْلُكَ الْحَقُّ ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا كَسَبَتْ أَيْدِي النَّاسِ.فَأَظْهِرِ اللَّهُمَّ لَنَا وَلِيَّكَ وَابْنَ بِنْتِ نَبِيِّكَ الْمُسَمَّى بِاسْمِ رَسُولِكَ حَتَّى لاَ يَظْفَرَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَاطِلِ إِلاَّ مَزَّقَهُ وَيُحِقَّ الْحَقَّ وَيُحَقِّقَهُ.وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ مَفْزَعاً لِمَظْلُومِ عِبَادِكَ وَنَاصِراً لِمَنْ لاَ يَجِدُ لَهُ نَاصِراً غَيْرَكَ وَمُجَدِّداً لِمَا عُطِّلَ مِنْ أَحْكَامِ كِتَابِكَ وَمُشَيِّداً لِمَا وَرَدَ مِنْ أَعْلاَمِ دِينِكَ وَسُنَنِ نَبِيِّكَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَاجْعَلْهُ اللَّهُمَّ

مِمَّنْ حَصَّنْتَهُ مِنْ بَأْسِ الْمُعْتَدِينَ. اللَّهُمَّ وَسُرَّ نَبِيَّكَ مُحَمَّداً صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ بِرُؤْيَتِهِ وَمَنْ تَبِعَهُ عَلَى دَعْوَتِهِ وَارْحَمِ اسْتِكَانَتَنَا بَعْدَهُ. اللَّهُمَّ اكْشِفْ هَذِهِ الْغُمَّةَ عَنْ هَذِهِ الْأُمَّةِ بِحُضُورِهِ وَعَجِّلْ لَنَا ظُهُورَهُ إِنَّهُمْ يَرَوْنَهُ بَعِيداً وَنَرَاهُ قَرِيباً بِرَحْمَتِكَ يَا أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ.

اس کے بعد تین مرتبہ اپنا ہاتھ دائیں ران پر مارے اور ہر بار یوں پکارے:

الْعَجَلَ الْعَجَلَ يَا مَوْلَايَ يَا صَاحِبَ الزَّمَانِ[1]

---

[1] زاد المعاد: ص 223

شیعوں کے نام امام زمانہ کا کھلا خط

(آخر ماہ صفر 410ھ میں شیخ مفید علیہ الرحمۃ کی طرف امام مھدی عجل اللہ فرجہ الشریف کی لکھی گئی ایک توقیع مبارک سے اقتباس)

۔۔۔اور تمہیں آگاہ کرتے ہیں کہ ہمیں اجازت دی گئی ہے کہ تمہیں خط و کتابت کی شرافت اور افتخار سے مفتخر کریں اور پابندی کریں کہ جو کچھ تمہیں لکھ رہے ہیں ہمارے ان دوستوں تک جو تمہارے نزدیک ہیں، پہنچا دیں۔ وہ دوست کہ جنہیں خداوند عالم اپنی اطاعت کے ساتھ عزیز رکھے اور اپنی عنایت و محافظت کے ساتھ ان کے امور کی کفایت کرے اور ان کی مشکلوں کو بر طرف کرے۔

پس تو ان چیزوں کی طرف متوجہ اور آگاہ ہو جن کی ہم یادآوری کریں گے اور ان شاءاللہ جو ہم لکھیں گے انہیں اپنے آس پاس لوگوں تک پہنچانے کی ذمہ داری ادا کریں... اور ان کی جماعت کو ان پر عمل کرنے کی وصیت کریں۔

ہم اگرچہ اس وقت ستمگروں کی پہنچ سے دور ہیں کہ خداوند نے ہماری اور با ایمان شیعوں کی اصلاح اس زمانے تک کہ جب تک دنیا کی حکومت فاسقوں کے ہاتھوں میں ہے، اسی میں رکھی ہے اس کے باوجود ہم تمہارے احوال و اخبار سے آگاہ ہیں اور تمہارے افعال و کردار میں سے کوئی چیز بھی ہم سے پوشیدہ نہیں ہے۔۔۔

ہم نے تمہاری دیکھ بھال اور سرپرستی میں کوتاہی سے کام نہیں لیا اور تمہارا ذکر فراموش نہیں کیا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا تو دشواریاں اور مصیبتیں تم پر ٹوٹ پڑتیں اور دشمن تمہیں ریشہ کن کر دیتے۔۔۔

پس اپنے اندر تقوائے الہی کی عادت ڈالو اور ہماری مدد کرو تا کہ تمہیں اس فتنہ سے جو تمہاری طرف بڑھ رہا ہے نجات عطا کریں، ایسا فتنہ و آشوب کہ جس کی اجل آچکی ہو وہ ہلاک ہو جائے گا اور جو کوئی اپنی آرزو تک پہنچ گیا اس سے دور رہے گا۔۔۔

تم میں سے ہر ایک ایسا کام کرے کہ جو اسے ہماری محبت اور دوستی سے نزدیک کرے اور ایسے کام سے اجتناب کرے کہ جو اسے ہماری ناپسندیدگی اور غضب سے قریب کرے اس لئے کہ ہمارا امر بالکل اچانک آن پہنچے گا کہ جس وقت توبہ و بازگشت کا فائدہ نہ ہو گا اور گناہ سے پشیمانی ہمارے عقاب سے نجات نہیں بخشے گی۔

خداوند تمہیں رشد وہدایت کا راستہ دکھائے اور اپنی رحمت و توفیق کے وسائل آسانی کے ساتھ فراہم کرے۔[1]

[1] احتجاج طبرسی ج2 ص498، موعود قرآن ص100

اپنے امام کے اس مبارک پیغام کو زیادہ سے زیادہ پھیلائیں اور کم از کم کسی ایک مومن تک پہنچا کر خوشنودیٔ امام حاصل کریں۔

آخر میں اپنے معزز قارئین سے دعا کی درخواست ہے اور خدا سے امیدوار ہوں کہ وہ مجھے اور میرے دینی بھائیوں کو صاحب الزمان عجل اللہ فرجہ الشریف کے انصار میں سے قرار دے۔

یہ کتاب مولف حقیر محمد تقی بن عبد الرزاق الموسوی الاصفہانی عفی اللہ عنہما کے ہاتھوں مکمل ہوئی۔ ربیع الثانی سنۃ 1332

الحمدللہ رب العالمین

بندہ حقیر کو آج اس کتاب کے ترجمہ کی تکمیل کا شرف حاصل ہوا۔

21 جنوری 2017ء بمطابق 22 ربیع الثانی 1438ھ بوقت 4:22

عامر حسین شہانی

جامعۃ الکوثر اسلام آباد

Email: hussainiaamir512@gmail.com

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ و آلِ مُحَمَّدٍ و عَجِّلْ فَرَجَھُمْ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ و آلِ مُحَمَّدٍ و عَجِّلْ فَرَجَھُمْ

اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ و آلِ مُحَمَّدٍ و عَجِّلْ فَرَجَھُمْ